e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 210 Friday , May 01 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۱۰) لکھنؤ، بروز جمعہ یکم-مئی ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۳-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

فی الحال کرناٹک میں وزیر اعلیٰ کی تبدیلی نہیں ہوگی: کھرگے

کلبرگی (یواین آئی) ملیکارجن کھرگے، صدر انڈین نیشنل کانگریس نے جمعرات کو کہا کہ فی الحال کرناٹک میں وزیر اعلیٰ کے عہدے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، تاہم انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ قیادت کا مسئلہ جلد حل کرلیا جائے گا۔ کھرگے کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب کانگریس اور سیاسی حلقوں میں قیادت کی ممکنہ تبدیلی اور کابینہ میں ردوبدل کے حوالے سے قیاس آرائیاں جاری ہیں، خاص طور پر 4 مئی کے بعد جب چار ریاستوں اور ایک مرکزی زیر انتظام علاقے کے اسمبلی انتخابات کے نتائج اور کرناٹک کی دو اسمبلی نشستوں کے ضمنی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہوگا۔

پون کھیڑا کی پیشگی ضمانت کی عرضی پر 'سپریم' فیصلہ محفوظ

کانگریس لیڈر پون کھیڑا کی پیشگی ضمانت کی عرضی پر سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ پون کھیڑا نے گوہاٹی ہائی کورٹ سے پیشگی ضمانت کی عرضی خارج ہونے کے بعد سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ معاملہ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ پر پون کھیڑا کی طرف سے عائد کیے گئے الزامات کے باعث ان کے خلاف درج ایف آئی آر سے متعلق ہے۔ واضح رہے کہ 24 اپریل کو گوہاٹی ہائی کورٹ نے پون کھیڑا کی پیشگی ضمانت کی عرضی خارج کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہوں نے ایک غیر سیاسی خاتون پر بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے الزامات عائد کیے۔ وہ ثابت نہیں کر سکے کہ خاتون کے پاس 3 ممالک کا پاسپورٹ ہے۔

خواتین ریزرویشن بل------------یوپی اسمبلی کے خصوصی اجلاس

حکمراں اور اپوزیشن کے درمیان تیکھی نوک جھونک

مسلم ریزرویشن پر زبردست ہنگامہ ❑ سی ایم یوگی کا اپوزیشن پر تیز حملہ، خواتین کی سلامتی اور ریزرویشن پر گھیرا، گیسٹ ہاؤس واقعہ کا ذکر ❑ بی جے پی سیاسی فائدے اور نقصان کو ذہن میں رکھ کر کام کرتی ہے: شیوپال ❑ ہمت ہے تو بی جے پی اور سنگھ کسی خاتون کو اپنا قومی صدر بنائیں: آرادھنا مشرا مونا

لکھنؤ۔ خواتین کے ریزرویشن اور مسلم ریزرویشن کو لے کر اتر پردیش اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ حکمران اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان گرما گرم بحث اور الزامات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ایک فریق نے حکومت پر ریزرویشن کے نام پر انتشار پھیلانے کا الزام لگایا تو دوسری نے حقوق کا مطالبہ کیا۔ اپوزیشن لیڈر لال بہاری یادو نے کہا کہ بی جے پی حد بندی بل کو خواتین ریزرویشن کہہ کر گمراہ کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سال 2023 میں ایوان سے 33 فیصد خواتین ریزرویشن پاس ہوا تھا، جسے صدر نے منظور کیا تھا۔ یہ ایکٹ بھی 16 اپریل 2026 کو بنا تھا۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ ایس پی اس کی مخالفت کررہے ہیں۔ لال بہاری نے کہا کہ اگر اپوزیشن نے حکمراں پارٹی کے ساتھ مل کر خواتین بل پاس کرایا تو کیا بی جے پی نے 33 فیصد ریزرویشن کو لاگو کیا؟ انہوں نے کہا کہ یہ حد بندی بل ہے جسے بی جے پی خواتین کا بل کہہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 33 فیصد ریزرویشن میں پسماندہ، دلت اور مسلم خواتین کو ریزرویشن دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ملائم سنگھ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، جن کے فیصلوں کی وجہ سے آج خواتین کو پنچایتوں اور پردھانوں میں جگہ ملی ہے۔ دھرو کمار ترپاٹھی نے بل کو مسترد کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اسے پاس نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے وقت آبادی 33 کروڑ تھی۔ آج یہ 140 کروڑ ہے، لیکن پارلیمنٹ، قانون ساز اسمبلی، اور قانون ساز کونسل کی نشستیں نہیں بڑھیں۔

اسمبلی میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سماجوادی پارٹی اور کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے خواتین کی سلامتی، وقار اور ریزرویشن کے معاملے پر اپوزیشن کو کٹہرے میں کھڑا کیا وزیر اعلیٰ نے 1995 کے گیسٹ ہاؤس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ریاست کی پہلی دلت وزیر اعلیٰ مایاوتی کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ انتہائی افسوسناک تھا انہوں نے کہا کہ اس وقت بی جے پی نے بی ایس پی لیڈر کی حمایت کی اور دلت بیٹی کے وقار کا تحفظ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی لیڈر برہم دت دویدی نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مایاوتی کو محفوظ کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے 2014 کے بدایوں واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ بین الاقوامی سطح تک پہنچا، لیکن اُس وقت کی حکومت نے خواتین کے وقار کو فروغ دینے کے بجائے اس کی حوصلہ شکنی کی۔ انہوں نے 2016 کے بلندشہر اجتماعی عصمت دری کیس سمیت دیگر واقعات کا بھی ذکر کیا۔ کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے شاہ بانو کیس کا حوالہ دیا اور کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود کانگریس نے دباؤ میں آکر خاتون کو انصاف نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ تین طلاق کے مسئلے پر بھی اپوزیشن کا رویہ خواتین مخالف رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سماجوادی پارٹی پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اس کے لیڈروں کے کئی بیانات خواتین کے تئیں غیر حساس رہے ہیں۔ انہوں نے اعظم خان سمیت دیگر رہنماؤں کے بیانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ان کی سوچ ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پوجا پال جیسے واقعات اس بات کی مثال ہیں کہ کس طرح مجرموں کے سامنے اپوزیشن جھکتی رہی ہے۔ انہوں نے بدایوں، بلندشہر، چنہٹ اور سلطانپور جیسے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان معاملات نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خواتین، پسماندہ طبقات اور دلتوں کے تئیں اپوزیشن کی حساسیت صرف دکھاوے کی ہے۔ اپنے خطاب میں وزیرِ اعلیٰ نے اپوزیشن پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ان کے رویے کو دیکھ کر "گرگٹ بھی شرما جائے"، کیونکہ وہ وقت اور حالات کے مطابق اپنا رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب پارلیمنٹ میں 33 فیصد خواتین ریزرویشن کی حمایت کی گئی، تو اسمبلی میں اس کی مخالفت کیوں کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آدھی آبادی کے حقوق اور وقار کے لیے حکومت پوری طرح پر عزم ہے اور اس معاملے پر کسی بھی قسم کی سیاست برداشت نہیں کی جائے گی۔

ایس پی ایم ایل اے شیوپال سنگھ یادو نے کہا کہ بی جے پی ہمیشہ سیاسی فائدے اور نقصان کی بنیاد پر کام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ خواتین ریزرویشن بل 2023 کو نافذ کرتے ہیں تو وہ اس کی حمایت کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اوپر سے پیغام ملا ہوگا، اس لیے ایک روزہ اجلاس ہوا۔ ان کا مقصد خواتین کو اپنے حق میں متحرک کرنا ہے، اس لیے وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

کانگریس نے خواتین ریزرویشن ایکٹ 2023 کے پاس ہونے کے باوجود اب تک اسے نافذ نہ کرنے پر بی جے پی کی نیت پر سوالات اٹھائے کانگریس نے مودی حکومت کی جانب سے لگائی گئی شرائط پر سخت اعتراض کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ خواتین کو فوری طور پر ریزرویشن دیا جائے اور منظور شدہ ایکٹ کو فی الفور نافذ کیا جائے۔ اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے محترمہ آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ ملک کی آدھی آبادی اپنے حق کے لیے حکومت کی طرف دیکھ رہی ہے، لیکن بی جے پی اس حساس موضوع پر بھی سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ڈی لمیٹیشن (حلقہ بندی) کی شرط رکھ کر اس عمل کو لٹکا دیا ہے، جب کہ حلقہ بندی کا خواتین ریزرویشن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کانگریس کے تاریخی اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کانگریس کی 5 خواتین قومی صدر رہ چکی ہیں۔ ملک کو پہلی خاتون وزیر اعظم، پہلی خاتون صدر اور پہلی خاتون لوک سبھا اسپیکر کانگریس نے دیں۔ راجیو گاندھی جی نے پنچایتوں میں خواتین کو ریزرویشن دلوانے کے لیے جدوجہد کی، جس کی بدولت آج لاکھوں خواتین نمائندے موجود ہیں۔ آرادھنا مشرا نے بی جے پی اور آر ایس ایس کو چیلنج کرتے ہوئے پوچھا: کیا بی جے پی میں ہمت ہے کہ وہ کسی خاتون کو اپنا قومی صدر بنائے؟ کیا آر ایس ایس اپنی 100 سالہ تاریخ میں کسی خاتون کو سرسنگھ چالک بنائے گی؟ آخر میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ 33 فی صد خواتین ریزرویشن کو بغیر کسی شرط کے فوری طور پر نافذ کیا جائے تاکہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں خواتین اپنی بھرپور شرکت یقینی بنا سکیں۔

سپریم کورٹ کی ہدایت

عصمت دری متاثرہ کے اسقاطِ حمل پر وقت کی حد ختم کی جائے

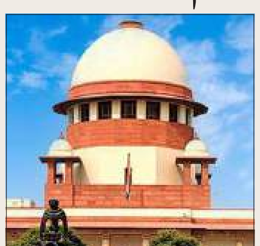

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے 15 سالہ ریپ متاثرہ کے 30 ہفتے کی حمل میں اسقاطِ حمل کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سماعت سے انکار کردیا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوی مالیا باغچی کی بنچ نے مرکز سے کہا کہ ایسے معاملات میں اسقاطِ حمل کے لیے مقررہ وقت کی حد سے متعلق قانون میں تبدیلی کی جانی چاہیے۔ چیف جسٹس نے کہا، "قانون ایسا ہونا چاہیے جو وقت کے ساتھ بدلتا رہے اور موجودہ حالات کے مطابق ہو۔ کسی نابالغ کو زبردستی ماں بننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے معاملات میں فیصلہ متاثرہ کا ہونا چاہیے۔" سپریم کورٹ نے 24 اپریل کو تقریباً سات ماہ کی حاملہ 15 سالہ لڑکی کو اسقاطِ حمل کی اجازت دی تھی، جس کے خلاف ایمس نے عرضی داخل کی تھی، کیونکہ موجودہ قانون کے مطابق ریپ کے معاملات میں صرف 24 ہفتے تک کے حمل میں ہی اسقاطِ حمل کی اجازت ہے۔ 15 سالہ لڑکی ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ باہمی رضامندی سے تعلق کے نتیجے میں حاملہ ہوئی تھی۔ اس کی ماں نے میڈیکل ٹرمینیشن آف پریگننسی ایکٹ (MTP ایکٹ) میں طے شدہ مدت سے آگے جا کر بیٹی کے اسقاطِ حمل کی اجازت مانگی تھی۔ لڑکی نے بھی کہا تھا کہ وہ حمل جاری نہیں رکھنا چاہتی۔ ایمس نے عدالت سے کہا تھا کہ 30 ہفتے کے حمل میں جنین مکمل شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے اور اس مرحلے پر اسقاطِ حمل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا کہ اسقاطِ حمل سے نابالغ ماں کی جان کو خطرہ ہوسکتا ہے اور وہ مستقبل میں ماں نہ بن سکے۔

اوم پرکاش راج بھر کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری

مئو (یواین آئی) اتر پردیش کے مئو ضلع کی ایک عدالت نے کابینہ وزیر اوم پرکاش راج بھر کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔ یہ وارنٹ بی جے پی کارکنوں کے خلاف مبینہ توہین آمیز تبصرہ اور جوتا مارنے کی دھمکی دینے سے متعلق معاملے میں جاری کیا گیا ہے۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (ایم پی-ایم ایل اے کورٹ) ڈاکٹر کرشنا پرتاپ سنگھ نے یہ حکم جاری کرتے ہوئے معاملے کی اگلی سماعت 16 مئی کو مقرر کی ہے۔ استغاثہ کے مطابق، 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران رتن پورہ بازار میں منعقدہ ایک جلسہ عام میں اوم پرکاش راج بھر نے اسٹیج سے بی جے پی لیڈروں کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔ الزام ہے کہ انہوں نے کارکنان کو جوتا مارنے جیسی دھمکی بھی دی تھی۔ اس سلسلے میں ہلدھر پور تھانے میں انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کا معاملہ درج کیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق عدالت کی طرف سے کئی بار سمن جاری کیے جانے کے باوجود ملزم کے عدالت میں پیش نہ ہونے پر عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا ہے۔

'گائے کا گوشت ثابت ہونے تک گاڑی ضبط کرنا غیر قانونی اور منمانی'

یوپی حکومت پر عدالت نے لگایا 2 لاکھ روپئے کا جرمانہ

الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ کسی مجاز لیبارٹری سے تصدیق کے بغیر محض شک کی بنیاد پر کسی شخص کی روزی روٹی چھین لینا آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش انسداد گاؤ ذبیحہ قانون کے تحت ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ جب تک سائنسی طریقے سے یہ ثابت نہ ہوجائے کہ برآمد گوشت واقعی گائے کا ہے، تب تک گاڑی کو ضبط کرنا غیر قانونی اور منمانی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں ریاستی حکومت کی کارروائی کو ناقص پایا اور حکومت پر 2 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا تاکہ عرضی گزار کو ہوئے مالی نقصان کی تلافی کی جا سکے۔ اس معاملے میں سخت تبصرہ کرتے ہوئے عدالت نے گاڑی ضبط کرنے کے حکم کو منسوخ کردیا۔ باغپت کے محمد چاند کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس سندیپ جین نے کہا کہ کسی مجاز لیباریٹری سے تصدیق ہوئے بغیر محض شک کی بنیاد پر کسی شخص کی روزی روٹی چھین لینا آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ بتادیں کہ باغپت ضلع میں 18 اکتوبر 2024 کو پولیس نے عرضی گزار کی گاڑی کو محض شک کی بنیاد پر ضبط کرلیا تھا۔ اس وقت پولیس نے کہا تھا کہ گاڑی میں ممنوعہ گوشت لے جایا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ نے 16 جون 2025 کو گاڑی کو ضبط کرنے کا حکم دیا تھا۔ عرضی گزار محمد چاند نے اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا تھا۔ عرضی گزار کے وکیل نے دلیل دی کہ ویٹنری ڈاکٹر کی رپورٹ میں گائے کا گوشت ہونے کی کوئی یقینی تصدیق نہیں کی گئی تھی، بلکہ اسے صرف مشکوک بتایا گیا تھا۔ عدالت نے 'اتر پردیش انسداد گاؤ ذبیحہ قانون 1955' کی دفعہ 5-اے(6) کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قانون کے تحت کارروائی شروع کرنے کے لیے مجاز لیباریٹری کی رپورٹ ضروری ہے۔ چونکہ اس معاملے میں لیباریٹری کی کوئی پختہ رپورٹ دستیاب نہیں تھی اس لئے ضبطی کی پوری کارروائی غیر قانونی ہے۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ عرضی گزار کی گاڑی اس کا واحد ذریعہ معاش تھی۔ گزشتہ 18 ماہ سے گاڑی غیر قانونی طور سے بند رہنے کی وجہ سے اسے مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے ضلع مجسٹریٹ اور ڈویژنل کمشنر کے احکامات کو منسوخ کردیا اور 7 دنوں کے اندر عرضی گزار کو 2 لاکھ روپئے کا ہرجانہ دینے کا حکم دیا۔ حالانکہ عدالت نے حکومت کو یہ چھوٹ دی ہے کہ وہ ہرجانے کی رقم متعلقہ جوابدہ افسران سے وصول کرسکتی ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے انتظامیہ کو حکم دیا کہ عرضی گزار کی گاڑی کو 3 دنوں کے اندر ریلیز کیا جائے۔

عازمین حج سے 10 ہزار روپے اضافی کرایہ پر حکومت سوالوں کے زد میں

'یہ استحصال ہے، حکومت سرکلر واپس لے'، عازمین حج سے 10 ہزار روپے اضافی کرایہ لیے جانے پر اویسی کا ردعمل

نئی دہلی۔(ایجنسی) عازمین حج سے 10 ہزار روپے اضافی کرایے وصول کیے جانے کے متعلق حکومت کی جانب سے جاری سرکلر پر اسدالدین اویسی کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ ان ہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سرکلر کی کاپی شیئر کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ "حج کمیٹی عازمین حج سے 'فرق شدہ ہوائی کرایہ' کے نام پر اضافی 10000 روپے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ یہ تب ہو رہا ہے جب 2 ماہ قبل ہی ممبئی ایمبارکیشن پوائنٹ سے ہر عازم سے 90844 وصول کیے جا چکے ہیں۔ یہ رقم انفرادی مسافروں کے لیے موجودہ کرایوں کے مقابلے میں تقریباً دوگنی ہے۔" اسدالدین اویسی اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ "کیا حج کمیٹی کے ذریعے جانے پر عازمین کو سزا دی جا رہی ہے؟ یہ سوائے استحصال کے اور کچھ نہیں۔ زیادہ تر عازمین امیر نہیں ہوتے، وہ برسوں تک پیسے جمع کرتے ہیں تاکہ حج پر جا سکیں۔ یہ ان کے لیے کوئی عیش و آرام کی چیز نہیں ہے۔ اس سرکلر کو فوری طور پر واپس لیا جانا چاہیے اور عازمین سے وصول کی گئی رقم انہیں واپس کی جانی چاہیے۔" واضح رہے کہ مشرق وسطیٰ میں جاری بحران کے باعث حکومت کی طرف سے عازمین حج کے لیے نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ وزارت اقلیتی امور کی جانب سے جاری کیے گئے نوٹس میں بتایا گیا کہ 2026 میں حج کے سفر پر جانے والے مسافروں کو اضافی 10 ہزار روپے جمع کروانے ہوں گے۔ تمام مسافروں کو 15 مئی تک اس رقم کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ نوٹس کے مطابق عازمین حج کسی بھی شہر سے سفر کے لیے نکل رہے ہوں، خواہ ممبئی ہو یا دہلی یا پھر کوئی اور جگہ تمام کو اضافی رقم جمع کرنا ہوگا۔ اس کے بارے میں حج کمیٹی آف انڈیا کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

حج کے فضائی کرایوں میں اضافہ کم سے کم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، رجیجو نے دی وضاحت

نئی دہلی (یواین آئی) وزارتِ اقلیتی امور نے سفرِ حج کے لیئے فضائی کرایوں میں تقریباً دس ہزار روپے کے اضافے پر مختلف میڈیا پلیٹ فارمز پر اٹھنے والے سوالات کے درمیان وضاحت کی ہے کہ عالمی حالات کی وجہ سے بڑھتی ہوئی لاگت کے باوجود حکومت نے بات چیت کے ذریعے کرایوں میں اضافے کو کم سے کم رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے ایکس پر کہا: "لاتعداد خاندانوں کے لیے حج زندگی میں ایک بار پورا ہونے والا وہ خواب ہے جسے انہوں نے برسوں تک اپنے سینے سے لگا کر رکھا ہے۔ میں اس جذبے کا تہہ دل سے احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلسل جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی کی وجہ سے ہوائی جہاز کے ایندھن کی قیمتوں میں عالمی سطح پر بھاری اضافہ ہوا ہے۔ ایسی صورتحال میں ایئر لائنز نے ہر حاجی سے 300 سے 400 ڈالر کے بڑے اضافے کا مطالبہ کیا تھا۔ ایندھن کی قیمتوں میں اس اضافے کے لیے ایئر لائنز کو بھی قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

اس سال نہیں ہوگا اے او آر امتحان: سپریم کورٹ

نئی دہلی (یواین آئی) سپریم کورٹ میں وکالت کی پریکٹس کے لیے لازمی ایڈووکیٹ آن ریکارڈ امتحان 2026 کو منسوخ کرتے ہوئے اسے اگلے سال کے لیے ٹال دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے امتحان منعقد کرنے والے سیل نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔ امتحان سے متعلق سیل نے باقاعدہ حکم جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ سال 2026 میں اے او آر امتحان منعقد نہیں کیا جائے گا۔ رجسٹرار اور امتحانی بورڈ کے سکریٹری کی جانب سے جاری کردہ اس نوٹس میں کہا گیا ہے کہ موجودہ وقت میں ایڈووکیٹ آن ریکارڈ کی کل تعداد اور کافی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال امتحان نہ کرانے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ انتظامیہ کا ماننا ہے کہ فی الحال اے او آر کی تعداد کام کے بوجھ کے حساب سے کافی ہے، اس لیے اس عمل کو اگلے سال تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ امتحان سال 2027 میں ہونے کا امکان ہے۔

دفاعی صلاحیتوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا: ایرانی سپریم لیڈر

تہران (یواین آئی) ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے جوہری اور میزائل صلاحیتوں کے تحفظ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران اپنی جوہری اور میزائل صلاحیتوں کی سختی سے حفاظت کریگا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کا کہنا تھا کہ جوہری اور میزائل صلاحیتیں قومی سرمایہ سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جوہری اور میزائل پروگرام زمینی اور فضائی سرحدوں کی طرح اہم ہیں، ایران اپنی دفاعی صلاحیتوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اڈے خود اپنی حفاظت کی صلاحیت نہیں رکھتے، دوسروں کو کیا سیکوریٹی فراہم کریں گے، خلیج فارس میں امریکی موجودگی عدم استحکام کی بڑی وجہ ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ غیر ملکی افواج کی موجودگی خطے میں سیکیورٹی کیلیے نقصان دہ ثابت ہوئی، امریکی اڈے خود اپنی حفاظت کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ایرانی سپریم لیڈر کا مزید کہنا تھا کہ امریکہ اپنے اتحادیوں کو بھی سیکیورٹی فراہم کرنے میں ناکام رہا، خلیج فارس کے ممالک میں امریکی اثر ورسوخ سب کے سامنے ہے۔

پوتن نے ٹرمپ سے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ فون پر بات کی

ایران کا 440 کلوگرام 'افزودہ یورینیم' اپنے پاس رکھنے سے متعلق روسی تجویز کو امریکہ نے کیا خارج

واشنگٹن (ایجنسی) ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کو حل کرنے کے لیے روسی صدر ولادیمیر پوتن نے واشنگٹن کو بڑا آفر دیا ہے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے فون پر بات کی۔ فون پر بات چیت کے دوران پوتن نے ٹرمپ سے کہا کہ ہم 440 کلوگرام افزودہ یورینیم رکھ لیتے ہیں، جس سے جوہری ہتھیار کا معاملہ ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے گا۔ بات چیت کے اس حصہ کا انکشاف برطانوی اخبار 'دی ڈیلی میل' نے کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق روسی صدر نے کہا کہ اسے روس کو منتقل کردیا جائے۔ ایران بھی اس پر راضی ہوجائے گا۔ حالانکہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پوتن کے اس آفر کو سرے سے خارج کر دیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ افزودہ یورینیم امریکہ منتقل کرنا ہی واحد حل ہے۔ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے مطابق ایران کے پاس اس وقت 60 فیصد تک افزودہ شدہ 440 کلو گرام یورینیم موجود ہے۔ ایران اسے 90 فیصد تک افزودہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد ایران 11 جوہری ہتھیار آسانی سے بنا سکتا ہے۔ ولادیمیر پوتن نے ٹرمپ کو یہ پیشکش ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی سے ملاقات کے بعد دی ہے۔ واضح رہے کہ اسی ہفتے عراقچی نے پوتن سے ملاقات کی تھی۔ ایسا مانا جارہا ہے کہ ایران روس کو افزودہ یورینیم سونپنے کے لیے راضی ہے۔ حالانکہ آفیشیل طور پر ایران نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے۔

واضح رہے کہ ایران کو روس کا اتحادی ملک مانا جاتا ہے۔ روس پر ایران کو جوہری پروگرام کے لیے مالی معاونت کا بھی الزام عائد کیا جاتا رہا ہے۔ ایران اور روس اہم دفاعی شراکت دار بھی ہے۔ کریملن کے مطابق پوتن نے ایران پر پھر سے حملے کو لرٹرمپ کو وارننگ دی۔ پوتن کا کہنا تھا کہ اس سے جنگ کا دائرہ مزید بڑھ جائے گا۔ پوتن نے بات چیت ذریعہ تنازعہ کو حل کرنے کی اپیل کی، جبکہ امریکی صدر ٹرمپ نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پوتن سے یوکرین جنگ کو ختم کرنے کے لیے کہا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مطابق جلد ہی پوتن جنگ بندی کا اعلان کر سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ جنگ بندی کچھ ہی دنوں کے لیے ہونے والی ہے۔ دراصل روس 9 مئی کو وکٹری ڈے پریڈ نکال رہا ہے۔ اس روز اس کی کوشش جنگ بندی کرانے کی ہے۔ پوتن اور ٹرمپ کے درمیان اس کے علاوہ تجارت میں ترقی کے حوالے سے بھی بات ہوئی ہے۔ دونوں لیڈران نے تعلقات کو مزید بہتر کرنے کی سمت میں کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

کولکاتا میں ای وی ایم اسٹرونگ روم کے باہر ٹی ایم سی کا دھرنا

ممتا بنرجی بھی پہنچیں دھرنا گاہ میں، سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل، بیلٹ باکس میں چھیڑ چھاڑ کا الزام

کولکاتا۔(ایجنسی) مغربی بنگال اسمبلی انتخابات 2026 کے درمیان کولکاتا میں سیاسی کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ ترنمول کانگریس کے رہنماؤں نے کولکاتا میں ای وی ایم اسٹرونگ روم کے باہر دھرنا دیا۔ پارٹی کا الزام ہے کہ بیلٹ باکس ان کے نمائندوں کی موجودگی کے بغیر کھولے جارہے ہیں۔ اس معاملے پر سوشل میڈیا پر ویڈیو بھی شیئر کی گئی ہے۔ پارٹی نے ویڈیو کے ساتھ لکھا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں صاف دکھائی دے رہا ہے کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن مل کر کھلے عام انتخابی دھاندلی کر رہے ہیں۔ ششی پانجا اور کنال گھوش نے نیتاجی انڈور اسٹیڈیم کے باہر اسٹرونگ روم کے سامنے دھرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے کچھ افسران پارٹی نمائندوں کی غیر موجودگی میں بیلٹ باکس کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس الزام کے بعد انتخابی شفافیت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اسی دوران وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی موقع پر پہنچ گئیں اور سیکیورٹی فورسز کی تعیناتی بڑھادی گئی۔

ٹی ایم سی رہنما ششی پانجا نے بھی گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اسٹرونگ روم میں کسی بھی طرح کی ہیرا پھیری نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے انتظامیہ اور الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ اندر ہونے والی کارروائی ہمیں کیوں نہیں دکھائی جارہی ہے؟ اگر سب کچھ درست ہو رہا ہے تو سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو باہر کیوں رکھا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اندر کون لوگ موجود ہیں اور کیا کام ہو رہا ہے، اس کی کوئی معلومات نہیں دی جا رہی، اور نہ ہی اندر جانے کی اجازت دی جا رہی ہے، جس سے پورا عمل مشکوک ہو گیا ہے۔ ٹی ایم سی رہنما کنال گھوش نے الیکشن کمیشن کے سی سی ٹی وی کیمروں اور لائیو اسٹریمنگ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ لائیو اسٹریمنگ میں صاف دکھائی دے رہا ہے کہ اندر کچھ لوگ کام کر رہے ہیں، لیکن وہاں ٹی ایم سی کا ایک بھی نمائندہ موجود نہیں ہے اور انہیں اندر جانے سے روکا جا رہا ہے۔

امریکی محاصرہ جاری رہا تو تصادم ہو سکتا ہے: ایران

امریکی ناکہ بندی کے خلاف وہ کارروائی کریں گے جو یاد رکھی جائے گی: ایران ٭ ایرانی ہیکرز نے امریکی بحریہ کی حساس معلومات لیک کر دیں ٭ ایران سے فون پر مذاکرات جاری ہیں، امریکی صدر

تہران، 30 اپریل (یو این آئی) ایرانی رہبر اعلیٰ کے ایک سینئر عسکری مشیر نے کہا کہ ایرانی بندرگاہوں پر امریکی محاصرہ "ناکام" ہوگا، اور خبردار کیا کہ اگر یہ جاری رہا تو تہران تصادم کا انتخاب کر سکتا ہے۔ آج صبح سرکاری ٹی وی پر نشر ہونے والے بیانات میں محسن رضائی نے کہا کہ ایران کے پاس اس محاصرے کو عبور کرنے کے متعدد طریقے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ اسے نافذ کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر محاصرہ جاری رہا تو ایران اسے توڑنے کے لیے تصادم پر مجبور ہو سکتا ہے۔ رضائی نے ممکنہ منظرناموں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اگر دوبارہ جنگ ہوئی تو اس کا محور زیادہ تر جنوبی ساحلی علاقے ہوں گے جو اصفہان کی طرف پھیل سکتے ہیں، جبکہ ملک کے مغرب میں بھی کچھ کارروائیاں متوقع ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایسے تنازعے میں تہران میں بمباری بھی شامل ہو سکتی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران پر مشترکہ حملہ شروع کیا تھا، جس کے جواب میں تہران نے اسرائیل اور خطے کے دیگر اُن ممالک پر حملے کیے جہاں امریکی اثاثے موجود ہیں۔ اس امریکی-اسرائیلی بمباری میں 3,300 سے زائد افراد ہلاک ہوئے، جس کے بعد واشنگٹن اور تہران نے پاکستان کی ثالثی میں 8 اپریل کو دو ہفتوں کے لیے جنگ بندی کا اعلان کیا۔ دراصل جنگ بندی 22 اپریل کو ختم ہونے والی تھی مگر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 21 اپریل کو پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف اور فوجی سربراہ عاصم منیر کی درخواست پر اسے غیر معینہ مدت تک بڑھا دیا تھا۔

☆ ایران نے امریکی ناکہ بندی کے خلاف سخت کارروائی سے خبردار کر دیا۔ ایرانی حکام نے آبنائے ہرمز کی ناکا بندی کو قزاقی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی ناکہ بندی کے خلاف وہ کارروائی کریں گے جو یاد رکھی جائے گی۔ ایرانی حکام نے کہا امریکی رویہ بین الاقوامی تجارت میں مداخلت اور املاک پر غیر قانونی قبضہ ہے، ایران کو جواب دینے کا پورا حق ہے۔ ادھر ایرانی فوج کا کہنا ہے کہ ایران کی فوج اپنی تیاری کر رہی ہے، اہداف کی فہرستیں اپ ڈیٹ ہو رہی ہیں، امریکہ سے جنگ بندی کے باوجود جنگ کو ختم نہیں سمجھتے۔ یاد رہے کہ امریکی صدر نے ایران کی پیشکش مسترد کرتے ہوئے معاہدہ ہونے تک ناکا بندی برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکی فوج نے ایران کے خلاف 'مختصر اور طاقتور' حملوں کا منصوبہ تیار کر لیا ہے تاکہ مذاکرات میں جاری تعطل کو ختم کیا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق ان ممکنہ حملوں میں ایران کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے جس کے بعد امریکا ایران کو دوبارہ مذاکرات کی میز پر لانے اور زیادہ لچک دکھانے پر زور دے گا۔

☆ ہنڈالا کے نام سے مشہور سائبر گروپ نے خلیجِ فارس میں تعینات امریکی فوجیوں کی حساس معلومات کو لیک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ گروپ کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے ایران سے روابط ہیں۔ وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق ہنڈالا نے ٹیلی گرام پر اپنی ایک پوسٹ میں 2 ہزار 379 فوجیوں کے نام اور تفصیلات شائع کی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہیکرز نے ایسا اپنی قابلیت کا مظاہرہ کرنے کے لیے کیا ہے۔ اس حوالے سے عراقی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ خطے میں تعینات امریکی فوجیوں کو واٹس ایپ پر دھمکی آمیز پیغامات بھی بھیجے گئے ہیں، جن میں اُنہیں خبردار کیا گیا ہے کہ ان پر نظر رکھی جا رہی ہے اور انہیں نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ہنڈالا نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمارے پاس امریکی فوجیوں کی خاندانی معلومات، گھر کے پتے، یہاں تک کہ ان کی روزانہ کی نقل و حرکت کے بارے میں تفصیلات بھی موجود ہیں اور اُنہیں بھی منظرِ عام پر لایا جا سکتا ہے۔ اس واقعے نے امریکی اسٹیبلشمنٹ کے اندر شدید تشویش پیدا کر دی ہے، فوجی اب یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہیکرز نے ان کی کتنی حساس معلومات تک رسائی حاصل کی ہے اور آپریشنل سیکیورٹی پر اس کے کیا اثرات ہوں گے۔

☆ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا جنگ پھر سے شروع کرنے کی دھمکی کے بعد ایک خوش آئند بیان سامنے آ گیا۔ امریکی صدر نے کہا ایران کے ساتھ فون پر مذاکرات جاری ہیں، ساتھ یہ بھی کہا کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہونے چاہیے، ایران کو کہنا ہوگا کہ وہ ہار گئے ہیں کیونکہ ہم ایران کے خلاف جنگ میں اپنے مقاصد تقریباً حاصل کر چکے ہیں۔ صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ایران کے 82 فیصد میزائل تباہ اور 159 بحری جہاز ڈبو دیے ہیں، ایرانی کرنسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ امریکی صدر نے یہ بھی بتایا کہ روسی صدر پوتن کے ساتھ ایران اور یوکرین کے معاملے پر ان کی فون پر بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے پوتن سے کہا ہے کہ امریکہ جنگ بند کرنے میں مدد دینے سے پہلے روس کو اپنی جنگ بند کرنی ہوگی۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ پوتن نے ایران کی جانب سے یورینیم افزودگی کے معاملے پر فکرمندی کا اظہار کیا ہے۔

پوتن کی یوکرین کو عارضی جنگ بندی کی پیشکش، ٹرمپ کا خیر مقدم

ماسکو، 30 اپریل (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے یوکرین کو وکٹری ڈے کے موقع پر جنگ بندی کی پیشکش کی ہے، جس پر ڈونلڈ ٹرمپ نے خیر مقدم کیا ہے، تاہم یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے مطالبہ کیا ہے کہ ٹرمپ اس مجوزہ جنگ بندی کی تفصیلات واضح کر دیں۔ کریملن کے معاون یوری اوشاکوف نے بدھ کے روز بتایا کہ روس کے صدر ولادیمیر پوتن اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹیلیفون پر ایران اور یوکرین سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا، اوشاکوف کے مطابق یہ گفتگو 90 منٹ سے زائد جاری رہی اور اسے کھلے اور پیشہ ورانہ انداز کی بات چیت قرار دیا گیا۔ یہ فون کال ماسکو کی جانب سے کی گئی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ دونوں صدور نے خاص طور پر ایران اور خلیج فارس کی صورت حال پر توجہ دی۔ ولادیمیر پوتن کا خیال ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ بندی میں توسیع کا ڈونلڈ ٹرمپ کا فیصلہ درست ہے، کیوں کہ اس سے مذاکرات کو موقع ملے گا اور مجموعی طور پر صورت حال کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

تاہم انھوں نے مزید کہا کہ پوتن نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اگر امریکہ اور اسرائیل دوبارہ فوجی کارروائی کرتے ہیں تو اس کے ناگزیر اور انتہائی نقصان دہ نتائج نہ صرف ایران اور اس کے پڑوسیوں بلکہ پوری عالمی برادری کے لیے ہوں گے۔ واشنگٹن میں ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کی پوتن سے "بہت اچھی گفتگو" ہوئی، تاہم ان کے مطابق بات چیت زیادہ تر یوکرین کی جنگ پر مرکوز رہی، ایران پر کم۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ پوتن ایران کے خلاف امریکہ-اسرائیل جنگ کے خاتمے میں مدد کرنا چاہتے ہیں، لیکن انھوں نے روسی صدر سے کہا کہ وہ پہلے یوکرین پر حملہ ختم کریں۔ اوشاکوف نے یوکرین جنگ سے متعلق بھی دونوں رہنماؤں کی گفتگو پر بریفنگ دی، جو فروری 2022 میں روس کے مکمل حملے کے بعد اب اپنے پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہے۔ اوشاکوف کے مطابق پوتن نے کہا کہ وہ یومِ فتح کی تقریبات کے دوران جنگ بندی کا اعلان کرنے کے لیے تیار ہیں، اور ٹرمپ نے اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن مشترکہ فتح کی یادگار ہے۔ واضح رہے کہ روس ہر سال 9 مئی کو یومِ فتح مناتا ہے، جو دوسری جنگِ عظیم میں نازی جرمنی پر سوویت فتح کی یاد میں منایا جاتا ہے اور اس موقع پر ماسکو میں فوجی پریڈ منعقد کی جاتی ہے۔

ٹرمپ کا نیتن یاہو کو لبنان کے خلاف مکمل جنگ سے گریز کا مشورہ

واشنگٹن، 30 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو سے کہا ہے کہ لبنان پر صرف سرجیکل حملے کریں۔ امریکی میڈیا رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم سے کہا کہ لبنان کے خلاف مکمل جنگ سے گریز کرنا چاہیے۔ قبل ازیں امریکی خلابازوں سے ملاقات کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم نے ایران کی فضائیہ کو تباہ کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کے 82 فیصد میزائل تباہ کر دیے ہیں، ایران کے پاس میزائل بنانے کی صلاحیت کم رہ گئی ہے۔

ٹرمپ کا نیتن یاہو کو کرپشن مقدمات پر صدارتی استثنیٰ دینے کا مطالبہ

وائٹ ہاؤس ڈنر فائرنگ، ملزم کی حملے سے قبل ہتھیاروں کے ساتھ سیلفیاں

واشنگٹن، 30 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپیل کی ہے کہ نیتن یاہو کو کرپشن مقدمات پر صدارتی استثنیٰ دے دیا جائے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے خلاف کرپشن ٹرائل پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے انھیں فون پر بتایا کہ غزہ جنگ کے دوران بھی مجھے عدالت میں پیش ہونا پڑتا رہا ہے۔ ٹرمپ کا مزید کہنا تھا کہ جنگ کے دوران یہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسرائیلی وزیر اعظم کو پلی بارگین نہیں بلکہ معافی دے دینی چاہیے۔ ٹرمپ نے اسرائیلی صدر پر زور دیا کہ وہ اسرائیلی وزیر اعظم کو صدارتی استثنیٰ دیتے ہوئے کرپشن مقدمات میں معافی دے دیں۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اگر اسرائیلی صدر نے نیتن یاہو کو معافی دی دی تو اس طرح وہ اسرائیل کے قومی ہیرو بن جائیں گے۔

☆ وائٹ ہاؤس کورسپونڈنٹس ایسوسی ایشن ڈنر کے باہر فائرنگ کرنے کے الزام میں گرفتار ملزم کی حملے سے قبل ہتھیاروں کے ساتھ لی گئی سیلفیاں منظر عام پر آ گئیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق یہ تصاویر امریکی محکمۂ انصاف کی جانب سے عدالت میں جمع کرائی گئی دستاویزات کا حصہ ہیں، جن میں ملزم کول ایلن کو سیاہ لباس اور سرخ ٹائی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ استغاثہ کے مطابق تصاویر میں کول ایلن کے پاس ایک نیام میں رکھا چاقو، کندھے پر ہولسٹر اور ایک بیگ بھی موجود ہے جس میں بظاہر گولہ بارود رکھا گیا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ ملزم نے یہ تصویر ہفتے کی رات تقریباً 8 بج کر 3 منٹ ای ڈی ٹی پر لی، جو مبینہ حملے سے تقریباً آدھا گھنٹہ قبل کا وقت ہے، جب وہ ایک شاٹ گن کے ساتھ سیکیورٹی چیک پوائنٹ کی جانب دوڑا۔ عدالتی دستاویزات میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ ملزم نے صدر اور خاتونِ اول کی نقل و حرکت پر مختلف ویب سائٹس اور میڈیا کوریج کے ذریعے نظر رکھی ہوئی تھی۔ مزید بتایا گیا ہے کہ حملے سے قبل ملزم نے ای میلز بھی تحریر کیں جن میں اپنے ارادوں کا ذکر کیا اور انہیں 25 اپریل کو رات ساڑھے 8 بجے مخصوص افراد کو بھیجنے کے لیے شیڈول کیا، یعنی وہ وقت جب وہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر سیکیورٹی چیک پوائنٹ عبور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ امریکی اسسٹنٹ اٹارنی چارلس جونز کے مطابق اگر ملزم اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جاتا تو یہ امریکی تاریخ کے تاریک ترین دنوں میں سے ایک ہوتا۔

اسرائیلی فوج کا گلوبل صمود فلوٹیلا پر چھاپہ، متعدد کشتیاں قبضے میں لے لیں

غزہ، 30 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے گلوبل صمود فلوٹیلا کے تحت سفر کرنے والی امدادی کشتیوں کو بحیرۂ روم کے بین الاقوامی پانیوں میں روکنے کے لیے کارروائی کی ہے۔ چھاپے میں ڈرونز، کمیونیکیشن جامنگ ٹیکنالوجی اور مسلح اہلکاروں کا استعمال کیا گیا ہے۔ منتظمین اور اسرائیلی میڈیا کے مطابق اس کارروائی کے دوران امدادی بیڑے کو گھیرے میں لے لیا۔ فلوٹیلا مشن کے مطابق اسرائیلی تیز رفتار فوجی کشتیوں نے قریب آ کر خود کو اسرائیلی کے طور پر متعارف کرایا، لیزرز اور نیم خودکار ہتھیاروں کا نشانہ بنایا اور شرکاء کو کشتیوں کے اگلے حصے میں آ کر ہاتھ اوپر کرنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے کے احکامات دیے۔ فلوٹیلا کے سوشل میڈیا بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی فوجی کشتیوں نے بین الاقوامی پانیوں میں غیر قانونی طور پر محاصرہ کیا اور اغواء و تشدد کی دھمکیاں دیں، جبکہ 11 کشتیوں سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق 58 میں سے 7 کشتیوں کو یونان کے جزیرے کریٹ کے قریب قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ میں اسرائیل کے سفیر ڈینی ڈینن نے دعویٰ کیا ہے کہ فلوٹیلا کو ہمارے علاقے تک پہنچنے سے پہلے روک دیا گیا اور فوج پُرعزم انداز میں کارروائی کر رہی ہے۔ گلوبل صمود فلوٹیلا کے ترجمان گُرتسبر نے اس کارروائی کو بین الاقوامی پانیوں میں غیر مسلح شہری کشتیوں پر کھلا حملہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے الجزیرہ سے گفتگو میں کہا کہ یہ کارروائی اسرائیل سے سیکڑوں میل دور ہو رہی ہے جہاں کشتیوں کو اسلحے کے زور پر گھیر کر دھمکایا جا رہا ہے۔ فلوٹیلا میں موجود کارکن طارق رؤف کے مطابق بڑے اسرائیلی جنگی جہازوں سے چھوٹی فوجی کشتیاں اتاری گئیں جنہوں نے بیڑے کو گھیر لیا، جبکہ ڈرونز مسلسل نگرانی کرتے ہوئے روشنی ڈال رہے تھے اور ریڈیو کے ذریعے پیغامات دیے جا رہے تھے کہ فلوٹیلا بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے ریڈیو چینلز پر موسیقی چلا کر رابطہ نظام کو جام کیا، جسے انہوں نے نفسیاتی حربہ قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ کارروائی غزہ سے تقریباً 600 ناٹیکل میل دور کی گئی، جو اس سے قبل کسی بھی امدادی بیڑے پر اسرائیلی کارروائی کے مقابلے میں کہیں زیادہ فاصلے پر ہے۔ یہ فلوٹیلا 50 سے زائد کشتیوں پر مشتمل ہے جو مختلف ممالک کے کارکنوں کو لے کر اٹلی سے غزہ کے لیے روانہ ہوا تھا، جسے منتظمین نے اب تک کا سب سے بڑا انسانی امدادی مشن قرار دیا ہے۔ گزشتہ برس بھی اسرائیلی فوج نے اسی فلوٹیلا کی تقریباً 40 کشتیوں کو روک کر 450 سے زائد افراد کو گرفتار کیا تھا، جنہیں بعد ازاں ملک بدر کر دیا گیا، جبکہ کچھ کارکنوں نے حراست کے دوران جسمانی اور ذہنی تشدد کے الزامات بھی عائد کیے تھے۔

امام الخوئی اسلامک سینٹر نیویارک میں جشنِ ولادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام منعقد

نیویارک۔ (نامہ نگار)۔ مرکزی جشنِ ولادت ثامن الحجج، ضامنِ آہو امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام کا انعقاد بروز منگل 28 اپریل (2026) امام الخوئی اسلامک سینٹر نیویارک میں ہوا جس میں نیویارک کے شیعہ سُنی مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی اور رسولِ اکرم (ص) اور اہلبیت علیہم السلام کو فرزندِ رسول، شاہِ خُراسان کی ولادت باسعادت پر ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کیا۔ جشن کا آغاز نمازِ مغربین سے ہوا جسکی امامت الشیخ مان السہلانی نے کی۔ تلاوتِ کلام پاک کا شرف محمود سید صاحب نے حاصل کیا۔ اس عظیم الشان جشن میں نظامت کے فرائض سید رضوان رضوی نے انجام دیئے۔ مقامی منقبت خواں حضرات جنہوں نے منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا ان میں علی جواد، نوید جعفری، اسلم مہدی، طالب شگری، حمزہ رضوی، سجاد حسین اور نیوجرسی سے تشریف لائے ہوئے معروف منقبت خوان جناب کامران مہدی شامل تھے۔ تمام ذاکرین نے امام عالی مقام علیہ السلام کی شان میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور خوب داد وصول کی۔ آخر میں خطیبِ مولانا وسیم عباس آف نیوجرسی نے خطاب کیا اور بہت پُرجوش انداز میں امام علیہ السلام کے فضائل و کمالات پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ امامت کا عقیدہ، عقیدۂ توحید کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ جہاں رسولِ اکرم (ص) اور انکی اولادِ طاہرہ سے محبت و مودت نہیں ہے وہاں عبادات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اجرِ رسالت یہ ہے کہ ذریتِ رسول (ص) کی خوشیوں میں خوش اور دُکھوں میں غمگین ہوا جائے اور ان سے محبت و مودت کو دین کا لازمی جزو مانا جائے۔ دورانِ جشن الخوئی سینٹر کا مرکزی ہال نعروں سے گونجتا رہا اور ہر طرف نعرۂ حیدری کی آوازیں بلند رہیں۔ آخر میں شرکائے جشن کے لیئے نیاز امامِ حسین علیہ السلام کا وسیع انتظام تھا۔ دعا ہے خدا وند متعال شرکت کنندگان، پڑھنے سننے والے، والنٹیئرز، ڈونرز تمام حضرات و خواتین کو اجرِ کثیر عطا فرمائے اور قلبِ مقدّسِ رسولِ اکرم (ص) اور امامِ زمانہ عج اللہ فرج الشریف کو ہم سب سے راضی و خوشنود فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ یہ اطلاع رضوان رضوی، نیویارک امریکہ نے دی ہے۔

ایران سے جنگ میں اب تک امریکہ کے 25 ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہیں

واشنگٹن، 30 اپریل (یو این آئی) ایران سے جنگ میں اب تک امریکہ کے ہونے والے اخراجات کی تفصیلات سامنے آ گئیں۔ امریکی وزیر جنگ پیٹ ہیگسیتھ کی آرمڈ سروسز کمیٹی کو بریفنگ کے دوران پینٹاگون کے فنانشل آفیسر نے بتایا کہ ایران سے جنگ میں اب تک امریکہ کے 25 ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہیں، زیادہ رقم ہتھیاروں پر اور کچھ مینٹیننس اور آلات کی تبدیلی پر خرچ ہوئی ہے۔ جنگ کے خرچ کو اس لیے اہم قرار دیا جا رہا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے سال 2027 کے لیے 1500 ارب ڈالر دفاعی بجٹ کی درخواست کر رکھی ہے۔ بجٹ بڑھانے کی اس درخواست کے دفاع میں پیٹ ہیگسیتھ کا کہنا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ کا ہدف ہے کہ وہ امریکی دفاعی صنعتی نظام کو "جنگی بنیادوں" پر چلنے والے نظام کی طرف لے جائیں۔

اسرائیلی مداخلت "بحری قزاقی" ہے: ترکیہ

انقرہ، 30 اپریل (یو این آئی) ترکیہ نے کہا ہے کہ صمود امدادی فلوٹیلا میں اسرائیلی مداخلت "بحری قزاقی" ہے۔ ترکیہ وزارتِ خارجہ نے، بدھ کی شام اٹلی سے غزہ کی جانب روانہ ہونے والے امدادی بحری بیڑے پر یونان کے ساحل کے قریب اسرائیل کی طرف سے غیر قانونی مداخلت کے بارے میں، بیان جاری کیا ہے۔ بیان میں وزارتِ خارجہ نے کہا ہے کہ صمود فلوٹیلا کا مقصد عالمی توجہ کو غزہ کے مظلوم لوگوں کو درپیش انسانی المیے کی طرف مبذول کرنا ہے۔ اسرائیل نے اس عالمی امدادی بیڑے پر حملہ کر کے انسانی اقدار اور بین الاقوامی قانون کو نشانہ بنایا ہے۔" بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیل کی جارحیت بین الاقوامی پانیوں میں سیر و سفر کی آزادی کی بھی خلاف ورزی ہے۔ ہم، اسرائیل کی اس لاقانونی کارروائی کے خلاف عالمی برادری سے مشترکہ موّقف اختیار کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔" بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "بیڑے میں شامل ترک شہریوں اور دیگر مسافروں کی صورتحال جاننے کے لئے متعلقہ ممالک کے ساتھ مل کر تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔" حملے کا نشانہ بننے والے بیڑے کی جانب سے جمعرات کی صبح جاری کئے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی بحریہ نے جہازوں کے انجن ناکارہ بنا دیئے اور نیویگیشن سسٹموں کو تباہ کر دیا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں افراد سمندر میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ عالمی صمود امدادی بیڑے کے منتظمین نے کہا ہے کہ یونان کے جزیرے کریٹ کے قریب بین الاقوامی پانیوں میں اسرائیلی جنگی جہازوں نے قافلے کو گھیر لیا اور قافلے کا مواصلاتی رابطہ منقطع کر کے 11 جہازوں کا آپس میں تعلق ختم کر دیا۔ 400 سے زائد شہریوں پر مشتمل یہ بیڑا غزہ کے لیے ایک انسانی بحری راہداری کھولنے اور محصور علاقے تک امداد پہنچانے کے مقصد سے روانہ ہوا تھا۔ واضح رہے کہ غزہ 2007 سے اسرائیلی محاصرے میں ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ اتحاد بنانے کی کوششوں میں

واشنگٹن، 30 اپریل (یو این آئی) ٹرمپ انتظامیہ، آبنائے ہُرمز سے سیر و سفر کی بحالی کے لئے، بین الاقوامی اتحاد بنانے کی کوششیں کر رہی ہے۔ دی وال اسٹریٹ جرنل کی بروز بدھ شائع کردہ خبر کے مطابق امریکہ۔ ایران کشیدگی کے باعث آمد و رفت کے لئے بند اسٹریٹجک آبی گزرگاہ میں تقریباً منجمد جہاز رانی کے دوبارہ آغاز کے لئے ایک بین الاقوامی اتحاد بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ دی وال اسٹریٹ جرنل نے امریکہ وزارتِ خارجہ کے امریکی سفارت خانوں کو ارسال کردہ مراسلے کے حوالے سے کہا ہے کہ واشنگٹن نے اپنے سفارتکاروں سے کہا ہے کہ وہ غیر ملکی حکومتوں کو میرین فریڈم کنسٹرکٹ X نامی ایک نئے اتحاد میں شامل ہونے پر آمادہ کریں۔ یہ معاہدہ آبنائے کو دوبارہ کھولنے کے لیے معلومات کے تبادلے کو، سفارتی کوششوں اور پابندیوں کے نفاذ کو ہم آہنگ کرے گا۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ " آپ کی شرکت، آزادانہ بحری سیر و سفر کی بحالی اور عالمی معیشت کے تحفظ کے لئے، ہماری مشترکہ صلاحیت کو مضبوط بنائے گی۔" خبر کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ سے ایک اعلیٰ سطحی شخصیت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ تجویز صدر کے زیر استعمال سفارتی و پالیسی ہتھیاروں میں سے صرف ایک ہے۔ یہ قدم، صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے آبنائے کے مکمل طور پر کھلا اور تجارت کے لیے تیار ہونے سے متعلقہ بیان سے چند ہفتوں بعد اٹھایا گیا ہے۔ اگرچہ بیان میں گزرگاہ کے کھُلا ہونے کا اعلان کیا گیا ہے لیکن جہاز رانی اب بھی بڑی حد تک تعطل کا شکار ہے۔ ایران، تہران کی اجازت کے بغیر آبی گزرگاہ استعمال کرنے والے ٹینکروں کو بارودی سرنگوں سے نشانہ بنا رہا اور ان پر حملہ کر رہا ہے تو امریکہ بھی ایرانی بندرگاہوں سے داخلہ و خروج کرنے والے تمام جہازوں کی ناکہ بندی کئے ہوئے ہے۔

مائیکروسافٹ نے مقبوضہ مغربی کنارے کے متنازع اسرائیلی نام ڈیجیٹل نقشوں سے ہٹا دیے

واشنگٹن، 30 اپریل (یو این آئی) مائیکروسافٹ نے اپنی ڈیجیٹل نقشہ جاتی سروسز میں تبدیلی کرتے ہوئے مقبوضہ مغربی کنارے (ویسٹ بینک) کے لیے استعمال ہونے والے اسرائیلی مخصوص نام ہٹا دیے۔ ٹیکنالوجی کمپنی نے یہ اقدام بین الاقوامی قوانین سے ہم آہنگی کے لیے کیا ہے، جس کا اطلاق اس کے مختلف پلیٹ فارمز بشمول بنگ سرچ انجن پر بھی کیا گیا ہے۔ عرب سینٹر فار دی ایڈوانسمنٹ آف سوشل میڈیا نے تصدیق کی ہے کہ مائیکروسافٹ نے جوڈیا اور سماریا جیسے لیبلز کو تبدیل کر کے صرف ویسٹ بینک لکھنا شروع کر دیا ہے۔ مذکورہ اصطلاح اسرائیلی ریاست کی جانب سے مقبوضہ علاقے کے لیے استعمال ہوتی ہے، جو بین الاقوامی قانونی مؤقف سے متصادم ہے، جہاں ویسٹ بینک اور مشرقی یروشلم کو فلسطینی علاقے تصور کیا جاتا ہے جو اسرائیلی قبضے میں ہیں۔ ان تبدیلیوں سے یہ یقینی بنایا گیا ہے کہ لوکیشن بیسڈ سروسز اب مقبوضہ زمین کو اسرائیل کا حصہ ظاہر نہیں کریں گی۔ تنظیم نے کہا ہے کہ ویسٹ بینک مستقبل کی کسی بھی ممکنہ فلسطینی ریاست کا ایک اہم جزو ہے، اس لیے ڈیجیٹل نقشوں میں درست نمائندگی قانونی اور سیاسی طور پر نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ تنظیم کی ایڈووکیسی منیجر لاما نزیہ نے اس پیش رفت کو ضروری اصلاح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کی ذمے داری ہے کہ وہ بین الاقوامی معیارات کی پاسداری کریں اور فلسطینی جغرافیے کو ڈیجیٹل سطح پر مٹانے جیسے عمل کا حصہ نہ بنیں۔

ثقافتی اور مذہبی ورثے کو محفوظ رکھنا ہماری ذمہ داری: جیویر سنگھ

بلند شہر ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں واقع مذہبی مقامات کی تزئین و آرائش کے لیے 315 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ☆ چندولی ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحتی ترقی کے 6 پروجیکٹوں کے لیے 476 لاکھ روپے کی رقم منظور ☆ چترکوٹ ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحتی ترقی کے 6 پروجیکٹوں کے لیے 206 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی

لکھنؤ: 30 اپریل۔ محکمہ سیاحت نے میرٹھ ڈویژن کے تحت آنے والے بلند شہر ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحت کی ترقی کے لیے مالی سال 2025-26 کے ریاستی منصوبے کے تحت 315 لاکھ روپے کے پانچ پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ یو پی ایس ٹی ڈی سی کو ان پروجیکٹوں کے تحت ان مقامات پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات وضع کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام کام کو معیار اور بروقت مکمل کرنے کو یقینی بنائے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ ان کا کہنا تھا کہ بلند شہر کے سیانا اسمبلی حلقہ کے اچھ گاؤں ترقیاتی بلاک میں قدیم سدھا بابا مندر (کال بھیرو مندر) کی سیاحت کی ترقی کے لیے 52 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ خورجہ اسمبلی حلقہ کے تحت بھارتیہ بدھ مہاسبھا میں قائم انسٹی ٹیوٹ کی سیاحت کی ترقی کے لیے 88 لاکھ روپے اور دیبائی اسمبلی حلقہ میں واقع ماں آشور دیوی جی کی سیاحت کی ترقی کے لیے 46 لاکھ روپے۔ منظور کئے گئے ہیں۔ اسی طرح شکارپور ودھان سبھا کے گاؤں بارامو میں واقع شیو مندر کی ترقی کے لیے 53 لاکھ روپے اور انوپ شہر واقع چھوٹی ماتا مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 76 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی جی کی رہنمائی میں ریاست بھر میں ثقافتی اور مذہبی ترقی کے لیے عقیدے کے مراکز کو نئے سرے سے تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا بنیادی مقصد غیر معروف مذہبی مقامات کی مرمت اور بنیادی سہولیات فراہم کر کے سیاحوں کو راغب کرنا ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ریاست کے مذہبی ورثے کو زندہ رکھا جانا چاہیے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے بحال اور محفوظ کرنا چاہیے۔ محکمہ سیاحت نے ریاست کے ہر ضلع میں مذہبی مقامات کو خوبصورت بنا کر سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے سیاحتی ترقی کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ ریاست میں بہت سے مقامات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ ان کا فن تعمیر منفرد ہے۔ ان کا تحفظ ضروری ہے تا کہ آنے والی نسلیں اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کی ترغیب دیں۔

☆محکمہ سیاحت نے مالی سال 2025-26 کے ریاستی منصوبے کے تحت 476 لاکھ روپے کے 6 پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے تا کہ وارانسی ڈویژن کے تحت چندولی ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحت کی ترقی کی جا سکے۔ یو پی اے وی پی کو ان پروجیکٹوں کے تحت مقامات پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات وضع کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام کام کو معیار اور بروقت مکمل کرنے کو یقینی بنائے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ چندولی میں مغل سرائے کے نعمت آباد ترقیاتی بلاک کے بلاریڈیہ گاؤں واقع قدیم شنکر جی مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 65 لاکھ روپے، سکلڈیہا ودھان سبھا حلقہ کے تحت پنچایت پدمناتھ پور واقع ہنومان جی کے مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 70 لاکھ روپے اور سید راجا مندر کے لیے 58 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ چکیا ترقیاتی بلاک نوگڑھ کے گاؤں اور وتندکی دیہی سیاحت کی ترقی کے لیے 25 لاکھ اور اسی اسمبلی حلقہ کے تحت ہنومان مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 114 لاکھ اور روپے۔ شکتی پیٹھ ماتا مہالکشمی مہادوری دیوی مندر میں کثیر المقاصد سہولیات کے لیے 144 لاکھ روپے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ریاست کے مذہبی ورثے کو زندہ رکھا جانا چاہیے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے بحال اور محفوظ کرنا چاہیے۔ محکمہ سیاحت نے ریاست کے ہر ضلع میں مذہبی مقامات کو خوبصورت بنا کر سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے سیاحتی ترقی کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ ریاست میں بہت سے قدیم مقامات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ ان کا فن تعمیر منفرد ہے۔ ان کا تحفظ ضروری ہے تا کہ آنے والی نسلیں اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کی ترغیب دیں۔

☆۔محکمہ سیاحت نے ریاستی منصوبے کے تحت مالی سال 2025-26 کے لیے چترکوٹ ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں سیاحت کی ترقی کے لیے 206 لاکھ روپے کے 6 پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے، یو پی آر این این کو ان منصوبوں کے تحت ان مقامات پر بنیادی ڈھانچے کی سہولتیں پیدا کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام کام کو معیار اور بروقت مکمل کرنے کو یقینی بنائے۔ آج یہاں یہ معلومات دیتے ہوئے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ چترکوٹ ڈویژن کے تحت آنے والے چترکوٹ ضلع کے چترکوٹ اسمبلی حلقہ میں پالیشورناتھ ٹیمپل ہل کی سیاحت کی ترقی کے لیے 80 لاکھ روپے، اسی اسمبلی حلقہ میں سیتا پور سیتو کھیڑی چوراہے کے قریب سیاحتی سہولت مرکز کے لیے 10 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ چترکوٹ اسمبلی حلقہ ہی میں رام شیا کی سیاحت کی ترقی کے لیے 25 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ مانک پور اسمبلی حلقہ کے تحت واقع مہارشی والمیکی لالاپور واقع قدیم ہنومان مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 26 لاکھ روپے اور اسی اسمبلی حلقے میں مہارشی والمیکی لال پور کے قریب تمسا گنگا ندی پر والمیکی گھاٹ کی تعمیر کے لیے 50 لاکھ روپے اور مانک پور اسمبلی حلقہ کے تحت لالاپور کے اقتصادی مرکز کے لیے 15 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ریاست کے مذہبی ورثے کو زندہ رکھا جانا چاہیے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے بحال اور محفوظ کرنا چاہیے۔ محکمہ سیاحت نے ریاست کے ہر ضلع میں مذہبی مقامات کو خوبصورت بنا کر سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے سیاحتی ترقی کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ ریاست میں بہت سے قدیم مقامات موجود ہیں۔ ان کا فن تعمیر منفرد ہے۔ ان کا تحفظ ضروری ہے تا کہ آنے والی نسلیں اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کی ترغیب دیں۔

دنیش شرما نے کی حج ہاؤس پہنچ کر حاجیوں سے ملاقات

لکھنؤ: بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن ڈاکٹر دنیش شرما نے جمعرات کو سروجنی نگر واقع مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس پہنچ کر عازمینِ حج سے ملاقات کی اور انہیں حج کی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود و حج دانش آزاد انصاری سمیت حج کمیٹی کے اراکین نے ڈاکٹر شرما کا استقبال کیا۔ عازمینِ حج سے ملاقات کے دوران ڈاکٹر شرما، دانش آزاد انصاری اور دیگر اراکین نے عازمین کے لیے محفوظ اور کامیاب حج کی دعا کرتے ہوئے ان کی خیریت سے واپسی کی بھی نیک خواہشات ظاہر کیں۔ ڈاکٹر شرما نے عازمین سے اپیل کی کہ وہ اپنے سفر کے دوران ملک و ریاست میں امن و امان، خوشحالی اور ترقی کے لیے دعا کریں۔ اس موقع پر کمیٹی کے رکن کمرالدین جگنو، شاہین انصاری، جاوید کمر خان اور کامران وغیرہ بھی موجود تھے۔ دریں اثنا، جمعرات کو لکھنؤ سے دوپہر 1:45 بجے روانہ ہونے والی گیارہویں پرواز کا وقت تبدیل کر کے شام 7 بجے کر دیا گیا، جس سے عازمینِ حج اور ان کے اہل خانہ کو اچانک پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پرواز کے ذریعے کل 427 عازمین سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ کے لیے روانہ ہوئے، جن میں 233 مرد اور 194 خواتین شامل تھیں۔ اس پرواز میں سب سے زیادہ 37 عازمین سیتاپور، 35 وارانسی، 32 پریاگ راج، 29 لکھنؤ، 28 بہرائچ، 27 کھیری، 26 اعظم گڑھ اور 25 فرخ آباد سے شامل تھے۔ اس کے علاوہ 23 عازمین بہار اور 3 مہاراشٹر سے بھی روانہ ہوئے۔ اس پرواز کے ساتھ دو اسٹیٹ حج انسپکٹر بی لکھنؤ کے سرفراز اور پریاگ راج کے طٰہٰ سلمان بی کے علاوہ بہار کے ایک حج انسپکٹر سبحان الحق بھی روانہ کیے گئے۔ اب تک لکھنؤ سے 4676، دہلی سے 5764، ممبئی سے 136 اور جے پور سے 4 عازمین کو سعودی عرب روانہ کیا جا چکا ہے، اس طرح مجموعی طور پر 10,580 عازمین حج کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ دوسری جانب آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری و ترجمان مولانا یاسوب عباس نے حج کے دوران فی عازم 10 ہزار روپے اضافی ہوائی کرایہ وصول کیے جانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے فوری طور پر اس اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتی بہبود اور وزارتِ خارجہ کو اس غیر متوقع اضافے پر غور کرنا چاہیے کیونکہ اس سے عازمین پر غیر ضروری مالی بوجھ پڑے گا۔ جب حج کا کرایہ پہلے ہی طے ہو چکا تھا تو درمیان میں اس طرح اضافہ عازمین کے لیے ذہنی پریشانی کا سبب بن رہا ہے۔ مولانا نے مطالبہ کیا کہ کرایہ بڑھانے سے متعلق جاری سرکلر کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

ایرا یونیورسٹی میں چوتھی ایلومنائی میٹ "ریمنسنس 2026" کا انعقاد

لکھنؤ: ایرہ یونیورسٹی، لکھنؤ نے جمعرات 30 اپریل 2026 کو چوتھی ایلومنائی میٹ "ریمنسنس 2026" کا انعقاد کیا، جس کا مقصد طلبہ، اساتذہ اور ادارے کے درمیان مضبوط رابطہ قائم کر کے باہمی تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔ اس پروگرام میں فیکلٹی آف سائنس، فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اینڈ ریسرچ، ایرہ کالج آف نرسنگ اور ایرہ کالج آف فارمیسی کے تمام سابق طلبہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز اجتماعی استقبالیہ نغمے سے ہوا، جس کے بعد دعا کے ساتھ تقریب کا باضابطہ آغاز کیا گیا۔ اس موقع پر پرو وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے منتخب پیشے میں کام کرنا ایک باوقار عمل ہے اور پوری زندگی اس کے لیے وقف رہنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ جب انسان کسی راستے کا انتخاب کر لے تو اسے اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو ترجیح دیتے ہوئے ادارے اور معاشرے کی ترقی میں حصہ ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ اپنے اہداف متعین کریں، ہر دن کو ایک چیلنج کے طور پر لیں اور ایرہ یونیورسٹی سے حاصل کردہ علم کو بہترین انداز میں بروئے کار لائیں۔ اپنے خطاب کے اختتام پر وائس چانسلر نے تمام سابق طلبہ کو دعاؤں سے نوازا اور آئندہ سال کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کے بعد ایلومنائی ایکسپیرینس سیشن منعقد ہوا، جس میں سابق طلبہ نے اپنے تعلیمی تجربات اور یونیورسٹی کی یادگار لمحات کو شیئر کیا۔ انہوں نے اساتذہ کے کردار کو سراہتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یونیورسٹی نے ان کے کیریئر کی تعمیر میں مدد فراہم کی۔ ایلومنائی ویلفیئر ایسوسی ایشن نے پرو وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) فرزانہ مہدی کا خصوصی شکریہ ادا کیا، جن کی مسلسل حوصلہ افزائی اور تعاون سے یہ پروگرام کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس ایلومنائی میٹ میں انٹرایکٹو سیشنز، تجربات کے تبادلے اور غیر رسمی نیٹ ورکنگ کا اہتمام کیا گیا، جس سے شرکاء میں وابستگی اور فخر کا جذبہ مزید مضبوط ہوا۔ یونیورسٹی کے تمام ڈینز، پرنسپلز، شعبہ جات کے سربراہان اور اساتذہ کی موجودگی نے تقریب کو مزید وقار بخشا۔ یونیورسٹی کے سابق طلبہ آج کے جی ایم یو لکھنؤ، اپولو ہاسپٹل، میدانتا ہاسپٹل، سہارا ہاسپٹل، بھارت سماچار، ایس جی پی جی آئی لکھنؤ، ٹی سی ایس، لینس کارٹ اور اسپائس جیٹ جیسے معتبر اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر محمد اظہرالدین (کوارڈینیٹر) نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔

سرسواں میں نگر نگم کا بڑا بلڈوزر ایکشن
3 کروڑ کی سرکاری زمین کرائی گئی آزاد

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں سرکاری زمینوں کو تجاوزات سے آزاد کرانے کی مہم کے تحت جمعرات کو نگر نگم نے بڑی کارروائی انجام دی۔ سرجنی نگر تحصیل کے تحت آنے والے گاؤں سرسواں میں نگر نگم کی ٹیم بھاری پولیس فورس کے ساتھ پہنچ کر تقریباً 3 کروڑ روپے کی سرکاری زمین کو غیر قانونی قبضے سے آزاد کرایا۔ یہ پوری کارروائی مہاپور سشما کھڑکوال اور نگر آیوکت گورو کمار کی براہِ راست ہدایت پر انجام دی گئی، جس کا مقصد عوامی املاک پر ہو رہے غیر قانونی قبضوں کو سختی سے روکنا ہے۔ نگر نگم انتظامیہ سے حاصل معلومات کے مطابق، گاؤں سرسواں کی گاٹا نمبر 739، جو ریونیو ریکارڈ میں عوامی چک مارگ کے طور پر درج ہے، پر کچھ بھو-مافیا کی نظر تھی۔ اس 159.0 ہیکٹیئر قیمتی زمین پر غیر قانونی طریقے سے باؤنڈری وال کھڑی کر دی گئی تھی اور وہاں بڑے پیمانے پر پلاٹنگ اور تعمیر کی تیاری جاری تھی۔ جیسے ہی اس کی اطلاع نگر نگم کے اعلیٰ افسران کو ملی، ایڈیشنل نگر آیوکت پنکج شریواستو کی ہدایت پر اسسٹنٹ نگر آیوکت اور انچارج افسر جائیداد رامیشور پرساد اور تحصیلدار اروند پانڈے کی مشترکہ ٹیم تشکیل دی گئی۔ جمعرات کو نائب تحصیلدار تیجسوی پرکاش کی قیادت میں نگر نگم کی ٹیم جے سی بی مشینوں کے ساتھ موقع پر پہنچی۔ اس دوران سشانت گالف سٹی تھانے کی پولیس اور پی اے سی فورس بھی تعینات رہی تا کہ کسی بھی مزاحمت کی صورت سے نمٹا جا سکے۔ ٹیم نے موقع پر موجود غیر قانونی تعمیرات اور باؤنڈری وال کو بلڈوزر کی مدد سے زمین بوس کر دیا۔ ریونیو ٹیم کے لیکھ پال راجو سونی اور شکتی ورما نے زمین کی پیمائش کر کے اسے محفوظ بنایا۔ آزاد کرائی گئی اس زمین کی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 3 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ نگر نگم کے افسران نے خبردار کیا ہے کہ سرکاری زمین پر تجاوز کرنے والوں کے خلاف آئندہ بھی اسی طرح کی سخت تادیبی کارروائی جاری رہے گی۔

لکھنؤ: مردم شماری 2027 کے لیے خود شمار کی تیاری تیز
ضلع مجسٹریٹ کی سخت ہدایات

لکھنؤ: مردم شماری 2027 کے پہلے مرحلے کے تحت "خود شمار" (سیلف اینومیریشن) کی تیاریوں کو تیز کر دیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ وشاکھ جی کی صدارت میں وکاس بھون، لکھنؤ کے آڈیٹوریم میں جمعرات کو ایک اہم میٹنگ اور تربیتی سیشن منعقد ہوا۔ اس میٹنگ کا مقصد 7 مئی سے 21 مئی تک چلنے والی خود شمار مہم کی حکمت عملی طے کرنا اور اس کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنانا تھا۔ تربیتی سیشن کے دوران مختلف محکموں کی جانب سے نامزد نوڈل افسران کو تکنیکی اور انتظامی پہلوؤں سے آگاہ کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے سخت ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ تمام نوڈل افسران اپنے اپنے دفاتر میں تعینات عملے کو تربیت دیں اور مقررہ وقت کے اندر خود شمار کا عمل مکمل کرائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہر دفتر میں ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے تا کہ آن لائن طریقۂ کار میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔ ضلع مجسٹریٹ نے آن لائن خود شمار کے طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہر خاندان کا ایک فرد سرکاری پورٹل پر جا کر اپنی معلومات درج کر سکتا ہے۔ رجسٹریشن کے بعد حاصل ہونے والی آئی ڈی کو مستقبل کے لیے محفوظ رکھنا ضروری ہوگا۔ تشہیر و آگاہی پر زور دیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اجے جین کو ہدایت دی کہ ریلوے اسٹیشن، ایئرپورٹ اور بس اسٹاپ جیسے عوامی مقامات پر اسٹینڈی اور بینر لگوائے جائیں تا کہ عام لوگوں کو اس مہم کے بارے میں بیدار کیا جا سکے۔ اس دوران افسران کے ساتھ براہِ راست گفتگو کرتے ہوئے ان کے سوالات کے جوابات بھی دیے گئے۔ میٹنگ میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کے ساتھ مردم شماری ڈائریکٹوریٹ کے نائب ڈائریکٹر ڈاکٹر گورو پانڈے، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اُپاسنا گری اور دیگر سینئر افسران بھی موجود رہے۔

امپار کی جانب سے "ترقی یافتہ ہندوستان میں مسلم خواتین کی شرکت سیاسی، سماجی اور اقتصادی پہلو" کے موضوع پر گروپ ڈسکشن کا انعقاد

لکھنؤ، اتر پردیش انڈین مسلمس فار پروگریس اینڈ ریفارمز (امپار) نے آج "ترقی یافتہ ہندوستان میں مسلم خواتین کی شرکت سیاسی، سماجی اور اقتصادی پہلو" کے موضوع پر ایک بھرپور گروپ ڈسکشن کا انعقاد کیا۔ یہ ڈسکشن جامع مکالمے اور اصلاحات کو فروغ دینے کی امپار کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔ *صبیحہ احمد* کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں امپار کے اراکین اور دو نئے باصلاحیت اراکین نے شرکت کی۔ اس میں قوم کی تعمیر میں مسلم خواتین کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے راستوں پر غور و خوض کیا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے *صبیحہ احمد* نے فیصلہ سازی میں خواتین کی نمائندگی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "خواتین کے لیے 33٪ ریزرویشن کوئی تحفہ یا خیرات نہیں ہے یہ ان کا حق ہے۔ مسلم خواتین کو اس سے کیسے فائدہ ہوگا، اس پر انہوں نے مزید کہا" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ مسلم خاتون ہے یا پارسی خاتون یا سکھ خاتون... میرا ماننا ہے کہ یہ بھارتیہ عورت کی بات ہے۔ ہر عورت کی مساوی اور فعال شرکت کے بغیر ترقی یافتہ ہندوستان کی ترقی نامکمل ہے۔

لکھنؤ مغرب میں پی ڈی اے پنچایت:
تبدیلی کے پیغام کے ساتھ عوام کی بڑی شرکت

لکھنؤ: اسمبلی حلقہ لکھنؤ مغرب کے راجہ جی پورم علاقے میں منعقدہ پی ڈی اے پنچایت پروگرام میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت دیکھنے کو ملی۔ کارکنان اور مقامی افراد نے متحد ہو کر آئندہ سیاسی حکمت عملی اور عوامی مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے محمد عباد نے کہا کہ یہ محض ایک جلسہ نہیں بلکہ علاقے میں تبدیلی کی مضبوط شروعات ہے۔ انہوں نے مہنگائی، بے روزگاری اور سماجی عدم مساوات جیسے مسائل کو اٹھاتے ہوئے حکومت کو نشانہ بنایا اور کہا کہ عوام اب تبدیلی کے لیے تیار ہیں۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں سیف اتھر، پنکج، شنی یادو، فیروز حیدر، محمد حیدر اور محمد عثمان سمیت دیگر کارکنان کا اہم کردار رہا۔ اس کے علاوہ جمیل احمد، عزیز احمد، تارا، دیپک کنوجیا، جاوید، ظہیر احمد، دھرمیندر، لالے کنوجیا، ببلیو، منا اور رئیس سمیت سیکڑوں افراد کی موجودگی نے پروگرام کو تقویت بخشی۔ مقررین نے سال 2027 کے اسمبلی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی طاقت سے ریاست میں نئی سمت دی جائے گی۔ اس دوران نوجوانوں کے لیے روزگار، کسانوں کی خوشحالی اور سماج کے ہر طبقے کے احترام کی بات دہرائی گئی۔

شادی کے جشن کے بیچ پسرا ماتم، دولہے کے چچا کی گولی نے چھین لی معصوم کی زندگی

میرٹھ: 30 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے میرٹھ ضلع کے کنکر کھیڑا تھانہ علاقے سے ایک دل دہلا دینے والی خبر سامنے آئی ہے۔ جہاں خوشیوں بھرے ماحول میں ہوئی خوشی فائرنگ نے ایک خوش حال خاندان کی شمع بجھا دی۔ جس سے پورا خاندان ماتم میں بدل گیا۔ اس حادثے سے پورے علاقے میں کہرام مچ گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، بدھ کی صبح کنکر کھیڑا تھانہ علاقے کے تحت کھرولی گاؤں میں شادی کا جشن منایا جا رہا تھا۔ دولہا کی آمد اور رسومات کے ساتھ جشن کا ماحول اپنے عروج پر تھا۔ اس دوران اپنا غلبہ ظاہر کرنے اور اپنی خوشی کا اظہار کرنے کی کوشش میں کچھ لوگوں نے غیر قانونی طور پر فائرنگ شروع کر دی۔ ان میں سے ایک گولی سبھاش نامی نوجوان کو لگی جو وہاں موجود تھا۔ نوجوان زمین پر گر گیا، کافی خون بہا۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا، لیکن راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور تفتیش شروع کر دی۔ میرٹھ کے ایس پی سٹی وِنائک گوپال بھونسلے نے اس معاملے کا پولیس کا سرکاری ورژن شیئر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج صبح تقریباً 7:30 بجے پی آر وی کے ذریعے اطلاع ملی کہ کنکر کھیڑا کے کھرولی گاؤں میں شادی کے جلوس کے دوران فائرنگ ہوئی ہے۔ جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش کرنے پر پتہ چلا کہ دولہے کے چچا نے جشن منانے کے لیے گولیاں چلائی تھیں جس کے نتیجے میں پڑوسی نوجوان سبھاش کی موت ہو گئی۔

بجلی کی مرمت میں لاپروائی برتنے پر دو فرمیں بلیک لسٹ، 10 فیصد سیکیورٹی ڈپازٹ ضبط

لکھنؤ: 30 اپریل (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں بجلی کی مرمت کے کام میں لاپرواہی برتنے پر دو فرموں کو بلیک لسٹ کیا گیا ہے۔ وہ دو سال کے لیے کسی بھی پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن کے ٹھیکے کے لیے ٹینڈر نہیں کر سکیں گے۔ دونوں فرموں کی 10٪ سیکیورٹی ڈپازٹ بھی ضبط کر لی گئی ہے۔ یہ کارروائی مدھیانچل ودیوت وترن نگم کے ڈائریکٹر (تکنیکی) ہریش بنسل نے کی ہے۔ اماؤسی زون کے چیف انجینئر رام کمار نے دو لاپرواہ فرموں کو بلیک لسٹ کرنے کے لیے اماؤسی زون کو خط بھیجا تھا۔ ڈائریکٹر نے بتایا کہ 27 اپریل کو جاری کردہ ایک حکم میں، اماؤسی زون کے چیف انجینئر نے لکھنؤ کی فرم کالاش انرجی پرائیویٹ لمیٹڈ، سرسوتی پورم 60 فٹ روڈ، جانکی پورم، اور آگرہ کی فرم سٹرن انفراٹیک، گنپتی وہار، کے کے نگر، سکندرا کو بلیک لسٹ کرنے کی منظوری دی۔ بلیک لسٹ کرنے کا حکم چیف انجینئر رام کمار نے جاری کیا، جو دونوں فرموں کو دو سال تک محکمہ بجلی کے ساتھ کوئی کاروبار کرنے سے منع کرے گا۔ چیف انجینئر رام کمار نے بتایا کہ بزنس پلان 2024-25 کے تحت دونوں فرموں نے مرمت کے کام کا معاہدہ کیا تھا جس کا تخمینہ ایک کروڑ روپے سے زیادہ تھا۔ معاہدے کے مطابق کام مکمل نہ ہونے پر انہیں وارننگ لیٹر جاری کر کے رعایتی مدت دی گئی۔ اس کے باوجود دونوں فرمیں کاروباری منصوبہ مکمل کرنے سے گریزاں تھیں۔ مرمتی کام نہ ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں صارفین کو بجلی کی فراہمی میں بہتری لانا مشکل تھا۔

اودھ نامہ

کھل رہے ہیں ایران کے سفارتی جوہر بھی

کسی کا مشہور قول ہے کہ جنگ خود ایک مسئلہ ہے۔ یعنی جنگوں سے مسائل حل نہیں ہوتے ، کیونکہ جنگ اپنے آپ میں خود ایک مسئلہ ہے لیکن یہ بھی تو دیکھا گیا ہے کہ جب تک ہتھیار نہ اٹھائے جائیں تو کوئی بات کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتا۔ خیر ہم بات کرنا چاہتے تھے امریکہ اور ایران کے مابین جنگ کی، جس نے اس مشہور قول کو لگ بھگ غلط ثابت کر دیا ہے اور یہ ظابت کر دیا ہے کہ کبھی کبھی جنگ مسئلہ کا حل بھی بن جاتی ہے۔ ہم ن ے پہلے بھی اس تعلق سے لکھا ہے کہ حض کا مہینہ ق ریب آ رہا ہے اور ایران کے میزائل عرب مما لک پر گر رہے ہیں اس سے کہیں حج متاثر نہ ہو جائے لیکن خدا خدا کر کے حج اب قریب آ رہا ہے اور حاجیوں کی پروزیں مکہ اور مدینہ کی طرف پوری دنیا سے جا رہی ہیں۔ انھیں اس بات کی بالکل بھی پروا نہیں ہے کہ جنگ کے بادل ابھی چھٹے نیں ہیں اور کسی بھی وقت یہ جنگ پھر شروع ہو سکتی ہے، مگر ان خطرات سے بے نیاز حضرت ضیوف الرحمٰن کعبۃ اللہ کی جانب نکل پڑے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہنکی طرف سے ہ مشترکہ طور پر ایران پر مسلط کردہ جنگ نہ ایران کے حوصلے پست کر سکی جبکہ ایران نے نا قابل تلافی نقصان اٹھایا ہے، اور نہ ہی مسلمانوں کے جذبۂ اطاعت وعبادت کو ماند کر سکی بلکہ اس نے الٹا عالمِ اسلام کے اس عظیم اتحاد میں چار چاند لگا دیئے۔ اطلاعات کے مطابق اس بار سعودی عرب میں جب ایرانی زائرینِ حج کا پہلا قافلہ پہنچا تو اس کے خیر مقدم کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ میزبان حکام نے ایران سے آنے والے عازمین حج کا پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا۔ اور ان کے حوصلوں کو سلامی دی۔

سوشل میڈیا پر اس کی ویڈیوز کے پس منظر میں 'طلع البدر علينا من ثنيات الوداع. وجب الشكر علينا ، ما دعا لله داعٍ' کی نغمگی نے ایسا روح پرور ماحول بنایا کہ آنکھیں نم ہو گئیں کیونکہ نبی کریم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہونچے تھے تو ہر گھر کی چھت سے یہی اشعار گونج رہے تھے۔ یہ ایک ایسا نظارہ تھا کہ جس کا تصور محال تھا لیکن چشم فلک نے اس کا بھی مشاہدہ کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا۔ دنیا بھر سے آنے والے تیس لاکھ سے زیادہ لوگوں کا اس طرح استقبال کرنا ممکن نہیں ہے، مگر جو قافلہ میدان جنگ سے آیا ہو وہ بجا طور پر خصوصی توجہ کا استحقاق رکھتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پچھلی نصف صدی سے دشمنانِ اسلام نے دو بڑے اسلامی مما لک کے درمیان بداعتمادی کو ہوا دے کر اپنے مفاد کی روٹیاں سینکنے کی کامیاب کوشش کی۔ مسلم مما لک کے حکمرانوں کو پہلے تو اسرائیل سے ڈرایا اور پھر ایران سے خوفزدہ کیا ۔ یہاں تک کہ نوبت آ گئی کہ اسرائیل کے ساتھ ابراہیم معاہدہ کے نام پر انہیں جوڑنے اور ایران کے خلاف متحد کرنے کی مذموم کوشش بھی کی گئی مگر یہ سازش تین مراحل میں نا کام ہوئی۔

باخبر حضرات جانتے ہیں کہ اس سمت میں پہلا قدم چائنا کے ایماء پر بڑھایا گیا۔ چائنا کو بیک وقت ایران کے سستے تیل کی ضرورت ہے تا کہ وہ اپنی آبادی کو روزگار مہیا کر کے مصنوعات بنا سکے۔ اسی کے ساتھ اسے اپنا مال فروخت کرنے کے لیے عربوں کے بازار کی بھی ضرورت ہے۔ اس لیے چین نے سعودی عرب اور ایران کو اپنے یہاں بلا کر دوست بنا دیا۔ اس کے بعد یہ دونوں مما لک امریکہ اور یوروپ کے متوازی کھڑے ہونے والے 'برکس' کا حصہ بھی بن گئے۔ دوسرا معاملہ طوفان الاقصیٰ کے جواب میں اسرائیل کی بدترین درندگی کا مظاہرہ تھا۔ غزہ کی نسل کشی اور تباہی و بربادی نے ابراہیم اکارڈ کو زندہ درگور کر دیا۔ عرب مما لک کو یہ گمان تھا کہ امریکی اڈوں کی موجودگی اسرائیلی حملے کے خلاف تحفظ کی ضمانت ہے مگر حماس کی قیادت کو شہید کرنے کوشش میں اسرائیل نے قطر پر حملہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ یہ محض ان مما لک کی خوش گمانی ہے۔ اسرائیل کسی بھی ملک پر بلا وجہ کسی بھی وقت حملہ کر سکتا ہے، اس حملہ نے رعب مما لک کے دلوں میں کچھ شکوک و شبہات کو جنم دیا اور عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیا۔ اور پھر سعودی عرب کو پاکستان کے ساتھ ناٹو جیسا منفرد معاہدہ کرنے کی ترغیب دی۔ اس معاہدے کے بعد دونوں کے دشمن مشترک ہو گئے۔ اس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ سعودی عرب پر حملہ پاکستان کے خلاف جنگ سمجھی جائے گی اور ظاہر ہے کہ پھر پاکستان کو حرکت میں آنا پڑے گا اور جو بھی پاکستان کو عسکری طور پر کمزور سمجھتا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہے۔ وہ ملک جتنا چھوٹا ہے اس کے تناسب میں اس کی عسکری طاقت زیادہ ہے۔ اسی طرح پاکستان پر فوج کشی سعودی عرب پر حملہ مانا جائے گا۔ اس بارے میں ہم پہلے ہی تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ اسی قسم کا معاہدہ اب ترکی میں بھی زیر غور ہے۔ اگر یہ معاہدہ ہو جاتا ہے اور پھر اس تریمورتی کا ایران کے مزاحمتی طاقتوں سے برادرانہ تعلقات قائم ہو جائیں تو اس کو کون روک سکتا ہے۔ اس تناظر میں اسرائیل کی سرزمین سے ایران پر حملہ نے مسلم مما لک کے اعتماد کو ٹھیس پہنچایا۔ ایران نے اپنے ملک پر بے جا حملہ کے ج واب می ں جب عرب مما لک میں قائم امریکی مفادات پو نشانہ بنایا تو انہوں نے طے کر لیا کہ وہ امریکی اڈوں کو بچانے کے لیے ایران پر جوابی حملہ کر کے اسلام دشمن مما لک کے اسلحہ کاروبار کو فروغ نہیں دیں گے۔ سعودی عرب کا یہ موقف بہر طور قابل ستائش ہے کہ اس نے اپنی زمین اور فضا کو ایران کے خلاف استعمال کی اجازت نہیں دی اور یہی اعتماد کی بحالی بالآخر حاجیوں کے خصوصی خیر مقدم تک لے آئی۔

دو روز پہلے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے تابڑ توڑ تین مما لک ک ے دورے کئے تھے اور آخری سفر ان کا روس کی طرف تھا انھوں نے روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ماسکو جا کر ملاقات کی اور ایران کے رہبر معظم مجتبیٰ خامنہ ای کا پیغام پہنچایا۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں کے درمیان اہم مسائل پر گفتگو ہوئی اور پوتن نے کھل کر ایران کے ساتھ بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اور صاف کہا کہ آبنائے ہرمز پر ایران کا موقف درست ہے۔ آج کی خبر کے مطابق ٹرمپ نے روس سے کافی دیر تک فون پر بات کی ہے۔ یعنی اب ایران اپنی سفارت کاری کے جوہر دکھا رہا ہے۔ روسی صدر پوتن نے امن و امان کا دائرۂ کار وسیع کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور خطے کے دیگر مما لک کے مفاد میں روس ہر ممکن کوشش کرے گا۔ عباس عراقچی کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنی قومی سلامتی کے شعبے کا اہم اجلاس کر کے ایران کے ساتھ جاری کشیدگی، رکی ہوئی بات چیت اور آئندہ کی حکمت عملی پر غور کر رہے تھے۔

بھوک، توانائی بحران اور مزدور ہجرت کے دور رس اثرات

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

آج کی نسلیں ہجرت کی بس کہانیاں ہی سنتی آئی تھیں، یہاں تک کہ کورونا کے دور میں بڑے پیمانے پر شہروں سے بھاگتے ہوئے لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا گیا۔ اس وقت شاید ہی کسی نے سوچا ہوگا کہ چند سال بعد وہی منظر دوبارہ دیکھنے کو ملے گا۔ اگرچہ اس بار پیمانہ اتنا وسیع نہیں، لیکن حالات کی سنگینی کم بھی نہیں۔ ان دنوں ایک بار پھر مزدوروں کی ہجرت شروع ہو چکی ہے، اور اس بار اس کی وجہ کوئی وبا نہیں بلکہ بھوک اور بنیادی ضروریات کا فقدان ہے۔

گزشتہ مہینے ایک غیر معمولی صورتحال سامنے آئی، جب ملک کے بڑے شہروں، صنعتی و تجارتی مراکز اور وسیع تعمیری منصوبوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے لیے دو وقت کی روٹی کا انتظام مشکل ہو گیا۔ نتیجتاً ہزاروں کی تعداد میں مزدور اپنے آبائی علاقوں کی طرف لوٹنے لگے۔ اس بحران کی جڑیں اگرچہ ہندوستان سے بہت دور پیوست ہیں، مگر اس کے اثرات یہاں کے نچلے طبقے کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے اور اس کے جواب میں ایران کی کارروائیوں کے نتیجے میں اہم بحری راستوں کی بندش نے عالمی توانائی ترسیل کو متاثر کیا ہے۔ ہندوستان اپنی خام تیل اور گیس کی ایک بڑی مقدار انہی راستوں سے حاصل کرتا ہے، اور اسی تعطل نے سب سے پہلے رسوئی گیس کی فراہمی کو متاثر کیا۔ لیکن یہ مسئلہ صرف گیس کی قلت تک محدود نہیں رہا۔ یہ بحران دراصل ہمارے شہری غیر منظم مزدور بازار، غیر رسمی معیشت، سماجی تحفظ کے دعوؤں، ترسیلی نظام اور توانائی کے انحصار کی بیک وقت ناکامی کا عکاس بن چکا ہے۔ حکومت کی سطح پر یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ گیس کی ترسیل معمول کے مطابق جاری ہے، اور متوسط طبقہ بھی بڑی حد تک اسی تجربے کی تصدیق کرتا ہے، مگر اصل پریشانی ان لوگوں کے لیے ہے جن کے پاس نہ مستقل پتہ ہے، نہ گیس کنکشن، اور نہ ہی کوئی متبادل ذریعہ۔

اسی طبقے کی مجبوری آج ملک کے سب سے بڑے انسانی بحران یعنی مزدوروں کی ہجرت کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ گجرات سے آنے والی دردناک تصاویر اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں، جہاں سورت جیسے صنعتی شہر کے ریلوے اسٹیشنوں پر ہزاروں مزدور لمبی قطاروں میں کھڑے نظر آئے۔ ٹیکسٹائل اور پاورلوم صنعتوں سے وابستہ یہ مزدور، جو کل تک معیشت کا پہیہ چلا رہے تھے، آج اپنے گھروں کو لوٹنے پر مجبور ہیں۔ مہنگائی، خوراک کی قلت اور گیس کی عدم دستیابی یا آسمان چھوتی قیمتوں نے ان کی کمر توڑ دی ہے۔

ساتھ ہی گجرات چیمبر آف کامرس نے بھی اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انتظامیہ سے شکایت کی کہ گھریلو گیس کی قلت نے مہاجر مزدوروں کو شدید پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ گجرات کا ترقیاتی ماڈل بڑی حد تک بیرونی مزدوروں پر منحصر ہے، اس لیے یہ بحران اس کے لیے خاص طور پر خطرناک ہے۔ یہی حال مہاراشٹر کے ناسک، پونے اور اورنگ آباد جیسے صنعتی مراکز اور تمل ناڈو کے چنئی و کوئمبٹور جیسے شہروں کا بھی ہے، جہاں سے بڑی تعداد میں مزدور اپنے گاؤں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آخر یہ بحران اس شدت کے ساتھ کیوں سامنے آیا۔ مرکزی حکومت کے مطابق مارچ کے آغاز سے اب تک کروڑوں گیس سلنڈر صارفین تک پہنچائے گئے، آن لائن بلنگ کا نظام بہتر ہوا اور بلیک مارکیٹنگ کے خلاف اقدامات کیے گئے۔ بظاہر یہ اقدامات مؤثر معلوم ہوتے ہیں، لیکن ان کا منفی اثر اس غیر رسمی بازار پر پڑتا ہے، جہاں کروڑوں غریب مزدور بستے ہیں۔ ان کے پاس نہ مستقل دستاویزات ہیں، نہ اپنے نام پر کنکشن، اور نہ ہی وہ متبادل ذرائع جیسے انڈکشن یا الیکٹرک ہیٹر استعمال کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ منظم نظام کو برقرار رکھنے کی قیمت غیر منظم مزدور طبقے کو چکانی پڑی۔ دہلی این سی آر اور نوئیڈا میں اس بحران کے آثار پہلے ہی ظاہر ہو چکے تھے، جب چھوٹے کارخانوں سے مزدور واپس جانے لگے۔ انہیں یا تو گیس دستیاب نہیں تھی یا بلیک مارکیٹ میں کئی گنا مہنگی مل رہی تھی۔ بعد ازاں یہی مزدور مہنگائی، کم اجرت اور خراب کام کے حالات کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے۔

یہ مسئلہ صرف صنعتی مزدوروں تک محدود نہیں رہا بلکہ گھریلو کام کرنے والی خواتین بھی اس سے شدید متاثر ہوئیں۔ نوئیڈا میں ان خواتین کے احتجاج نے واضح کر دیا کہ ان کے لیے زندگی گزارنا کس قدر مشکل ہو چکا ہے۔ اس کا اثر شہری متوسط طبقے پر بھی پڑا، جو گھریلو معاونین پر انحصار کرتا ہے۔ جب یہ معاونین غائب ہو جاتے ہیں تو شہری زندگی کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ دوسری طرف دہلی، ممبئی جیسے بڑے شہروں میں رہنے والے نوجوان، جو کرائے کے کمروں میں رہتے ہیں، وہ بھی اس بحران کا شکار ہیں۔ ان کے لیے گیس سلنڈر اکثر بلیک میں ہی دستیاب ہوتا ہے، جس سے ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ صورتحال واضح کرتی ہے کہ ترسیلی نظام میں خلل نیچے سے شروع ہو کر اوپر تک اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک طرف کارخانوں کو مزدور نہیں مل رہے، تو دوسری طرف شہری متوسط طبقہ اپنی روزمرہ زندگی کے بنیادی سہاروں سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ درحقیقت یہ صرف ایل پی جی کی قلت نہیں، بلکہ اس ترقیاتی ماڈل کی ناکامی ہے جو یہ فرض کر کے بنایا گیا تھا کہ سستے مزدور ہمیشہ دستیاب رہیں گے، چاہے ان کی زندگی کا معیار کچھ بھی ہو۔

ہندوستان کے توانائی بحران کے طویل مدتی اثرات کیا ہوں گے، یہ ایک بڑا سوال ہے، مگر فوری اقدامات ناگزیر ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ گیس کی ترسیل کے ساتھ ساتھ چھوٹے سلنڈروں کی فراہمی کو لچکدار اور مستقل بنائے، خاص طور پر ان افراد کے لیے جو نہ مستقل پتہ رکھتے ہیں اور نہ بڑے سلنڈر خریدنے کی استطاعت۔ اسی طرح متوسط طبقے اور صنعت کاروں کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔

یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ ایک معاشرہ صرف پالیسیوں سے نہیں بلکہ انسانی ہمدردی اور باہمی ذمہ داری سے چلتا ہے۔ اگر ہم اپنے ساتھ کام کرنے والے مزدوروں، گھریلو معاونین اور کمزور طبقات کا خیال نہیں رکھیں گے، تو یہ بحران صرف ان کا نہیں رہے گا بلکہ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ترقی کے اس ماڈل پر نظر ثانی کریں اور ایک ایسا نظام تشکیل دیں جس میں ہر فرد کو جینے کا حق اور بنیادی سہولیات میسر ہوں، ورنہ ہجرت کی یہ کہانیاں بار بار حقیقت کا روپ لیتی رہیں گی۔☆

رابطہ: 9164484863

بی جے پی جیت بھی جائے تو کیا....؟

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

اسمبلی انتخابات پانچ ریاستوں، آسام، تمل ناڈو، کیرالا، مغربی بنگال، پوڈوچیری میں ہوئے مگر پورے ہندوستان کی نگاہیں مغربی بنگال پر مرکوز تھیں کیونکہ یہاں کے انتخابی نتائج مستقبل کے ہندوستان کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گی۔ یہ پہلا موقع تھا جب ایک تنہا آئرن لیڈی ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی کو شکست دینے کے لئے بی جے پی حکومت نے اپنے تمام حربے اور مشنریز کا استعمال کیا۔ وزیر اعظم، وزیر داخلہ سے لے کر کئی ریاستوں کے چیف منسٹرس نے توریالیاں نکالیں، اشتعال انگیز تقاریر کیں، سب سے پہلے الیکشن کمیشن آف انڈیا کو مکمل اختیارات دے کر ٹی ایم سی کے خلاف استعمال کیا گیا۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے 'ایس آئی آر' کی آڑ میں 90 لاکھ سے زائد نام ووٹر لسٹ سے حذف کر دیئے۔ جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی، ہر چار میں سے ایک مسلم نام یعنی 25 فیصد مسلم ووٹ حذف کر دیئے۔ گیانیشور ہندوستان کے تاریخ کے بدترین، بدنام ترین چیف الیکشن کمشنر آف انڈیا کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔ مغربی بنگال میں بنگلہ دیشی دخل اندازوں کے نام پر کئی دہائیوں سے رہنے اور بسنے والوں کو ہراساں و پریشاں بلکہ بے گھر کیا گیا۔ ای ڈی اور سی بی آئی کو بھی مرکزی حکومت نے ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی کے قائدین اور اس سے کہیں زیادہ عام ووٹرس پر نفسیاتی دباؤ ڈالنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ آخری مرحلے میں دو لاکھ چالیس ہزار سینٹرل فورسز کے جوانوں کو تعینات کر کے عملی طور پر مغربی بنگال کے ان حلقوں کو جہاں پر ممتا بنرجی کی گرفت مضبوط تھی فوجی چھاؤنی میں بدل دیا گیا۔ الیکشن سے ایک دن پہلے اتر پردیش کے بدنام زمانہ انکاؤنٹر اسپیشلسٹ اجے پال شرما کو پھلتا حلقے میں بھیجا گیا اور اس کی نیشنل میڈیا کے ذریعہ کچھ اس طرح سے تشہیر کی گئی کہ اس سے ووٹرس خوفزدہ ہوں۔ اجے پال شرما جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یوگی کے پسندیدہ پولیس عہدیدار ہیں۔ مغربی بنگال کے سرزمین پر قدم رکھتے ہی فلمی انداز میں پھلتا کے ٹی ایم سی امیدوار جہانگیر خان کے علاقے میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے جہانگیر خاں کے ارکان خاندان کو مخاطب کرتے ہوئے دھمکی آمیز لب و لہجہ اختیار کیا۔ جہانگیر خاں کے چاہنے والے ہزاروں افراد ان کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور خود کو سنگھم کہلانے والے کو اندازہ ہوا کہ وہ غلطی سے 'پشپا' کے علاقے میں آ گئے ہیں۔ جہانگیر خاں، ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی کے خاص رفیق ہیں، وہ عتیق احمد مرحوم، شہاب الدین مرحوم کی طرح با اختیار شخصیت ہیں، جن سے بی جے پی اور اس کے قبیلے کے لوگ کانپتے ہیں۔ بلکہ جہانگیر خاں کے بارے میں باقاعدہ مہم چلائی گئی اور پروپگنڈہ کیا گیا کہ وہ مغربی بنگال کے رحمن ڈکیٹ ہیں جنہوں نے سندربن کے علاقے کو لیاری جیسا بنا دیا۔ جہاں ہتھیاروں اور عورتوں کی بھی اسمگلنگ ہوتی ہے۔ جس طرح سے جہانگیر خاں نے یوگی کے چہیتے پولیس آفیسر کے من مانی کارروائیوں کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا جس سے ان کی دلیری اور حالات سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

بعض اوقات انسان خود اپنی حرکتوں سے ذلیل ہو جاتا ہے۔ بی جے پی حکومت نے اجے پال شرما کو بھیجا اس لئے تھا کہ ووٹرس پر دباؤ ڈالا جا سکے، مگر انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ جنہیں وہ ہیرو سمجھ رہے تھے وہ تو ویلن نکلا۔ مہوا موئترا نے ایکس پلیٹ فارم پر آرکائیوز سے نام نہاد سنگھم کی وہ ویڈیو کلپس شیئر کر دی جس میں وہ نیم برہنہ ڈانسرس کے ساتھ موج مستی کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے بہت سے سیاہ کارنامے بھی دیکھتے ہی دیکھتے سوشیل میڈیا پر وائرل ہونے لگے کہ کس طرح اس پولیس عہدیدار نے خود اپنی بیوی کے خلاف کارروائی کر کے اسے جیل بھجوایا تھا۔ جہانگیر خان سے بی جے پی خوفزدہ تھی وہ ایک ایسے حلقے کے امیدوار ہیں جہاں ہندو آبادی 70 فیصد ہیں، اور یہاں کی عوام انہیں بے حد چاہتے ہیں۔ مغربی بنگال اسمبلی کی 294 نشستوں کے لئے الیکشن 23 اور 29 اپریل کو دو مرحلوں میں ہوئے۔ ایگزیٹ پولس میں ٹی ایم سی کی شکست اور بی جے پی کے اقتدار کی پیشن گوئی کی جا رہی ہے۔ عام آدمی ذہنی طور پر مغربی بنگال میں بی جے پی کی کامیابی کے لئے تیار ہو چکا ہے کیوں کہ بی جے پی حکومت نے اس الیکشن کو جیتنے کے لئے بے ایمانی اور بدعنوانی کا ہر حربہ اختیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ رات کی تاریکی میں ای وی ایم مشینوں سے لدے ٹرکس بھی دیکھے گئے مگر کون کس کی سنتا ہے؟ بی جے پی کو اقتدار ہونا ہے اس کے لئے وہ جمہوریت کو پامال کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ بہار میں اس کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔ بنگلا الیکشن کے دوسرے مرحلے سے عین پہلے عام آدمی پارٹی کے سات راجیہ سبھا کے ارکان کی بی جے پی میں شمولیت کا بھی بڑے پیمانے پر پروپگنڈہ کیا گیا۔ اب یہ خبر ہے کہ تمل ناڈو میں ڈی ایم کے اور مغربی بنگال سے ٹی ایم سی کے ارکان پارلیمان کو منھ مانگی قیمت دے کر خریدا جا چکا ہے۔ ان کا پروپگنڈہ نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ بکاؤ ارکان پارلیمان ارکان اسمبلی کی سودا بازی کر سکتے ہیں، ان حالات میں بی جے پی لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اپنے ارکان کی تعداد کی اساس پر اس قابل ہو جائے گی کہ من مانی قوانین منظور کرواتی رہیں گی۔ اور اگر دستور ہند کو بدل بھی ڈالے تو کوئی تعجب نہیں ہوگا۔ بی جے پی نے ممتا بنرجی کی طاقت کو گھٹانے کے لئے سب سے پہلے ہمایو کبیر جیسے فتنے کا استعمال کیا جس سے وقتی طور پر ہی سہی کم لکھے پڑے مسلمانوں پر جذباتی اثر ضرور ہوا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمایو کبیر کا اسٹینگ آپریشن کیا گیا جس میں اس ضمیر اور ملت فروش نے بی جے پی سے 1 ہزار کروڑ کی ڈیل کا اعتراف کیا۔ مجلس اتحاد المسلمین نے غالباً اپنے طویل تاریخ میں پہلی بار یہ غلط فیصلہ کیا کہ ہمایو کبیر کے ساتھ مفاہمت کی اگرچہ کہ ان انکشافات کے بعد یہ مفاہمت ختم کر دی گئی مگر جو نقصان پہنچنا تھا پہنچ گیا اور یہ نقصان صرف ممتا بنرجی کو نہیں ہوا بلکہ خود مجلس اور اس کی قیادت پر بھی انگلیاں اٹھنے لگیں۔ گزشتہ انتخابات میں بھی مجلس کو مغربی بنگال میں پیرزادہ سے دھوکہ ہوا تھا امید کی جانی چاہئے کہ مستقبل میں احتیاط کی جائے گی۔ الیکشن کے دوران یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ مغربی بنگال کے مسلمانوں کی اکثریت ممتا بنرجی کو چاہتی ہے۔ بی جے پی اگر اقتدار پر آ جاتی ہے تو وہ یقینی طور پر بہار، یوپی اور آسام کی طرح مسلمانوں کے ساتھ انتقامی سلوک اختیار کرے گی۔ انہیں بچانے کے لئے کوئی نہیں آئے گا۔

جہاں تک آسام کا تعلق ہے تو بی جے پی کی کامیابی طے ہے۔ یہاں بھی بی جے پی کی کامیابی میں بدرالدین اجمل اور ان کی پارٹی کا بڑا اہم رول ثابت ہوگا۔ ہیمنت بسوا شرما مسلم دشمنی میں سب سے زیادہ آگے ہیں اور انہیں اس کی مکمل چھوٹ ہے۔ ان کے بارے میں کئی ایسے انکشافات ہو چکے ہیں جس کے بعد ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے تھی۔ ان کی پتنی کے پاس تین مما لک کے پاسپورٹ ہیں۔ ہمارے ملک کا عجیب قانون ہو گیا ہے کہ اعظم خان کے پاس دو پیان کارڈ ملتے ہیں تو وہ جیل میں زندگی گزار رہے ہیں اور تین تین ملکوں کی شہریت رکھنے والوں کے بارے میں پوچھنے والا کوئی نہیں۔ ویسے دنیا میں کسی کے ہاتھ میں اقتدار ہو اور وہ اس کا غلط استعمال کرتا ہو تو کب تک کرے گا؟ جس کے پاس ساری دنیا کے اختیارات ہیں جب وہ جوش میں آ جاتا ہے تو پھر عبرتناک انجام دنیا دیکھے گی۔ تمل ناڈو میں امید کی جا رہی ہے کہ اسٹالن کے قیادت میں ڈی ایم کے دوبارہ اقتدار حاصل کرے گی اور اسے 234 رکنی اسمبلی میں 122 تا 140 نشستیں ملنے کا امکان ہے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کو 60 تا 70 نشستیں مل سکتی ہیں جبکہ تمل سوپر فلم اسٹار وجئے کی TVK کو 10 تا 15 نشستیں ملنے کا امکان ہے۔ اگرچہ کہ بی جے پی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ تمل ناڈو میں بھی کمل ہی کھلے گا۔ وہاں انتخابات پرامن ماحول میں ہوئے۔ مودی۔شاہ اور بی جے پی کے اعلیٰ قائدین نے تمل ناڈو میں کافی محنت کی۔ وہاں کا لباس پہنا، تمل میں کچھ الفاظ بھی کہے۔ تمل عوام کے دل جیتنے کی بہت کوشش کی شاید وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے پوڈی چیری میں بھی بی جے پی کی کامیابی کی پیشن گوئی کی جا رہی ہے اور کیرلم میں کانگریس کے زیر قیادت یو ڈی ایف کی کامیابی کے قوی امکانات ہیں۔ کیرلم ابھی تک ایک سیکولر اور ہندوستان کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ریاست ہے۔ جہاں کا ماحول خراب کرنے کے لئے بی جے پی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ امید ہے کہ یہ کوشش ناکام ہوگی۔

الیکشن کے نتائج بالخصوص مغربی بنگال کے نتائج اگر بی جے پی کے حق میں آتے ہیں تو یہ ایک سیکولر ہندوستان کے لئے سوالیہ نشان ہوں گے۔ بی جے پی اگر جیت جاتی ہے تو یہ کوئی کارنامہ نہیں ہوگا کیوں کہ جیت تو تب ہوتی جب ایمانداری کے ساتھ اپنی کارکردگی اور پالیسیوں کی اساس پر مقابلہ کیا جاتا۔ اکثریتی آبادی کو آستھا، دھرم، مندر، کے نام پر جس طرح سے ورغلایا گیا۔ وقتی طور پر تو ایک جماعت کو اقتدار ملے گا مگر آنے والے برسوں میں، آنے والے نسلوں کو جو نقصان پہنچے گا اس کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو حالات سے سبق لینا ہوگا۔ اب بھی وقت ہے، سنبھلنے کا، خواب غفلت سے جاگنے کا، جذباتی سیاست سے کنارہ کشی کا تعلیم پر توجہ دینے کا اپنی تاریخ اور تہذیب کے تحفظ کا۔ ورنہ ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

9395381226

الیکشن کے نتائج بالخصوص مغربی بنگال کے نتائج اگر بی جے پی کے حق میں آتے ہیں تو یہ ایک سیکولر ہندوستان کے لئے سوالیہ نشان ہوں گے۔ بی جے پی اگر جیت جاتی ہے تو یہ کوئی کارنامہ نہیں ہوگا کیوں کہ جیت تو تب ہوتی جب ایمانداری کے ساتھ اپنی کارکردگی اور پالیسیوں کی اساس پر مقابلہ کیا جاتا۔ اکثریتی آبادی کو آستھا، دھرم، مندر، کے نام پر جس طرح سے ورغلایا گیا۔ وقتی طور پر تو ایک جماعت کو اقتدار ملے گا مگر آنے والے برسوں میں، آنے والے نسلوں کو جو نقصان پہنچے گا اس کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو حالات سے سبق لینا ہوگا۔ اب بھی وقت ہے، سنبھلنے کا، خواب غفلت سے جاگنے کا، جذباتی سیاست سے کنارہ کشی کا تعلیم پر توجہ دینے کا اپنی تاریخ اور تہذیب کے تحفظ کا۔ ورنہ ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

یومیہ مزدور: استحکام معاشرہ اور ترقی کے ضامن

اسلام میں مزدوروں سے حُسنِ سلوک، بَروقت اُجرت، کام کے لئے مناسب وقت و جگہ اور اُنکی عظمت و احترام کی سخت تاکید کی تھی

سید قمر عباس قنبر نقوی

یکم مئی عالمی سطح پر "یومِ مزدور" کے طور پر منایا جاتا ہے، یہ دن مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور اُن کی جدوجہد کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے منایا جاتا ہے۔ اس دن کی تاریخی بنیاد 1886ء امریکہ کے شہر شکاگو میں مزدور احتجاج سے وابستہ ہے، جب محنت کشوں نے آٹھ گھنٹے کے اوقاتِ کار کے مطالبے کے لیے ایک عظیم تحریک برپا کی اور ناقابلِ فراموش قربانیاں پیش کیں۔ بعد ازاں 1889ء میں انٹرنیشنل ورکرز کانگریس نے اس دن کو عالمی سطح پر منانے کا اعلان کیا۔ ہندوستان میں یومِ مزدور کا آغاز 1923ء میں چنئی سے ہوا، اور آج یہ دن مزدوروں کے حقوق، مسائل اور فلاح و بہبود کے حوالے سے شعور بیدار کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ اس موقع پر دنیا بھر میں ریلیاں، سیمینارز اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں، جبکہ کئی مما لک میں عام تعطیل بھی دی جاتی ہے۔

اقوام متحدہ کے 1948ء کے عالمی منشورِ حقوقِ انسانی کے مطابق ہر فرد کو منصفانہ حالاتِ کار، مناسب اُجرت اور روزگار کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔ چنانچہ یومِ مزدور نہ صرف محنت کشوں کی قربانیوں کا اعتراف ہے بلکہ ایک منصفانہ اور متوازن معاشرے کے قیام کے عزم کی تجدید کا دن بھی ہے۔ یکم مئی محنت، عظمت، قربانی اور انسانی وقار کی علامت ہے۔ یہ دن ہمیں اُن گمنام ہاتھوں کی یاد دلاتا ہے جن کی محنت ہر ملک کے معاشی استحکام کا ستون ہے۔ جن کی محنت سے دنیا کی ترقی اور خوشحالی قائم ہے، مگر افسوس کہ اکثر انہیں ان کا جائز مقام نہیں ملتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یومیہ مزدور ہر ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ تعمیرات، صنعت، زراعت، نقل و حمل مختصراً ہر شعبہ حیات مزدور کے بغیر نامکمل ہے۔

ہمارے ملک میں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے متعدد قوانین موجود ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ قوانین عملی طور پر نافذ بھی ہیں؟ کیا مزدور آج بھی کم اجرت، غیر محفوظ حالات، خوف زدہ ماحول اور بنیادی سہولیات کی کمی کا شکار نہیں؟ ان حالات کے لیے محض حکومت کی ذمہ نہیں بلکہ ہم سب ذمہ دار ہیں، ہمارا اجتماعی فریضہ ہے کہ مزدوروں کے ساتھ انصاف کو یقینی بنائیں۔ ہمیں چاہیے کہ نہ صرف ان کے حقوق کا احترام کریں بلکہ ان کے لیے بہتر مواقع اور باعزت ماحول فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

یومِ مزدور ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ مزدور کو اس کا پورا حق دیا جائے، کام کے اوقات منصفانہ ہوں اور معاشرتی سطح پر اسے عزت و وقار حاصل ہو۔ درحقیقت یہ دن ایک عہد، ایک ذمہ داری اور ایک اجتماعی شعور کا مظہر ہے۔ آیئے ہم عہد کریں کہ مزدور کی عزت کریں گے، اس کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور اُس کے لیے آواز بھی بلند کریں گے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں گے جہاں عدل و انصاف کا بول بالا ہو۔ اسلام نے بھی مزدور کو نہایت معزز مقام عطا کیا ہے اور اس کی حیثیت کو کسی بھی طور کم تر نہیں سمجھا۔ دینِ اسلام اس بات کی سخت تاکید کرتا ہے کہ مزدور سے اس کی استطاعت سے بڑھ کر کام نہ لیا جائے اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے۔

حضرت پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مزدور کے کھردرے ہاتھ دیکھ کر فرمایا: "یہ وہ ہاتھ ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں۔" ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: "یہ تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں، جو تم کھاتے ہو وہی انہیں کھلاؤ، اور جو تم پہنتے ہو وہی انہیں پہناؤ۔ اگر ان سے کوئی مشکل کام لو تو ان کی مدد بھی کرو۔"

ان تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں مزدور کو محض ایک ماتحت نہیں بلکہ ایک باعزت انسان اور بھائی کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلام مزدور کی اُجرت کی بروقت ادائیگی اور اُن کے لیے کام کے بہتر حالات فراہم کرنے اور اجرت پہلے طے کرنے پر زور دیتا ہے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: "محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔"

اسی طرح یہ اصولی ہدایت بھی دی گئی کہ: "مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو۔" یہ تعلیمات اس امر کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام نے مزدور کے حقوق، عزت اور وقار کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ مختصراً یہ کہ مزدور معاشرے کا معمار اور ایک بنیادی ستون ہے، اور اس کی عزت و تکریم ہی ایک صالح اور مستحکم معاشرے کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

مالک پبلشر پرنٹر ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

کتابوں کے جانثار

محمد معین رضا رضوی

دنیا میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن سے ہم کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ملتا ہے اور جن سے ہم کو بہت ساری معلومات حاصل ہوتی ہیں انہی میں سے ایک بہت اہم بلکہ اس کے بنا نہ ہم کچھ جان سکتے ہیں نہ کچھ پہچان سکتے ہیں، میری مراد کتاب ہے ۔ یقیناً ہمارے علم کا پورا دارومدار اسی پر ہے کتاب جو نہ صرف ہمیں علم سے مالامال کرتی ہے بلکہ جب ہم اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں اپنے قیمتی لفظوں سے بہت ساری باتیں سکھا دیتی ہے۔

کتابوں کو پڑھنے کے بعد آدمی کم پڑھے لکھے لوگوں کے روبرو ہوتا ہے تو اُس کے نورِ علم سے باقی سب کے قلوب بھی منور و مجلیٰ ہوجاتے ہیں۔ آپ سوچیں ہم اگر اسکولوں کالجوں میں یا اور کوئی تعلیم گاہوں پر جاتے ہیں تو ہمیں وہاں پر اسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر جس مقصد سے گئے وہ مقصد پائے تکمیل تک نہیں پہنچتا۔ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں،

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

اس شعر سے اندازہ ہو رہا ہے کہ انسان جب تک کتاب کی روح تک نہیں پہنچے گا اُسے حکمت و علوم کے لعل و گہر حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کتاب خوانی اُسے کرتے رہنا چاہئے۔

بزرگانِ دین اور محبت کتاب چند واقعات

امام ابوالفضل عبدالرحمٰن ابن احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ''یہ اوراق یعنی کتابیں میری اولاد کے برابر ہے۔'' امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کے پاس دو گھر تھے ایک میں رہائش پذیر تھے اور دوسرا کرایہ پر دیا ہوا تھا پھر آپ نے دونوں کو بیچ کر کتب خرید لیے۔ شیخ احمد قاسم نے بازار میں کتاب بکتے دیکھی تو اپنے کپڑے بیچ کر کتاب خرید لی، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''مجھ سے کتابوں کی صندوقیں ضائع ہوگئی ہیں جو مجھے اہل اموال سے زیادہ عزیز تھیں۔ (کتابوں کے عاشق)

کتاب اور علم بہترین میراث ہیں کہ وہ وراثت ہے جس میں تفریق نہیں اور وہ خزانہ ہے جس پر زکوٰۃ واجب نہیں، کوئی حاسد حیلہ سازی کر کے چھین نہیں سکتا کوئی چور چرا نہیں سکتا اور کوئی پڑوسی دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی جھگڑ کر کے اپنا حق جتا سکتا ہے۔ (عشاق الکتب ص: ۵۶)

جیسا کہ مذکورہ بالا واقعہ سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہمارے اسلاف، علمائے کرام نے کتابی محبت کو فروغ دینے میں یقیناً قابل قدر کارنامہ انجام دیا۔ ہر زمانے میں بہت ساری کتابیں لکھی گئیں، اب تک وہ سلسلہ جاری و ساری ہے ابھی وہ دور نہیں آیا کہ کتاب پڑھنے والے کم ہو گئے ہوں۔ جیسا کہ ایک کتاب میں درج ہے ''کتاب اپنے پڑھنے والے کو اصحاب علم و فضل کی صف میں شامل کرتی ہے اور اپنے مصنف رمؤلف کو سب پر مقدم رکھتی ہے۔

مطالعہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ (سورۂ توبہ ۱۲۲)

ترجمہ: کیوں نہیں کہ ان کے ایک گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کی دین کی سمجھ حاصل کرے۔

خلیفۂ حضور مفتئ اعظم ہند مفسر قرآن فیض ملت حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، ''اس آیت میں علم دین کے حصول کی نہ صرف ترغیب و تحریص (لالچ) دلاتی بلکہ اس کے سمجھنے کے لیے بھی ارشاد ہو رہا ہے اور مطالعہ کتب کے بغیر دین کی سمجھ خاک حاصل ہوگی۔ لامحالہ (یقیناً) اس سے کتب بینی کی تحریص (لالچ) و ترغیب بھی ہے۔ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے، ''علم کا ایک باب حاصل کرنا ۱۰۰ رکعت پڑھنے سے بہتر ہے اور آگے ارشاد فرمایا، ''علم کا ایک باب حاصل کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (تفسیر اویسی)

اسلاف کا ذوق مطالعہ اور کتابوں سے لگن

حضرت محمد عبداللہ ابن خشاب النحوی کے شاگرد کہتے ہیں، ''میں اپنے استاد کی عیادت کرنے گیا تو دیکھا کہ کتاب ان کے سینے پر تھی اور وہ مطالعے میں مگن تھے۔ ابوالعلاء حسن ابن احمد ابن سہل ھمزانی نے والد (انکے والد پنے وقت کے بہت بڑے تاجر تھے) سے ملنے والی وراثت کو تحصیل علم میں خرچ کر دیا اور بغداد سے خراسان تک سفر میں کتابیں کاندھے پر اُٹھائے چلتے تھے۔ آپ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ ایک ایسے شہر میں ہیں جس کی تمام دیواریں کتابوں کی ہیں اور ان کے اردگرد کتب جمع ہے اور وہ مطالعہ میں مشغول ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ کتب کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے مرنے کے بعد اسی کام میں مشغول رکھے جس کام کو دنیا میں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف عطا فرمایا۔ (کتابوں کے عاشق)

کتاب علم دین حاصل کرنے فائدہ اٹھانے کا بہت نفع بخش ذریعہ ہے، کتابیں وہ بہتا ہوا سمندر ہے جس میں انگنت علوم وفنون بہتے نظر آرہے ہیں۔ جب کوئی صاحب علم کسی مسئلے میں الجھ جاتا ہے تو کتابوں کا ہی رُخ کرتا ہے۔ اور کتاب اُس کی عقد کشائی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب وہ کتاب کے صفحات کا مطالعہ کرتا ہے تو کتاب اس کا ساتھ دے کر اس کی علمی پیاس بجھاتی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے مذکورہ بالا بزرگانِ دین کے متعلق چند واقعات ملاحظہ کیے۔ آج دنیا میں جدید سہولیات کی وجہ سے کتابیں حاصل کرنا اور مطالعہ میں لانا کوئی مشکل فعل (کام) نہیں بلکہ سہل (آسان) ہو چکا ہے۔

اہل علم کی شان

لغت میں علم جہالت کی ضد ہے اور اس سے مراد کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت پر مکمل طور پر پالینا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی چیز کو کسی چیز کے سہارے عقل انسانی کو سمجھنے کی قوت عطا کی ہے۔ ویسے ہی علم کو کتاب کے بغیر سمجھنا بہت مشکل کام ہے، خالق کل نے اشرف المخلوقات کو جہاں بڑی بڑی عظیم نعمتوں سے نوازا ہیں اسی میں علم اپنا الگ مقام رکھتا ہے۔ علم کے حصول کی اور دیگر صورتیں بھی ہیں۔ لیکن اصل معنوں میں اگر دیکھا جائے تو انسان کو علم حاصل کرنے میں کتابیں ہی اس کا ہتھیار ہوتی ہیں۔

ایک شخص کا واقعہ ہے کہ اس نے کتاب خریدی اس سے کہا گیا آپ نے وہ چیز خریدی جس کا آپ کو علم نہیں ہے، اس نے کہا میں نے غیر معلوم چیز اسی لیے خریدی تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہوجائے۔ بعض قاضی (جج) قرض کے بدلے کتب خریدتے تھے ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، ''میں وہ شئے کیوں نہ خریدوں جس کی بدولت مجھے یہ مقام ملا ہے۔ پھر پوچھا گیا کہ تم اپنے مقام میں ترقی چاہتے ہو تو کہا، جتنا بڑا پیشہ ہوتا ہے اس کے لیے اس کے متعلق آلات کی ضرورت بھی اتنی زیادہ پڑتی ہے۔ (تقیید العلم ص: ۱۳۷)

دیکھا آپ نے کہ اس شخص نے کتاب سے پیار محبت کا پورا حق ادا کیا اور کتاب کی عزت کو دو بالا کیا۔ اس واقعہ سے یہ پتہ چلا کہ علم پیشہ اور کتاب ہتھیار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو ہمارے اسلاف، بزرگان، دین، علمائے کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جیسے ان کو کتاب سے محبت تھی ہم کو بھی کتابوں سے ویسی ہی محبت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، ان کے مطالعہ کے صدقے ہم کو بھی کتاب کا مطالعہ سوچ سمجھ کر کرنے کی قوت بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

عالمی یوم مزدور اور ہمارا رویہ

غلام علی اخضر

مزدوروں کا اس دنیا کو سنوارنے اور بہتر بنائے رکھنے میں کیا کردار ہے وہ کسی ذی عقل سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم سرکاری یا غیر سرکاری سطح پر ان کے حقوق کا کتنا احترام اور خیال کرتے ہیں، وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ اس دنیا میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو مزدور سے کام کروانے کے بعد اس کی مزدوری نہیں دیتے، یا دیتے ہیں تو ان کے جائز محنت کے روپے کے لیے کئی کئی روز تک دوڑاتے ہیں، جو کہ ایک سامراجی، غیر اخلاقی اور مجرمانہ عمل ہے۔ اسی سامراجی، غیر قانونی اور مجرمانہ عمل کے خلاف ایک ایسے دن کا تعین کیا گیا جس دن خاص طور پر محنت کشوں کے حقوق پر بات ہو اور اس دن کو عالمی یومِ مزدور یا بین الاقوامی یومِ مزدور یعنی محنت کشوں کا دن قرار دیا گیا۔ یہ دن ہر سال یکم مئی کو منایا جاتا ہے اور اس کا اصل مقصد محنت کش طبقے کی جدوجہد، قربانیوں اور حقوق کو یاد کرنا ہے۔ یہ دن ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ مزدور کسی بھی ملک کی ترقی کی بنیاد ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ اپنی محنت سے عمارتیں کھڑی کرتے ہیں، فیکٹریاں چلاتے ہیں اور معیشت کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اس دن کو منانے کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ مزدوروں کو ان کے جائز حقوق جیسے مناسب اجرت، محفوظ کام کا ماحول اور بہتر اوقاتِ کار کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

تاریخ میں مزدوروں نے اپنے حقوق کے لیے طویل جدوجہد کی، حتیٰ کہ کئی قربانیاں بھی دیں۔ انھی کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۸۶ء میں شکاگو میں سرمایہ دار طبقے کے خلاف ایک ایسی تحریک نے جنم لیا جس نے پوری دنیا میں مزدوروں کے حقوق اور اوقاتِ کار کے تعین میں اہم کردار ادا کیا کہ ایک مزدور کتنے وقت تک کام کر سکتا ہے۔

انیسویں صدی کے صنعتی عہد کو اگر قریب سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترقی کے عروج کے پیچھے مزدور کی زندگی خاصی کٹھن تھی۔ کارخانے دن رات چلتے تھے، مگر ان میں کام کرنے والوں کے لیے نہ اوقاتِ کار کی کوئی حد مقرر تھی اور نہ ہی آرام کا کوئی واضح تصور موجود تھا۔ ایسے ماحول میں ایک آواز ابھری کہ مزدوروں کی زندگی میں بھی توازن کی ضرورت ہے اور دن کو اس طرح تقسیم ہونا چاہیے کہ کام کے ساتھ ساتھ تفریح اور آرام بھی اس کا حصہ ہوں۔ برطانوی سماجی مفکر رابرٹ اوون نے اس تصور کو 'آٹھ گھنٹے کام، آٹھ گھنٹے تفریح اور آٹھ گھنٹے آرام' کے نعرے کی صورت میں پیش کیا۔ یہ تصور اور نعرہ محض ایک نظریہ بن کر نہیں رہا بلکہ دیکھتے ہی دیکھتے مزدوروں کی خواہش بن گیا۔ ۱۸۸۶ء میں امریکہ کے مختلف شہروں میں ٹریڈ یونینز نے اس مطالبے کو لے کر منظم احتجاج شروع کیے۔ یکم مئی کا دن خاص طور پر اہم ثابت ہوا، جب ہزاروں مزدور اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔ شکاگو اس تحریک کا مرکز بنا، جہاں بڑی تعداد میں کارکن جمع ہوئے اور اپنے مطالبات کو واضح انداز میں پیش کیا۔ اس کے باوجود یہ احتجاج ہر طبقے کے لیے قابلِ قبول نہیں تھا۔ کاروباری حلقوں اور حکمرانوں نے اسے ایک چیلنج کے طور پر دیکھا اور جیسے جیسے دن گزرتے گئے حالات میں کشیدگی بڑھتی چلی گئی۔ کچھ ایسے عناصر بھی اس تحریک کا حصہ بن گئے جو محض اصلاح نہیں بلکہ پورے نظام کو بدلنے کے خواہاں تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ماحول مزید حساس ہو گیا اور چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ایک بڑے تصادم کی شکل اختیار کرنے لگیں۔ ۴ مئی کو شکاگو میں ہونے والا اجتماع اسی کشیدگی کا نقطۂ عروج ثابت ہوا۔ یہ پرامن مظاہرہ دراصل پہلے ہونے والے واقعات کے خلاف احتجاج تھا، مگر اچانک ایک دھماکے نے سارا منظر بدل دیا۔ ایک نامعلوم شخص نے پولیس پر بم پھینکا، جس کے بعد فائرنگ ہوئی اور کئی افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ یہ سانحہ مزدور تحریک کی سمت پر گہرا اثر ڈالا۔ اس واقعے کے بعد چند افراد کو ذمے دار ٹھہرایا گیا اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی، حالاں کہ ان پر لگائے گئے الزامات پوری طرح ثابت نہیں ہو سکے تھے۔ لیکن اس ساری کشمکش نے ایک بات واضح کر دی تھی کہ مزدور اپنے حقوق کے لیے سنجیدہ ہیں اور اب ان کی آواز کو نظر انداز کرنا آسان نہیں رہا۔ چند برس بعد ۱۸۸۹ء میں جب مختلف ممالک کے مزدور نمائندے ایک اجلاس میں جمع ہوئے تو انھوں نے فیصلہ کیا کہ یکم مئی کو ان واقعات کی یاد میں ایک علامتی دن کے طور پر منایا جائے۔ یہ دن صرف ایک تاریخ نہیں بلکہ اس جدوجہد کی یادگار بن گیا جس نے دنیا بھر میں مزدوروں کے حقوق کے حوالے سے سوچ کو بدلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ دن صرف یوم مزدور نہیں بلکہ عہد کرنے کا موقع ہے کہ ہم محنت کشوں کی عزت کریں گے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے آواز اٹھائیں گے، اور ان کے لیے جتنا بہتر قدم اٹھا سکتے ہیں، اٹھائیں گے۔

> تاریخ میں مزدوروں نے اپنے حقوق کے لیے طویل جدوجہد کی، حتیٰ کہ کئی قربانیاں بھی دیں۔ انھی کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۸۶ء میں شکاگو میں سرمایہ دار طبقے کے خلاف ایک ایسی تحریک نے جنم لیا جس نے پوری دنیا میں مزدوروں کے حقوق اور اوقاتِ کار کے تعین میں اہم کردار ادا کیا کہ ایک مزدور کتنے وقت تک کام کر سکتا ہے۔

اس موقع پر لیکچر، سیمینار، ورکشاپ، جلسے، ڈرامے، نکڑ ناٹک، تقریری و تحریری مقابلے اور تحریکی و بیداری مہم چلائی جاتی ہیں۔ ادب میں بھی اس حوالے سے کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اگر صرف شاعری پر نظر ڈالیں تو اقبال، جوش ملیح آبادی، حبیب جالب، علی سردار جعفری، جمیل مظہری، منور رانا اور ان کے علاوہ کئی نام قابلِ ذکر ہیں۔ ذیل کے اشعار کے انتخاب میں ملاحظہ کیجیے، جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ادب میں اس حوالے سے کیا کچھ کہا گیا ہے اور شاعری کس طرح مزدوروں کی حالت، حقوق اور ان کی زندگی کو پیش کرتی ہے۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں/ ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات (علامہ اقبال)۔ میں کہ ایک محنت کش میں کہ تیرگی دشمن/ صبح نو عبارت ہے میرے مسکرانے سے (مجروح سلطانپوری)۔ انہی حیرت زدہ آنکھوں سے دیکھے ہیں وہ آنسو بھی/ جو اکثر دھوپ میں محنت کی پیشانی سے ڈھلتے ہیں (جمیل مظہری)۔ غریبوں پر تو موسم بھی حکومت کرتے رہتے ہیں/ کبھی بارش کبھی گرمی کبھی ٹھنڈک کا قبضہ ہے۔ سو جاتے ہیں فٹ پاتھ پہ اخبار بچھا کر/ مزدور کبھی نیند کی گولی نہیں کھاتے۔ فرشتے آ کر ان کے جسم پر خوشبو لگاتے ہیں/ وہ بچے ریل کے ڈبوں میں جو جھاڑو لگاتے ہیں۔ بوجھ اٹھانا شوق کہاں ہے مجبوری کا سودا ہے/ رہتے رہتے اسٹیشن پر لوگ قلی ہو جاتے ہیں (منور رانا)۔ دولت کا فلک توڑ کے عالم کی جبیں پر/ مزدور کی قسمت کے ستارے نکل آئے (نشور واحدی)۔ میں اک مزدور ہوں روٹی کی خاطر بوجھ اٹھاتا ہوں/ مری قسمت ہے بار حکمرانی پشت پر رکھنا (احتشام الحق صدیقی)۔ خون مزدور کا ملتا جو نہ تعمیروں میں/ نہ حویلی نہ محل اور نہ کوئی گھر ہوتا (حیدر علی جعفری)۔ ہم ہیں مزدور ہمیں کون سہارا دے گا/ ہم تو مٹ کر بھی سہارا نہیں مانگا کرتے (راہی شہابی)۔ سروں پہ اوڑھ کے مزدور دھوپ کی چادر/ خود اپنے سر پہ اسے سائباں سمجھنے لگے (شارب مورانوی)۔ آنے والے جانے والے ہر زمانے کے لیے/ آدمی مزدور ہے راہیں بنانے کے لیے (حفیظ جالندھری)۔ نیند آئے گی بھلا کیسے اسے شام کے بعد/ روٹیاں بھی نہ میسر ہوں جسے کام کے بعد (اظہر اقبال)۔ آج بھی سپرا اس کی خوشبو مل مالک لے جاتا ہے/ میں لوہے کی ناف سے پیدا جو کستوری کرتا ہوں (تنویر سپرا)۔ اس لیے سب سے الگ ہے مری خوشبو عامی/ مشک مزدور پسینے میں لیے پھرتا ہوں (عمران عامی)۔ اب تک مرے اعصاب پہ محنت ہے مسلط/ اب تک مرے کانوں میں مشینوں کی صدا ہے (تنویر سپرا)۔ دنیا میری زندگی کے دن کم کرتی جاتی ہے کیوں/ خون پسینہ ایک کیا ہے یہ میری مزدوری ہے (منموہن تلخ)۔ لے کے تیشہ اٹھا ہے پھر مزدور/ ڈھل رہے ہیں جبل مشینوں میں (وامق جونپوری)۔ کتنا بعد ہے میرے فن اور پیشہ کے مابین/ باہر دانشور ہوں لیکن مل میں آئل مین (تنویر سپرا)۔ شہر میں مزدور جیسا در بدر کوئی نہیں/ جس نے سب کے گھر بنائے اوس کا گھر کوئی نہیں (نامعلوم)

قاری اندازہ کر سکتا ہے کہ ان اشعار میں مزدور کی زندگی کی سختیوں، محرومیوں اور عظمت کو کس قدر بھرپور انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مزدور اپنی محنت سے دنیا کو آباد کرتا ہے مگر خود بنیادی سہولیات سے محروم رہتا ہے۔ اس کی زندگی مسلسل جدوجہد، فاقہ کشی اور ناانصافی کا شکار رہتی ہے، جہاں موسم، حالات اور نظام سب اس کے خلاف دکھائی دیتے ہیں۔ پھر بھی وہ خود دار ہوتا ہے اور اپنی محنت پر فخر کرتا ہے۔ تو ہمیں بھی چاہیے کہ مزدور کی حق تلفی اور استحصال کے خلاف آواز بلند رکھیں اور اس کے وجود کو پورے وقار کے ساتھ قبول کریں۔ مزدور کی چھٹی کی بھی حالت، بقول افضل خان:

لوگوں نے آرام کیا اور چھٹی پوری کی
یکم مئی کو بھی مزدوروں نے مزدوری کی

ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اس کے حقوق کی بات کریں بلکہ عملی طور پر بھی اس کے حالات بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہی اس دن کا اصل پیغام اور تقاضا ہے۔

☆☆☆☆☆

مزدور

محمد عباس دھالیوال

ہاں! میں مزدور ہوں...
جس نے ابتدا ہی میں اپنے ارمانوں کا گلا گھونٹ کر،
جذبات کا قتل کر کے، زندگی کی ضروریات کو
بمشکل پورا کیا۔
غربت کے درد سہتے سہتے،
اپنی روح تک کو چھلنی کیا!

جس کی محنت کے صدقے، چمنیوں سے نکلتا دھواں
صنعتی گھروں کو خوشحال کرتا رہا۔
لیکن اکثر دولت مندوں نے
میری محنت کی قدر کرنے کے بجائے
ہمیشہ میرا استحصال کیا۔

ہاں! میں مزدور ہوں...
جس نے دیوارِ چین سے لے کر لال قلعہ سمیت
برج خلیفہ تک تعمیر کیے!
جس نے اپنی محبت کا گلا گھونٹ کر،
شاہجہاں اور ممتاز کے عشق کو لازوال بنا دیا۔

ہاں! میں مزدور ہوں...
میرے کئی رنگ اور روپ ہیں،
مگر جسے تقدیر کہتے ہیں،
وہ سب کی ایک جیسی لگتی ہے۔
میں کھیتوں، فیکٹریوں،
زیرِ تعمیر عمارتوں میں موجود ہوں۔

ہاں! میں مزدور ہوں!
میں اکثر سرکاری اور نجی دفاتر میں
حاکموں اور افسروں کی ڈانٹ سننے پر مجبور ہوں۔
قدرتی آفت ہو یا فرقہ وارانہ فساد،
دنیا میں جنگ کا میدان ہو یا کوئی وبا،
میں ہر جگہ صفِ اول میں
اپنی قربانی دینے کے لیے مضبوط کھڑا ہوں!

ہاں! میں مزدور ہوں...!
کہتے ہیں انسان بہت ترقی کر گیا ہے،
چاند پر فتح پا کر، مریخ کی طرف بڑھ گیا ہے۔
مگر میرے لیے آج بھی روزی روٹی کے مسائل بڑے ہیں!
کہتے ہیں آئین میں مزدوروں کے لیے بہت سے حقوق ہیں،
مگر لگتا ہے وہ سب میری پہنچ سے دور ہیں۔
جنہیں حاصل کرنے کے لیے
میرے راستے میں رکاوٹیں اور گڑھے بہت ہیں...!
گڑھے بہت ہیں...!!
گڑھے بہت ہیں...!!!

☆☆☆☆☆

رابطہ: 9855259650

''بندہ مومن کا ہاتھ'' آل انڈیا مومن کانفرنس اور تحریک آزادی کی جامع تاریخ

سہیل انجم

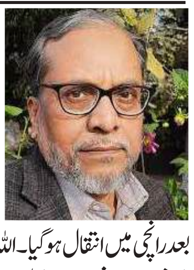

(رانچی یونیورسٹی میں شعبہ اردو کے سابق صدر اور ڈین اور متعدد کتب کے مصنف پروفیسر احمد سجاد کا 26 اپریل کی شب میں طویل علالت کے بعد رانچی میں انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ انھوں نے آل انڈیا مومن کانفرنس کے رہنما مولانا عاصم بہاری کی شخصیت، مومن کانفرنس کی تاریخ اور تحریک آزادی پر بیس برس کی محنت کے بعد ایک ضخیم کتاب ''بندہ مومن کا ہاتھ'' تصنیف کی تھی۔ اس کتاب پر میں نے بہت پہلے ایک تعارفی مضمون لکھا تھا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے)۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے اپنی معرکتہ الآرا نظم مسجد قرطبہ کے ایک بند میں کہا ہے کہ ''ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ۔ غالب و کار آفریں کارکشا کارساز''۔ اس شعر میں انہوں نے ایک سچے مومن کی تعریف بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جو حقیقی مومن ہوتا ہے اس کے کام میں اللہ کی نصرت شامل ہوتی ہے اسی لیے وہ تمام مسائل و مصائب اور دشواریوں و پریشانیوں پر غالب آجاتا ہے اور اس کی کارکشائی و کارسازی پوری دنیا کے لیے نمونہ بن جاتی ہے۔ یہ بات پروفیسر احمد سجاد کی کتاب ''بندہ مومن کا ہاتھ'' پر صادق آتی ہے۔ ادبی دنیا کی معروف اور بزرگ شخصیت، ادیب و دانشور اور متعدد علمی کارناموں کے خالق پروفیسر احمد سجاد نے ایک ایسا علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے جو ہندوستان کی تحریک آزادی اور اس ملک کے ایک پسماندہ طبقے اور محروموں و مجبوروں کی اولوالعزم داستان سے عبارت ہے اور جو اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کے درمیان ایک بیش قیمت اضافہ ہے۔ یہ محض ایک کتاب نہیں، بلکہ تاریخ کا ایک مستند حوالہ ہے اور آل انڈیا مومن کانفرنس اور اس کے بانی مولانا عاصم بہاری کو ایک بھرپور خراج تحسین و خراج عقیدت ہے۔

جو قوم اپنے اسلاف کی قربانیوں اور ان کی خدمات کو یاد نہیں رکھتی اور اس کا تذکرہ گاہے گاہے کرنے سے بھی کتراتی ہے، وہ تاریخ کے اوراق میں گم ہو جاتی ہے۔ اپنے سینے کے داغوں کو تازہ رکھنے کے لیے اور اپنے اجداد کے ایثار کی یادوں کو باقی رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم مختلف سطحوں پر کوشش کرتے رہیں اور اپنے اپنے طور پر یادوں کے چراغ جلاتے رہیں۔ پروفیسر احمد سجاد اس تلخ حقیقت سے آشنا ہیں اور اسی لیے انہوں نے مولانا عاصم بہاری اور ان کے حوالے سے تحریک آزادی اور تاریخ آل انڈیا مومن کانفرنس پر یہ دستاویزی کتاب تصنیف کی ہے۔ گویا انہوں نے ان تمام لوگوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے جن پر بانی کانفرنس کے احسانات ہیں۔ 702 صفحات پر مشتمل یہ گراں مایہ تاریخی دستاویز یوں ہی ہمارے سامنے نہیں آگئی ہے بلکہ اس کے لیے مصنف نے اپنا خون جگر جلایا ہے اور بیس برسوں کی محنت کا یہ پھل ہے۔ پروفیسر احمد سجاد لکھتے ہیں:

''اس تصنیف میں ملک وملت کے ماضی قریب کی تاریخ کا چونکہ ایک اہم اور اچھوتا گوشہ منظر عام پر لایا جا رہا ہے جس کے لیے بیس برسوں کی مسلسل تحقیق وتلاش کے بعد خوش قسمتی سے بہت سا قیمتی مواد بھی فراہم ہو گیا تھا، اس لیے مناسب یہ سمجھا گیا کہ اس تصنیف کو ایک ہی جلد میں جامع انداز میں شائع کیا جائے''۔

اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس کی وجہ تصنیف بھی بیان فرما دی ہے:

''عوامی حافظہ بڑا کمزور ہوتا ہے اس لیے علمی و تاریخی فریضہ ہے کہ اہل علم اور واقف کار ایسے افراد اور اجتماعی کاوشوں کے احسانات کو زندہ رکھیں جنہوں نے انسانیت اور ملک وملت کی بے لوث خدمت کی ہو۔ بالخصوص ایسے ماحول میں جب اچھے خاصے اکابرین ملک وملت کے ناموں کو کھرچ کھرچ کے اجتماعی حافظے سے مٹانے کی منظم کوشش جاری ہو''۔

اس جملے میں جو درد پنہاں ہے اور جو تڑپ نظر آرہی ہے اس کا مشاہدہ کتاب میں جگہ جگہ کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر بنکروں اور دوسرے کمزور و رپسماندہ طبقات کو کس طرح اس طبقے نے جسے ''طبقہ اشرافیہ'' کا نام دیا گیا ہے، مزید محرومیوں کا شکار بنائے رکھا اس کا اندازہ ان جملوں سے ہو جاتا ہے:

''....قدرت نے مولوی علی حسین عاصم بہاری کو غریب اور پسماندہ مسلمانوں کا مسیحا بنا کر اٹھایا۔ انہوں نے واضح طور پر پیش بینی کر لی کہ برادران وطن تو آزادی کی اس جدوجہد میں اپنی ہمہ گیر بیداری کے بنا پر بہت کچھ پالیں گے۔ مگر کل آزاد ہندوستان میں غریب مسلمانوں کا کیا بنے گا....غریب اور پسماندہ مسلمانوں کے پامال شدہ انسانی حقوق سے کسی کو واقعی دلچسپی نہیں۔ جاگیردار، زمیندار اور نام نہاد پیروں نے غریب اور ان پڑھ مسلمانوں کا رہا سہا خون چوس لیا ہے۔ اس ابتر ماحول کے باوجود محض سیاسی آزادی کا کھلونا پسماندہ مسلمانوں کے لیے ہرگز کافی نہیں تھا''۔

پروفیسر احمد سجاد کی یاد میں

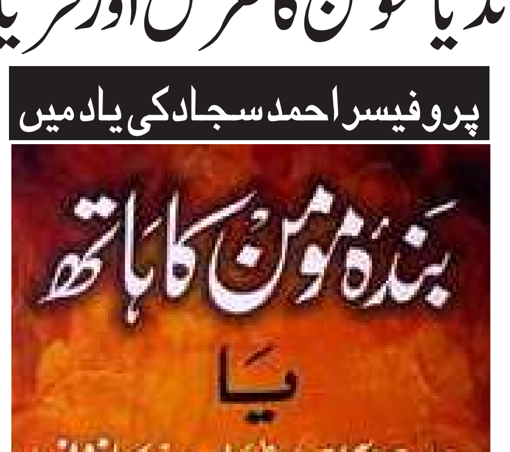

یہ کتاب دراصل کئی قسم کا مواد اپنے دامن میں رکھتی ہے۔ اگر اس کے مواد کی زمرہ بندی کی جائے تو الگ الگ کئی کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ اس میں جہاں مولانا عاصم بہاری کی سوانح حیات ہے، وہیں آل انڈیا مومن کانفرنس کی پوری تاریخ بھی موجود ہے۔ جہاں جنگ آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے وہیں اس تحریک میں مسلمانوں کی شمولیت اور ان کی قربانیوں کو بھی یاد کیا گیا ہے۔ جہاں غریب مسلمانوں کی محرومیوں اور بے چارگیوں کا ذکر ہے وہیں انگریزوں کے مظالم کا بھی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ گویا یہ کتاب جہاں آل انڈیا مومن کانفرنس کے قیام، اس کی سرگرمیوں اور اس کے بانی کی قربانیوں سے عبارت ہے وہیں تحریک آزادی کی ایک مستند تاریخ بھی اس میں پنہاں ہے۔

یہ ایک بے حد معلوماتی تصنیف ہے۔ مثال کے طور پر اس کا علم بہت ہی کم لوگوں کو ہوگا کہ کانگریس کے پرچم میں جو چرخہ بنا ہوا ہے وہ دراصل مومن کانفرنس اور مولانا عاصم بہاری کی دین ہے اور وہ بنکروں اور پارچہ بافوں کی قربانیوں کی یادگار ہے۔ جب مولانا موصوف نے پارچہ بافی کو فروغ دینے کی کوشش کی تو انہوں نے جگہ جگہ ہتھ کرگھا پر تیار کپڑوں کی نمائشیں لگائیں اور کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی داغ بیل ڈالی۔ اسی تسلسل میں انہوں نے مختلف شہروں میں ہینڈلوم کپڑوں کی دکانیں کھلوائیں۔ اور اس طرح اس کی روشنی میں مہاتما گاندھی نے آگے چل کر دستی کپڑے کو کھدر قرار دے کر اس کو ہی پہننے کی تحریک شروع کی اور پارچہ بافی کی مناسبت سے چرخہ کو آزادی کا جزبنا دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ''چونکہ دستکاروں کا سواد اعظم پارچہ بافی سے وابستہ تھا اس لیے گاندھی جی اور کانگریس نے اس کی اہمیت کے پیش نظر کانگریسی پرچم میں چرخے کے نشان کا اضافہ کر دیا''۔ بعد میں اسی مناسبت سے ہندوستان کے قومی پرچم میں بھی چرخے کے چکر کو مرکزی جگہ دی گئی۔ مہاتما گاندھی نے آگے چل کر ہریجنوں کے لیے جو تحریک چلائی اس کی بنیاد بھی عاصم بہاری نے رکھی تھی۔ انہوں نے اپنے زمانے کی پست اقوام کو بیدار کرنے کی مہم شروع کی تھی، جسے آج دلت کہا جاتا ہے۔

بارہ ابواب پر مشتمل اس گراں مایہ علمی سرمایہ کی جس کا پورا نام ''بندہ مومن کا ہاتھ یا تاریخ آل انڈیا مومن کانفرنس، سوانح عمری علی حسین عاصم بہاری'' ہے کی جس قدر ستائش کی جائے کم ہے۔ اس میں آل انڈیا مومن کانفرنس کے نو اجلاسوں کی تفاصیل بھی دستاویزات کے ساتھ موجود ہیں اور مولانا عاصم بہاری کی زندگی بھر کی قربانیوں کا نچوڑ بھی ہے۔ مختلف عنوانات کے تحت لکھتے وقت جزیات پر بھی خاصی توجہ دی گئی ہے۔ مومن کانفرنس کے اجلاسوں کی تیاریوں کے سلسلے میں جوش وجذبات کی بھی عکاسی کی گئی ہے اور اس راہ میں حائل ہونے والی دشواریوں کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف کا شجرہ نسب بھی شامل کیا گیا ہے اور آخر میں ایسے خطوط کی نقول شامل کر دی گئی ہیں جو شائد کہیں اور آسانی سے دستیاب نہ ہو سکیں۔ مومن کانفرنس کے بینر سے صحافتی خدمات اور مختلف مجلوں کی اشاعتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بالکل آخر میں ایسی نادر و نایاب تصاویر ہیں جو کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملیں گی۔ ان میں مولانا عاصم بہاری کی مختلف ادوار کی تصویریں ہیں اور مومن کانفرنس کے تعلق سے بھی کئی تصاویر شامل ہیں۔ اسے ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز ڈویژن مرکز ادب وسائنس (رجسٹرڈ ٹرسٹ) رانچی نے شائع کیا ہے اور اس کی قیمت سات سو روپے ہے۔ تحریک آزادی اور مومن کانفرنس سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک نایاب تحفہ ہے جو ہر علم دوست شخص کے پاس ہونا چاہیے۔ اس کتاب کی اشاعت پر پروفیسر احمد سجاد قابل مبارکباد ہیں۔

کانگریس کا ذات پات پر مبنی مردم شماری میں تاخیر پر سوال

معافی اور وضاحت کا مطالبہ، 'پی ایم مودی ذات پر مبنی سروے کو ملتوی کرنا چاہتے ہیں'، کانگریس نے حکومت پر عائد کیا سنگین الزام

نئی دہلی، (ایجنسی) کانگریس نے جمعرات کو ملک گیر سطح پر ذات پات پر مبنی مردم شماری میں تاخیر پر مرکز پر اپنے حملے تیز کر دیے ہیں، جس میں سینئر لیڈر جے رام رمیش نے حکومت پر اس مسئلے پر ڈرامائی یوٹرن" لینے کا الزام لگایا اور وزیر اعظم نریندر مودی سے وضاحت طلب کی ہے حکومت کی جانب سے آئندہ مردم شماری میں ذات پات پر مبنی گنتی کو شامل کرنے کے اعلان کے ایک سال مکمل ہونے پر جاری ایک تفصیلی بیان میں، رمیش نے کہا کہ آج سے ٹھیک ایک سال پہلے مودی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ پوری آبادی کی ذات پات پر مبنی گنتی مردم شماری کا حصہ ہوگی لیکن ایک پورا سال گزرنے کے باوجود اس بات کی تفصیلات کہ یہ کام کیسے انجام دیا جائے گا، ابھی تک انتظار میں ہیں۔ انہوں نے حکومت کے بدلتے ہوئے موقف کا خاکہ پیش کرتے ہوئے یاد دلایا کہ 21 جولائی 2021 کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے لوک سبھا کو مطلع کیا تھا کہ پالیسی کے طور پر ذات پات کے لحاظ سے آبادی کا شمار نہیں کیا جائے گا۔ رمیش نے ستمبر 2021 میں سپریم کورٹ میں مرکز کی طرف سے دائر کردہ ایک حلف نامے کی طرف بھی اشارہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اس طرح کی مشق کرنے کی کوئی بھی ہدایت حکومت کے پہلے سے کیئے گئے پالیسی فیصلے میں مداخلت کے مترادف ہوگی۔ کانگریس لیڈر

> کانگریس کہا کہ آج سے ٹھیک ایک سال پہلے حکومت نے مردم شماری میں ذات کی بنیاد پر گنتی شامل کرانے کا اعلان کیا تھا لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود اس کے نفاذ کو تعلق سے صورتحال اب بھی غیر واضح بنی ہوئی ہے۔

نے پارٹی صدر ملکارجن کھرگے کی خط و کتابت کا بھی حوالہ دیا جنہوں نے 16 اپریل 2023 کو وزیر اعظم کو خط لکھ کر زور دیا تھا کہ باقاعدہ مردم شماری کے حصے کے طور پر اپ ڈیٹ شدہ ذات پات کی مردم شماری کو شامل کیا جائے۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نے 28 اپریل 2024 کے ایک انٹرویو میں اس مطالبے کو "اربن نکسل" سوچ کی عکاسی قرار دیتے ہوئے اس پر تنقید کی تھی۔ رمیش نے کہا کہ وزیر اعظم اس الزام کے لیے انڈین نیشنل کانگریس کی قیادت سے معافی کے مقروض ہیں اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ وہ ہندوستان کے عوام کو اس پوزیشن میں اچانک تبدیلی کے لیے وضاحت دینے کے پابند ہیں

جب انہوں نے 2025 کو ذات پات پر مبنی گنتی کا اعلان کیا تھا۔ رمیش نے الزام لگایا کہ اعلان کے باوجود بہت کم پیش رفت یا شفافیت نظر آئی ہے اور اس حوالے سے اپوزیشن جماعتوں، ریاستی حکومتوں یا ماہرین کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی گئی کہ اتنی پیچیدہ اور حساس مشق کیسے کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ 5 مئی 2025 کو کھرگے کی جانب سے وزیر اعظم کو بھیجے گئے ایک اور خط کا اعتراف تک نہیں کیا گیا جس میں مجوزہ ذات پات پر مبنی مردم شماری پر خدشات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کانگریس لیڈر نے مزید دعویٰ کیا کہ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سمیت حالیہ پیش رفت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حکومت اس مشق میں تاخیر کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور یہ واضح ہے کہ وزیر اعظم کا ارادہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کو ملتوی کرنے کا ہے۔ ذات پات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ ایک سیاسی طور پر متنازعہ مسئلہ رہا ہے جس میں اپوزیشن جماعتوں کا استدلال ہے کہ باخبر پالیسی سازی اور سماجی انصاف کے اقدامات کے لیے اپ ڈیٹ شدہ ڈیٹا ضروری ہے، جبکہ حکومت ماضی میں انتظامی اور پالیسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے تحفظات کا اظہار کرتی رہی ہے۔

کانگریس جنرل سکریٹری نے سوشل میڈیا پوسٹ میں اپنی بات واضح لفظوں میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''پورا ایک سال گزر چکا ہے، لیکن اب تک یہ صاف نہیں ہے کہ ذات پر مبنی شماری کیسے کی جائے گی۔ اپوزیشن پارٹیوں، ریاستی حکومتوں اور اس موضوع کے ماہرین سے کوئی بات چیت نہیں کی گئی ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''کانگریس صدر کھڑگے نے 5 مئی 2025 کو اس معاملہ پر وزیر اعظم کو از سر نو خط لکھا تھا، لیکن اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔'' انھوں نے بتایا کہ اس خط میں اٹھائے گئے ایشوز آج بھی بامعنی ہیں۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں ختم ہوئے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے بعد یہ مزید واضح ہو گیا ہے کہ وزیر اعظم ذات پر مبنی مردم شماری کو ملتوی کرنے کی منشا رکھتے ہیں۔

زمین کے تنازعات کے حل کے لیے علیحدہ عدالتی نظام کا مطالبہ، سپریم کورٹ میں سماعت شروع

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے زمین اور جائیداد سے متعلق تنازعات کے حل کے لیے ایک علیحدہ ریونیو عدالتی سروس قائم کرنے کے مطالبہ پر مبنی مفاد عامہ کی عرضی پر سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اس عرضی میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو ہدایت دینے کی درخواست کی گئی ہے کہ وہ زمین کے تنازعات کے لیے ایک منظم اور باقاعدہ عدالتی نظام قائم کریں، جس میں فیصلے کرنے والے افسران کے لیے کم از کم قانونی تعلیم اور عدالتی تربیت لازمی ہو۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی کی بنچ نے یہ سماعت وکیل اشونی کمار اپادھیائے کی طرف سے داخل کردہ عرضی پر کی۔ عرضی میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اس وقت ملک میں زمین کے معاملات، جیسے ملکیت، وراثت، قبضہ اور جائیداد کے حقوق، ایسے ریونیو اور چک بندی افسران کے ذریعے طے کیے جا رہے ہیں جن کے پاس نہ تو باقاعدہ قانونی تعلیم ہوتی ہے اور نہ ہی عدالتی تربیت۔ اس صورت حال کو آئین کے آرٹیکل 14، 21 اور 50 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

سماعت کے دوران چیف جسٹس نے ریمارکس دیے کہ معاملہ یقیناً اہم اور دلچسپ ہے لیکن حکومت یہ موقف اپنا سکتی ہے کہ یہ قانون سازی کے دائرے میں آتا ہے۔ اس کے باوجود عدالت نے معاملے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے نوٹس جاری کرتے ہوئے چار ہفتوں کے اندر جواب طلب کر لیا ہے۔ درخواست گزار نے عدالت کو بتایا کہ زمین سے جڑے تنازعات

ملک کے دیہی علاقوں میں سنگین مسئلہ بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف اضلاع کے دوروں کے دوران لوگوں کی سب سے بڑی شکایت یہی سامنے آتی ہے کہ زمین کے مقدمات برسوں تک زیر التوا رہتے ہیں۔ انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک معاملہ گزشتہ چالیس 40 برس سے چک بندی افسر کے سامنے زیر سماعت ہے، جس میں یہ طے ہونا باقی ہے کہ کون سا ہبہ نامہ درست ہے۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک میں تقریباً 66 فیصد دیوانی مقدمات زمین اور جائیداد سے متعلق ہوتے ہیں لیکن ان کا ابتدائی فیصلہ ایسے انتظامی افسران کرتے ہیں جو قانونی تربیت سے محروم ہوتے ہیں۔

اس کے نتیجے میں فیصلوں میں تضاد، تاخیر اور قانونی خامیاں پیدا ہوتی ہیں، جس سے عام لوگوں کو انصاف حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ شہری حقوق جیسے اہم معاملات کا فیصلہ ایسے افسران کے سپرد کرنا جو براہ راست انتظامیہ کے ماتحت ہوں، عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی کے آئینی اصول کے خلاف ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایک آزاد عدالتی ڈھانچہ قائم کیا جائے جو صرف زمین کے تنازعات کی سماعت کرے اور اس کی نگرانی متعلقہ ہائی کورٹ کے تحت ہو۔ یہ معاملہ نہ صرف قانونی نظام کی اصلاح سے جڑا ہے بلکہ کروڑوں لوگوں کی روزمرہ زندگی اور ان کے بنیادی حقوق سے بھی براہ راست تعلق رکھتا ہے، اس لیے اس پر سپریم کورٹ کی سماعت کو انتہائی اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

'نوجوانوں کے آشیانوں کو پولیس راج میں بدل دیا گیا'

لداخ کے نوجوانوں سے ملاقات کے بعد راہل گاندھی کا تبصرہ

نئی دہلی، (ایجنسی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے حال ہی میں لداخ دورہ کے دوران وہاں کے نوجوانوں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مرکز کے زیر انتظام اس خطہ کو درپیش مختلف مسائل پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ملاقات کی ویڈیو راہل گاندھی نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی، جس کے ساتھ انہوں نے ایک بیان بھی جاری کیا ہے، جس میں لداخ کی موجودہ صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اپنے بیان میں راہل گاندھی نے کہا ہے کہ ''لداخ کے نوجوانوں نے مجھے بتایا کہ کس طرح ان کے خوبصورت آشیانوں کو ایک 'پولیس راج' میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ مقامی لوگوں کی آواز کو دبایا جا رہا ہے، ان کے جمہوری حقوق کو کچلا جا رہا ہے اور ان کی زمینوں کے ساتھ ساتھ حساس ماحولیات کو بھی وزیر اعظم نریندر مودی کے قریبی صنعت کار دوستوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

راہل گاندھی نے واضح کیا کہ لداخ کے لوگ ترقی کے خلاف نہیں ہیں، بلکہ وہ روزگار اور صنعتی مواقع چاہتے ہیں۔ لداخ کے نوجوان ایسی ترقی کے حامی ہیں جس سے مقامی آبادی کو براہ راست فائدہ پہنچے۔ ان کے مطابق موجودہ پالیسیوں میں مقامی لوگوں کے مفادات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے اپنے بیان میں امید ظاہر کی کہ مرکزی وزیر داخلہ اپنے مجوزہ دورۂ لداخ کے دوران ان حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور وہاں کی عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کریں گے۔ راہل گاندھی کی اس پوسٹ کے بعد لداخ کی صورتحال ایک بار پھر سیاسی بحث کا موضوع بن گئی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ لداخ میں ترقی، ماحولیات اور مقامی حقوق کے درمیان توازن قائم کرنا ایک بڑا چیلنج ہے، جس کے لیے جامع اور حساس پالیسی سازی کی ضرورت ہے۔

ہندوستان نے آپریشن سندور کو اپنی شرائط اور اپنے منتخب کردہ وقت پر انجام دیا

جب تک دہشت گردی موجود رہے گی، یہ اجتماعی امن، ترقی اور خوشحالی کو چیلنج کرتی رہے گی، راجناتھ کا قومی سلامتی کانفرنس سے خطاب

نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ آپریشن سندور نے دنیا کو واضح پیغام دیا ہے کہ ہندوستان اپنی سرزمین پر دہشت گردانہ حملوں کے بعد اب محض سفارتی بیانات جاری کرنے کی پرانی ذہنیت تک محدود نہیں ہے، بلکہ آگے بڑھ کر فیصلہ کن کارروائی کے لیے پرعزم ہے راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو یہاں ایک قومی سلامتی سے متعلق ایک چوٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے واضح موقف اپنایا ہے کہ کسی بھی صورت حال میں دہشت گردی کی کوئی بھی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے سرجیکل اسٹرائیک، فضائی حملوں اور آپریشن سندور کو دہشت گردی کے خلاف حکومت کے پختہ عزم کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "دہشت گردی ایک بگڑی ہوئی اور ذہنی خلل والی ذہنیت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ انسانیت پر ایک سیاہ دھبہ ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف قومی سلامتی کا معاملہ نہیں ہے، یہ بنیادی طور پر انسانی اقدار کے تحفظ کی جنگ ہے۔ یہ ایک وحشیانہ نظریے کے خلاف جدوجہد ہے جو ہر انسانی قدر کے براہ راست مخالف کھڑی ہے۔ ہم نے اس ہندوستانی نقطہ نظر کو ملک کے اندر اور بیرون ملک واضح طور پر پیش کیا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ جب تک دہشت گردی موجود رہے گی، یہ اجتماعی امن، ترقی اور خوشحالی کو چیلنج کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا، دہشت گردی کو مذہبی رنگ دے کر یا اسے نکسل ازم جیسے پرتشدد نظریات سے جوڑ کر جائز قرار دینے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ہے اور ایک طرح سے دہشت گردوں کو ڈھال فراہم کرتا ہے تاکہ وہ آہستہ آہستہ اپنے مقصد کی طرف بڑھ سکیں۔ دہشت گردی صرف ملک دشمن فعل نہیں ہے، اس کے کئی پہلو ہیں بی آپریشنل، نظریاتی اور سیاسی۔ اس سے اسی وقت نمٹا جا سکتا ہے جب ہم ان تمام پہلوؤں پر کام کریں۔ پاکستان کی جانب سے دہشت گردی کی مسلسل حمایت پر راج ناتھ سنگھ نے کہا، "ہندوستان اور پاکستان دونوں نے ایک ہی وقت میں آزادی حاصل کی تھی۔ تاہم آج ہندوستان کو عالمی سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے لیے جانا جاتا ہے، جب کہ پاکستان کو ایک الگ قسم کے آئی ٹی یعنی بین الاقوامی دہشت گردی کا مرکز مانا جاتا ہے۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کو ہندوستانی مسلح افواج کے اتحاد اور ہم آہنگی کی بہترین مثال قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی بری فوج، ہندوستانی بحریہ اور ہندوستانی فضائیہ نے متحد ہو کر اور مربوط منصوبہ بندی کے تحت کام کیا، جس سے یہ واضح ہو گیا کہ ہندوستان کی فوجی طاقت اب الگ الگ حصوں میں کام نہیں کرتی، بلکہ یہ ایک متحدہ، مربوط اور عالمی طاقت کے طور پر ابھری ہے۔

مسٹر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے آپریشن سندور کو اپنی شرائط اور اپنے منتخب کردہ وقت پر انجام دیا، اور اسے مکمل طور پر اپنی شرائط پر ہی روکا۔ انہوں نے کہا، "اس مہم کے دوران ہم نے انتہائی درستگی کے ساتھ صرف ان لوگوں کو نشانہ بنایا جنہوں نے ہمارے خلاف حملہ کیا تھا۔ ہم نے مہم اس لیے نہیں روکی کہ ہماری صلاحیتیں ختم ہو گئی تھیں یا کم ہو گئی تھیں۔ ہم نے اسے مکمل طور پر اپنی شرائط پر ختم کیا۔ ہم طویل عرصے تک جدوجہد جاری رکھنے کے لیے پوری طرح تیار تھے۔ ہمارے پاس ضروری اضافی صلاحیت اور اچانک بحران کے وقت اپنی صلاحیتوں کو تیزی سے بڑھانے کی اندرونی طاقت موجود ہے۔"

اقلیتوں کی ہمہ گیر ترقی اولین ترجیح: ڈاکٹر شری وتس

نئی دہلی، (یواین آئی) وزارتِ اقلیتی امور نے جامع ترقی، تعلیم، ہنرمندی کے فروغ (اسکل ڈیولپمنٹ)، بنیادی ڈھانچے اور فلاحی اقدامات کے ذریعے اقلیتی برادریوں کو بااختیار بنانے کے لیے مرکز اور ریاست کے درمیان ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ وزارتِ اقلیتی امور نے آج بتایا کہ وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر شری وتس شری کرشنا نے کرناٹک حکومت کے ساتھ وزارت کی اہم اسکیموں جیسے پی ایم جے وی کے، پی ایم وکاس، اسکالرشپس، امید اور سماجی و اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے مقصد سے شروع کیے گئے دیگر اقدامات کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اہم میٹنگ کی۔ اس دوران منصوبوں پر عمل درآمد میں تیزی لانے اور نچلی سطح پر شفاف طریقے سے اسکیموں کے فوائد کی فوری رسائی کو یقینی بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر شری وتس شری کرشنا نے تمام متعلقہ حکام کو جاری منصوبوں میں تیزی لانے کی ہدایت دی اور ریاستی حکومت کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ وزارت کی مختلف اسکیموں کے تحت نئے منصوبوں کے لیے اختراعی اور موثر تجاویز پیش کرے۔

الور: کار میں آگ لگنے سے ایک ہی خاندان کے 5 افراد سمیت 6 جاں بحق

الور، (یواین آئی) راجستھان کے ضلع الور میں دہلی ممبئی ایکسپریس وے پر بدھ کی رات ایک خوفناک حادثہ پیش آیا، جہاں ایک کار میں اچانک آگ لگنے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد سمیت چھ افراد جاں بحق ہو گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سدھیر چودھری نے جمعرات کو بتایا کہ لکشمن گڑھ تھانہ علاقے کے موج پور چینل پر پیش آنے والے اس واقعے میں شدید زخمی ہونے والے ڈرائیور ونود نے بھی آج جے پور کے ایس ایم ایس اسپتال میں دم توڑ دیا۔ ڈرائیور 90 فیصد تک جھلس چکا تھا، جس کے بعد اس حادثے میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر چھ ہو گئی ہے۔ پولیس کے مطابق متاثرہ خاندان کا تعلق ریاست مدھیہ پردیش کے ضلع شیوپور کے گاؤں چین پورہ سے تھا۔ یہ خاندان وشنو دیوی کے درشن کے بعد واپس اپنے گھر جا رہا تھا کہ واپسی کے سفر کے دوران یہ قیامت خیز حادثہ پیش آیا۔ بدھ کی رات کار میں آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ اس میں سوار خاندان کے پانچ افراد کو نکلنے کا موقع نہ مل سکا اور وہ موقع پر ہی جھلس کر جاں بحق ہو گئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی لکشمن گڑھ پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موقع پر پہنچے تھے۔

آئی-پیک کے ڈائریکٹر ونیش چندیل کو ملی ضمانت، عدالت میں ای ڈی نے نہیں کی مخالفت

نئی دہلی۔ انڈین پولیٹیکل ایکشن کمیٹی (آئی-پیک) کے ڈائریکٹر ونیش چندیل کو جمعرات کو دہلی کی پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے منی لانڈرنگ معاملے میں ضمانت دے دی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے چندیل کی ضمانت کی مخالفت نہیں کی ہے۔ اس پورے واقعہ میں سب سے زیادہ توجہ دینے والی بات ضمانت کی ٹائمنگ ہے۔ چندیل کو یہ راحت مغربی بنگال میں ووٹنگ ختم ہونے کے اگلے روز ملی ہے۔ واضح رہے کہ ونیش چندیل کو باقاعدہ ضمانت ملنے سے عین قبل قانونی محاذ پر ایک دھچکا لگا تھا۔ گزشتہ منگل (28 اپریل) کو دہلی کی پٹیالہ ہاؤس کورٹ کی ایڈیشنل سیشن جج شیفالی برنالا ٹنڈن نے ان کی عبوری ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ چندیل نے اپنی 74 سالہ والدہ (جو ڈیمنشیا کے مرض میں مبتلا ہیں) کی بگڑتی ہوئی صحت کا حوالہ دیتے ہوئے عبوری ریلیف مانگی تھی، لیکن عدالت نے کہا تھا کہ پی ایم ایل اے جیسے سنگین معاشی جرائم میں صرف عام انسانی ہمدردی کی بنیاد راحت کے لیے کافی نہیں ہیں۔ حالانکہ ان کی باقاعدہ ضمانت کی درخواست عدالت میں زیر التوا تھی، جس پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے اب انہیں ضمانت دے دی ہے۔

عدالت نے سماعت کے دوران اس بات پر غور کیا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے چندیل کی ضمانت عرضی کی مخالفت نہیں کی۔ معاملے کے تفتیشی افسر نے عدالت کو بتایا کہ ونیش چندیل تحقیقات کے دوران اپنی مرضی اور بامقصد طریقے سے تحقیقاتی ایجنسی کی مدد کر رہے ہیں۔ حالانکہ ای ڈی نے عدالت سے یہ ضرور کہا کہ ضمانت دیتے وقت چندیل پر کچھ شرائط لگائی جانی چاہئیں۔ عدالت کے ذریعہ عائد کردہ شرائط کے مطابق وہ معاملے سے منسلک ثبوتوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی چھیڑ چھاڑ نہیں کریں گے۔ وہ گواہوں کو ڈرانے یا متاثر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کریں گے۔ انہیں تحقیقات میں مکمل طور سے تعاون کرنا ہوگا اور طلب کیے جانے پر تمام ضروری تفصیلات مہیا کرانے ہوں گے۔

این سی پی نے ذیشان صدیقی کو قانون ساز کونسل کیلئے نامزد کیا

ممبئی، (یواین آئی) مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی ایک نشست کو لے کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے اندر جاری تعطل بالآخر ختم ہو گیا ہے اور پارٹی قیادت نے نوجوان رہنما اور سابق رکن اسمبلی ذیشان صدیقی کو اس نشست کے لیے باضابطہ امیدوار نامزد کر دیا ہے۔ یہ اعلان ممبئی میں واقع دیوا گیری رہائش گاہ پر رات دیر تک جاری رہنے والی اہم میٹنگوں کے بعد سامنے آیا۔ ذرائع کے مطابق امیدوار کے انتخاب سے قبل پارٹی قیادت نے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور مہایوتی اتحاد کے دیگر اتحادیوں سے بھی مشاورت کی۔ اگرچہ پارٹی کے کچھ سینئر رہنما دیگر ناموں کی حمایت کر رہے تھے، تاہم آخر کار اتفاق رائے ذیشان صدیقی کے حق میں قائم ہو گیا۔ باندرہ مشرق سے سابق رکن اسمبلی ذیشان صدیقی کو پارٹی کا ایک اہم نوجوان اور اقلیتی چہرہ مانا جاتا ہے۔ حالیہ اسمبلی انتخابات میں شکست کے باوجود وہ تنظیمی سطح پر مسلسل متحرک رہے، جس کے باعث ان کی یہ نامزدگی پارٹی کی جانب سے ایک اہم سیاسی حکمت عملی اور دوبارہ موقع فراہم کرنے کے طور پر دیکھی جا رہی ہے۔

دہلی-این سی آر میں پھر بدلا موسم

کئی مقامات پر تیز ہواؤں کے ساتھ بارش، یمنا وِہار میں ژالہ باری

نئی دہلی۔ (ایجنسی) راجدھانی دہلی اور این سی آر میں آج پھر موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ تیز ہوائیں چلنے کے بعد لوگوں کو گرمی سے راحت مل گئی ہے، لیکن ٹریفک نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔ غازی آباد اور شمال مشرقی دہلی کے کئی علاقوں میں زبردست بارش کے ساتھ ژالہ باری بھی دیکھنے کو ملی ہے۔ سیلم پور، یمنا وِہار اور غازی آباد کے کئی علاقوں میں موٹے موٹے برف کے ٹکڑے گرتے نظر آئے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ کچھ گھنٹوں میں دہلی اور آس پاس کے علاقوں میں ہلکی سے درمیانہ درجہ کی بارش کا الرٹ جاری کیا ہے۔ کچھ مقامات پر تیز ہواؤں کے ساتھ برف باری بھی ہو سکتی ہے۔ دہلی کے دلشاد گارڈن، سیما پوری، سیلم پور، شاہدرہ، وویک وِہار، پریت وِہار، سول لائنس، کشمیری گیٹ، لال قلعہ، راجیو چوک، آئی ٹی او، انڈیا گیٹ، اکشر دھام، نہرو اسٹیڈیم، لاجپت نگر، کالکا جی، تغلق آباد اور آس پاس کے علاقوں میں آندھی بارش و ژالہ باری کا امکان ہے۔ دہلی، نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا، غازی آباد سمیت این سی آر کے کئی علاقوں میں دوپہر بعد آسمان میں بادلوں کی گرج کے درمیان تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ موسم کی اس تبدیلی سے درجہ حرارت میں کمی محسوس کی گئی۔ محکمہ موسمیات نے پہلے ہی اپنی پیشین گوئی میں 30 اپریل کو جزوی طور سے بادل چھائے رہنے اور شام کے وقت بوندا باندی و ہلکی بارش کا امکان ظاہر کیا تھا۔ آئی ایم ڈی نے بتایا تھا کہ دہلی-این سی آر میں تیز سطحی ہوائیں چلیں گے اور اس کی رفتار 40-45 کلومیٹر فی گھنٹہ رہنے کی امید ہے۔ کچھ مقامات پر ہواؤں کی رفتار 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا اندازہ ظاہر کیا گیا تھا۔ محکمہ موسمیات نے بدلتے موسم کو دیکھتے ہوئے آرینج الرٹ بھی جاری کر دیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ موسم میں یہ تبدیلی مغربی اضطراب کی وجہ سے دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس مغربی اضطراب کی وجہ سے ہی گزشتہ روز بھی شمالی ہند میں ٹھنڈی ہوائیں چلنے کے ساتھ ہلکی بارش ہوئی تھی۔

بہار میں بی جے پی کا وزیر اعلیٰ بنتے ہی 'نام بدلنے کا کھیل' شروع

چڑیا گھر اور ڈیری انسٹی ٹیوٹ سے سنجے گاندھی کا نام ہٹا

نئی دہلی، (ایجنسی) دیگر بی جے پی حکمراں ریاستوں کی طرح اب بہار میں بھی 'نام بدلنے کا کھیل' شروع ہو گیا ہے۔ بہار میں پہلی بار بی جے پی کا کوئی لیڈر وزیر اعلیٰ بنا ہے، اور اس کے ساتھ ہی حکومت کے فیصلوں پر بی جے پی نظریات کا عکس بھی صاف دکھائی دینے لگا ہے۔ وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی قیادت والی حکومت نے پٹنہ واقع تاریخی چڑیا خانہ اور ڈیری ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹ کے نام بدلنے کا اعلان کر دیا ہے۔ چڑیا خانہ اور انسٹی ٹیوٹ کے نام پہلے سنجے گاندھی کے نام پر ہوا کرتے تھے، لیکن اب حکومت نے ان دونوں کے نام تبدیل کر دیے ہیں۔ دی گئی جانکاری کے مطابق 'سنجے گاندھی بایولوجیکل پارک' کا نام بدل کر حکومت نے اب 'پٹنہ زو' اور 'سنجے گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیری ٹیکنالوجی' کا نام بدل کر 'بہار اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈیری ٹیکنالوجی' کر دیا ہے۔ سمراٹ کابینہ کی میٹنگ میں بدھ کے روز نام بدلنے کے ان تجاویز پر مہر لگ گئی۔ پٹنہ کے بیلی روڈ کے پاس واقع چڑیا خانہ سال 1973 میں عام لوگوں کے لیے کھولا گیا تھا، اور تب سے ہی یہ سیاحوں کی کشش کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بہار حکومت کی طرف سے چلائے جانے والے اس چڑیا گھر کا نام سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے بڑے بیٹے سنجے گاندھی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ 153 ایکڑ میں پھیلے اس چڑیا گھر میں 110 سے زیادہ اقسام کے 800 سے زائد جانور ہیں۔ اسی طرح سنجے گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیری ٹیکنالوجی، پٹنہ کو آئی سی اے آر سے منظوری حاصل ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کا قیام بہار حکومت نے 1980 میں کیا تھا۔ یہاں ڈیری ٹیکنالوجی میں بی ٹیک اور ایم ٹیک جیسے کورسز چلائے جاتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اندرا گاندھی کے بیٹے سنجے گاندھی کانگریس کے لیڈر تھے۔ سنجے گاندھی کی اہلیہ مینکا گاندھی بی جے پی میں ہیں اور اتر پردیش سے لوک سبھا رکن بھی رہ چکی ہیں۔ سنجے گاندھی کے بیٹے ورون گاندھی بھی بی جے پی میں ہی ہیں اور ایک وقت پارٹی کے فائر برانڈ لیڈروں میں شمار کیے جاتے تھے۔

اسمبلی انتخابات: ووٹوں کی گنتی مراکز پر حفاظتی انتظامات سخت، کیو آر کوڈ شناختی نظام نافذ کرنے کا اعلان

نئی دہلی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ووٹوں کی گنتی مراکز پر کیو آر کوڈ پر مبنی فوٹو شناختی نظام نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کمیشن کے بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ نظام غیر مجاز داخلے کو روکنے اور گنتی کے عمل کو منظم بنانے کے لیے متعارف کرایا جا رہا ہے، جو ای سی آئی نیٹ پلیٹ فارم کے تحت کام کرے گا۔ بیان میں بتایا گیا کہ یہ نظام 4 مئی 2026 کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی سے نافذ ہوگا۔ اس میں آسام، کیرالہ، تمل ناڈو، مغربی بنگال اور پڈوچیری کے اسمبلی انتخابات کے ساتھ پانچ ریاستوں کے سات اسمبلی حلقوں میں ہونے والے ضمنی انتخابات شامل ہیں۔ مزید کہا گیا ہے کہ مستقبل میں اسے لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے دیگر انتخابات میں بھی نافذ کیا جائے گا۔ الیکشن کمیشن نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ اقدام حالیہ عرصے میں کیے گئے اصلاحی اقدامات کا حصہ ہے۔ اس سے پہلے بلاک سطح کے افسران کے لیے بھی کیو آر کوڈ پر مبنی شناختی کارڈ متعارف کرائے جا چکے ہیں۔ بیان کے مطابق ووٹوں کی گنتی مراکز پر شناخت کی تصدیق کے لیے تین سطحی سکیورٹی نظام نافذ کیا جائے گا۔ ابتدائی دو سطحوں پر روایتی فوٹو شناختی کارڈ کی جانچ ہوگی، جو ریٹرننگ افسران جاری کرتے ہیں، جبکہ آخری سطح پر داخلہ صرف کیو آر کوڈ اسکیننگ کے بعد ممکن ہوگا۔ کمیشن نے بتایا کہ یہ شناختی نظام ان تمام افراد پر لاگو ہوگا جنہیں گنتی مراکز اور گنتی کمروں میں داخلے کی اجازت دی جاتی ہے، جن میں ریٹرننگ افسران، اسسٹنٹ ریٹرننگ افسران، گنتی عملہ، تکنیکی اسٹاف، امیدوار اور ان کے ایجنٹ شامل ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ میڈیا نمائندوں کے لیے ہر گنتی مرکز پر ایک الگ میڈیا سینٹر قائم کیا جائے گا، جبکہ ان کا داخلہ پہلے کی طرح مجاز اجازت ناموں کے ذریعے ہی ہوگا۔

صرف چھ ماہ میں ہی این ڈی اے حکومت سے عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے: تیجسوی یادو

پٹنہ، (یواین آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر اور اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) حکومت پر حملہ کرتے ہوئے جمعرات کے روز کہا کہ محض چھ ماہ کے اندر ہی ریاست کے عوام حکومت سے بیزار ہو چکے ہیں مسٹر یادو نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد چھ ماہ کے اندر ہی ریاست نے دو وزرائے اعلیٰ دیکھ لیے، جس سے حکومت کے استحکام اور سمت پر سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس مدت کے دوران حکومت کا تقریباً 46.03 فی صد وقت ضائع ہو گیا، جب کہ اب تک نہ تو واضح پالیسیاں طے ہو سکی ہیں اور نہ ہی کوئی ٹھوس پروگرام سامنے آیا ہے۔

شاہ اسماعیل راج شاہی زاہدی رح کے عرس مبارک کا آغاز

سہارنپور (احمد رضا) قمری تاریخ 13 ذوالقعدہ سے جس عظیم المرتبت شخصیت کا عرس مبارک آج سے شروع ہوگیا ہے دنیا اس نیک صفت اور صوفیانہ صحبت والے زاہد کو قطب دوراں صوفی باصفا فقیر کامل حضرت سید صوفی محمد اسماعیل شاہ صاحب زاہدی قادری راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی پہچانتی اور یاد کرتی ہے آپ خانوادہ زاہدیہ و سلسلہ راج شاہیہ کی عظیم المرتبت شخصیات میں سے ہیں اللہ پاک نے اپ کو مقام قطبیت پر فائز فرمایا تھا اپ کی ولادت 1306 ہجری مطابق 1889 عیسوی بمقام الدھن شریف ضلع میرٹھ اتر پردیش میں ہوئی اپ حسینی جعفری سادات ہیں اپ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی 35 ویں پشت میں اتے ہیں اپ کا شجرہ نسب حضرت سید فخر الدین کبیر زاہدی مخدوم شاہ ولایت میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتا ہوا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جا ملتا ہے اپ کے خاندان میں نسل در نسل بہت بڑے بڑے اولیا کرام ہوئے اپ کے جد امجد حضرت سید شہاب الدین کبیر زاہدی رحمۃ اللہ علیہ 40 سال تک امام کعبہ رہے اپ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے استاد تھے اپ کو ہندوستان جانے کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہوئی اپ 650 ہجری مطابق 1250 عیسوی میں آپ یہاں ہندوستان تشریف لائے، یاد رہے کہ حضرت سید صوفی محمد اسماعیل شاہ صاحب کے والدین کیونکہ راج شاہی سلسلے کے امام قطب عالم حضرت میاں راج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرید تھے اس لیے اپ بھی حضرت میاں راج شاہ صاحب کے بڑے صاحبزادے مجدد وقت حضرت مولانا عبداللہ شاہ راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہوئے اپ کو پہلی خاندانی خلافت اپ کے والد عارف کامل حضرت سید عبدالجلیل زاہدی راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمائی ان کے بعد اپ کے پیر و مرشد نے اپ کو قادری راج شاہی سلسلے کے خلافت و اجازت سے نوازہ حضرت راج شاہ صاحب نے اپ کو بے پناہ روحانی فیض عطا فرمایا اپ بہت عابد و زاہد متقی پرہیزگار تھے اپ کا چہرہ مبارک بہت نورانی تھا اپ روزانہ رات میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور اللہ عزوجل کے اسم مبارک کی ضرب لگاتے تھے اپ سنت رسول کے بہت پابند تھے اپ ہمیشہ شریعت کے مطابق عمل کرتے تھے اور شریعت پر چلنے کی نصیحت کرتے رہتے تھے اپ بہت سخی تھے کبھی کسی کو اپنے دروازے سے خالی نہیں لوٹاتے تھے اپ بہت بڑے عاشق رسول تھے، اپ اہل بیت رسول وصحابہ کرام سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، اولیاء کرام کی محبت تو اپ کو گھٹی میں ہی ملی تھی، اپ کی بے شمار کرامات ہیں اپ کی مریدین کی تعداد کافی ہیں اپ کے زیادہ تر مریدین سہارنپور شیخ پورہ میرٹھ بریلی چندوسی اور الدھن شریف میں ہوئے ہیں، اپ کا نکاح حضرت سید محمد حسن صاحب راج شاہی کے صاحبزادی سیدہ جعفری بیگم رحمۃ اللہ علیہا سے ہوا اپ کے دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئی اپ کے دو صاحبزادے فخر الاولیاء حضرت سید محمد اسحاق راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد یونس راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اپ کے واحد خلیفہ اپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید اسحاق صاحب راج شاہی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اپ کا وصال 13 ذوالقعدہ 1398 ہجری مطابق 17 اکتوبر 1978 عیسوی بروز منگل بوقت 1 بجے دوپہر ہوا اگلے روز اپ کے وصیت کے مطابق اپ کو آپ کی والدہ حضرت سیدہ امتیاز فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کے قدموں میں اپ کے باغ میں سپرد بہشت کیا گیا اپ کا مزار پر انوار الدھن شریف ضلع میرٹھ اتر پردیش مرجع خلائق ہے، اس وقت اپ کے خاندان میں اپ کے پوتے حضرت سید محمد غوث معراج صاحب زاہدی قادری راج شاہی اور اپ کے پرپوتے سید محمد حسین زاہدی قادری راج شاہی اپ کے سلسلے کو چلا رہے ہیں اور خانوادہ زاہدیہ اسماعیلیہ و سلسلہ راج شاہیہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں دن رات لگے ہیں، اللہ عزوجل ہمیں ان بزرگوں کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور ہمیں ان کے مشن پر چل کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

شہید آیت اللہ سید حسین علی خامنہ ای کے چہلم کی مجلس کو پولیس سے اجازت نہیں ملنے پر منسوخ کیا گیا

دیوبند، 30/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) پولیس انتظامیہ نے 30 اپریل 2026 کو تھیتکی گاؤں میں واقع عزاخانہ ابوطالب میں ایران کے سپریم لیڈر شہید آیت اللہ سید حسین علی خامنہ ای کے چہلم کی مجلس کے اہتمام کی اجازت نہیں دی، جس کے سبب مجلس منسوخ کر دی گئی۔ پولیس انتظامیہ کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر اپنی برہمی کا اظہار کرتے ہوئے سابق ریاستی وزیر سید عیسی رضا نقوی نے کہا کہ چہلم کے پروگرام کو منسوخ کرنا ایک انتہائی افسوسناک اور پریشان کن صورتحال ہے جو قانوناً اور اخلاقاً غلط اور ظالمانہ اقدام ہے جس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کی تشہیر بڑے پیمانے پر ہو چکی تھی، چنانچہ سیکڑوں افراد لکھنؤ، امروہہ، بریلی، ممبئی، بہار، حیدر آباد اور اتراکھنڈ وغیرہ سے دیوبند کے لئے اپنا ٹکٹ بنوا چکے تھے۔ ساتھ ہی ایرانی کلچرل ہاؤس دہلی سے ولی فقیہ کے نمائندہ آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی، آل انڈیا شیعہ پرسنل لاء بورڈ لکھنؤ کے ترجمان مولانا مرزا یعسوب عباس، مولانا سید تقی حیدر نقوی دہلی، مولانا سید مراد رضا رضوی پٹنہ، مولانا سید ثقلین باقری لکھنؤ اور سابق ریاستی وزیر اتراکھنڈ علی حیدر زیدی دیوبند کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ پولیس انتظامیہ کے اس فیصلے نے ان سب لوگوں کو نہ صرف مایوس کیا ہے بلکہ ٹیکسیوں کی ایڈوانس بکنگ اور ٹرینوں کے ٹکٹ کی منسوخی کی وجہ سے انھیں خاصا مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے۔ اسی طرح پروگرام میں شرکت والے سابق سوچنا آیوکت اتر پردیش حافظ محمد عثمان، سید قمر حسین رضوی دہلی، بھیم آرمی کے قومی صدر ونے رتن سنگھ، مفتی محمد زاہد حسین مظفر نگر، سابق وزیر داخلہ اتر دیش سعید الزماں اور سابق رکن اقلیتی کمیشن یوپی مفتی ذوالفقار علی سمیت مجلس میں شرکت کرنے والے متعدد رہنماؤں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے، ساتھ ہی مغربی اتر پردیش اور دیگر اضلاع سے جو مومنین پروگرام میں شرکت کرنے والے تھے اس کا نقصان بھی ان کے حصہ میں گیا ہے۔ سید عیسی رضا نقوی نے آگے کہا کہ چہلم کی مجلس میں حکومت مخالف کوئی سرگرمی یا احتجاج نہیں ہونا تھا، صرف ایصال ثواب کے لئے پروگرام کیا جانا تھا جس میں جمع ہو کر قرآن خوانی کی تقریب ہونا تھی باوجود اس کے پروگرام کی اجازت نہ دیا جانا سمجھ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ منتظمہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ انتظامیہ کے اس طرح کے اقدامات کے آگے سپر نہیں ڈالے گی اور ملتوی شدہ پروگرام کو دوبارہ منعقد کیا جائیگا، سید عیسی رضا نقوی نے پروگرام کی منسوخی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے آئندہ کوئی رکاوٹ نہیں کھڑی کی جائے گی۔ انہوں نے کمیٹی کی جانب سے مومنین سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان رکاوٹوں اور مشکلات سے ہرگز بھی مایوس نہ ہوں بلکہ جرائت اور حوصلے کے ساتھ کمیٹی کی جانب آنے والے اعلانات کا اسی طرح خیر مقدم کریں، جس طرح کہ وہ اب تک کرتے رہے ہیں۔

آر کے پبلک اسکول دیوبند میں مختلف تعلیمی سرگرمیوں کا انعقاد

دیوبند، 30 / اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) طلباء کی ہمہ جہت ترقی کے لئے آر کے پبلک اسکول دیوبند میں مختلف تعلیمی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بچوں نے جوش وخروش سے حصہ لیا اور اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ جماعت چھ سے آٹھ تک کے طلباء کے لیے پوسٹر سازی کا مقابلہ ہوا جس میں طلباء نے یوم مزدور کی مناسبت سے مختلف پوسٹرز بنائے۔ نویں سے گیارہویں جماعت کے طلباء کے لئے رائٹنگ اسکل پر مرکوز تحریری سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بچوں نے ماں (والدہ) کے موضوع پر اپنے جذباتی خیالات کا تحریری طور پر اظہار کیا۔ پلے سے لے کر یو کے جی تک کے بچوں نے بھی مختلف مقابلوں میں حصہ لیا، گیت اور کویتائیں پیش کیں ساتھ ہی ڈانس پرفارمنس بھی دی۔ پرنسپل مونیکا کپور اور اساتذہ نے تمام طلباء کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسی سرگرمیاں بچوں کی ذہنی، جسمانی اور تخلیقی نشو ونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

سلطان پور: شدید طوفان سے 7 افراد ہلاک

سلطان پور: 30 اپریل (پی این ایس) بدھ کے روز ضلع میں ایک شدید طوفان آیا، جس کے نتیجے میں سات افراد جاں بحق اور 21 دیگر زخمی ہو گئے۔ طوفان کے باعث بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید نقصان پہنچا؛ 50 سے زائد ٹرانسفارمر اور کئی بجلی کے کھمبے ٹوٹ گئے، جس سے بجلی کی فراہمی میں بڑی رکاوٹ پیدا ہوگئی۔

ضلع مجسٹریٹ اندرجیت سنگھ نے بتایا کہ مرمت کا کام جاری ہے اور صورتحال سے نمٹنے کے لیے بجلی محکمہ کو متحرک کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دوپہر تقریباً 3 بجے ایک بہت شدید طوفان آیا، جس میں سات افراد جاں بحق اور 21 زخمی ہوئے۔ طوفان کے باعث بجلی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی، 50 سے زائد ٹرانسفارمر اور کئی کھمبے ٹوٹ گئے۔ بجلی محکمہ اس معاملے پر کارروائی کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکام متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ دلانے کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں اور تمام ٹیمیں امدادی سرگرمیوں میں پوری طرح مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم معاوضے کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں، پوری ٹیم متحرک ہے۔

مصنوعی ذہانت آج کی ضرورت ہے: پروفیسر جمال احمد صدیقی

شعبۂ اردو سی سی ایس یونیورسٹی میں ''زبانوں کے فروغ میں AI کا حصہ'' موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 30/ اپریل 2026ء مصنوعی ذہانت آج کی ضرورت ہے۔ ہمیں سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دماغ دیا ہے کیا اس پر کوئی ٹیکنالوجی حاوی ہوسکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت صرف کمپیوٹر سے آگے کی چیز ہے۔ مصنوعی ذہانت وہ ٹیکنالوجی ہے جو ہمارے دماغ کو چلانے میں مدد کرتی ہے مگر ہمیں اسے اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے۔ یہ الفاظ تھے پروفیسر جمال احمد صدیقی کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے زیر اہتمام منعقد ''زبانوں کے فروغ میں AI کا حصہ'' موضوع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اے آئی کا استعمال ہم اپنے کام کو آسان کرنے کے لیے کر سکتے ہیں، مصنوعی ذہانت کو زبان کا کیا معلوم؟ اے آئی کی ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ جو رزلٹ یہ دیتا ہے اس پر ہم پورا یقین نہ کریں اور اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر جمال احمد صدیقی [صدر شعبۂ لائبریری سائنس، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی] نے شرکت فرمائی اور مہمانانِ اعزازی کے بطور ڈاکٹر عبد الحئی [صدر شعبۂ اردو، گیا کالج، بہار] اور ڈاکٹر جاوید رسول [اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، کشمیر] نے آن لائن شرکت کی۔ جب کہ مقالہ نگار کے بطور جاوید رسول، کشمیر نے پروگرام میں شرکت کی اور مقررین کے بطور لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں۔ استقبالیہ اور تعارفی کلمات ڈاکٹر شاداب علیم اور نظامت کے فرائض شعبے کی ریسرچ اسکالر سیدہ مریم الٰہی نے انجام دیے۔ پروگراک کا تعارف پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ اگر ہم مصنوعی ذہانت کے نقصان کی بات کریں تو اس کے زندگی پر منفی اثرات بھی پڑتے ہیں، تحقیق کرنے کی صلاحیت میں کمی، نوکریوں کا خاتمہ اور جعلی معلومات کا ڈر ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی دورائے نہیں کہ مصنوعی ذہانت ایک انقلابی تحریک ہے جو ہماری ذہانت میں مدد کرتی ہے۔ نئی نئی چیزوں کا تلاش کرنا آسان ہوگیا ہے۔ اس موقع پر معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ بی۔ اے اور ایم۔ اے کے طالب علموں کے علاوہ کسی بھی کلاس کے طلبا کے لیے AI بہت اہم ہے۔ AI آج ہماری ضرورت بن گیا ہے۔ اردو میں اس کا استعمال خوب ہو رہا ہے۔ فلم انڈسٹری میں اس کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ AI کے ذریعے کسی لفظ کی پوری تاریخ کا پتہ لگا سکتے ہیں بس ضرورت اس بات کی ہے کہ AI کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بہت ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔ ڈاکٹر جاوید رسول نے کہا کہ AI ایک مکمل صورت حال ہے جو ایک کلچر بنتا جا رہا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اے آئی زبانوں کو فائدہ پہنچائے گا یا نقصان۔ یہ سماج کے لیے سود مند ہے یا نقصان دہ۔ ڈیجیٹل دنیا میں سب کچھ زبان ہی ہے اگر زبان کو ڈیجیٹالائز کیا جائے تو ہم جتنا ڈیٹا اے آئی کو فراہم کریں گے اتنا ہی وہ اپنے میں فیڈ کرے گا۔ اے آئی نے قاری اور ادیب دونوں کے لیے آسانی پیدا کی ہے۔ اے آئی کے پاس جتنا بھی ڈاٹا ہے اس کے ذریعے سے وہ آپ کی مدد کرتا ہے۔ وہ غزل کا وزن بھی درست کراسکتا ہے۔ ہمارے رائٹرز کو باخبر رہنا ہوگا۔ ڈاکٹر عبدالحئی نے کہا کہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی نہایت ضروری ہے۔ یہ دور ایسا ہے کہ جس سے کے پاس سب سے زیادہ معلومات ہے وہ سب سے زیادہ ذہین ہے۔ اردو میں آج ہم AI سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ٹوٹتے خواب، بکھرتی زندگیاں

ٹانڈہ کے بُنکر بے سہارا، بھوک اور بے بسی کے سائے میں

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ کے بُنکر جو کبھی اپنے ہنر، محنت اور خودداری کے باعث پہچانے جاتے تھے۔ آج ایک ایسے دردناک دور سے گزر رہے ہیں جہاں وہ اپنی ہی مشینوں پر مزدور بننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ معروف سماجی قلمکار فہیم انصاری کی پیش کردہ اس حقیقت بیان کرنے والی تحریر میں گزشتہ تیس برسوں کی وہ داستان بیان کی گئی ہے جس نے ایک خودمختار طبقے کو معاشی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ گرمیوں کی تیز دھوپ میں جب ٹانڈہ کے محلوں میں پاورلوم کی آوازیں گونجتی ہیں تو وہ اب ترقی اور روزگار کی علامت نہیں بلکہ ایک خاموش ماتم محسوس ہوتی ہیں۔ تقریباً 68 سال قبل جب ان صنعتوں کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ تب بُنکروں کی آنکھوں میں خوداعتمادی کی چمک تھی۔ مگر آج وہی لوگ اپنی ہی مشینوں کے سامنے بے بس کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ تحریر میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ تین دہائیوں کے دوران ایک مخصوص استحصالی طبقہ نے ایسا معاشی نظام قائم کیا۔ جس میں چھوٹے بُنکر آہستہ آہستہ کمزور ہوتے گئے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ 10 سے 20 لوم رکھنے والا شخص بھی خود کو مالک کہنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ وہ بغیر اجرت کے لمبے وقت تک مسلسل کام کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ اگر وہ مزدور کو مناسب معاوضہ دے تو اس کے اپنے گھر کا چولہا بجھنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ بڑی صنعتوں اور سرمایہ داروں نے مزدوری کی شرح میں کمی کر کے اضافی منافع جمع کیا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف مزدور بلکہ چھوٹے بُنکر بھی شدید معاشی دباؤ کا شکار ہو گئے۔ یہ استحصالی نظام بُنکروں کی محنت کو سستے داموں خرید کر بازار میں بھاری منافع کے ساتھ فروخت کرتا ہے۔ جس سے چھوٹے کارخانے داروں کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ تحریر میں اس استحصال کو سماجی بہبود کے نام پر ایک ڈھونگ قرار دیا گیا ہے۔ جس کے پیچھے بُنکروں کا بے دریغ استحصال جاری ہے۔ اس پورے نظام نے ایک خوددار طبقے کو مجبور اور بے بس بنا دیا ہے۔ تاہم اسی تاریکی میں امید کی ایک کرن بھی دکھائی دیتی ہے۔ آزاد مزدور کی صورت میں ایک نئی سوچ ابھر رہی ہے۔ جہاں کچھ افراد کھل کر مناسب مزدوری کی بات کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مقامی بُنکر نے اپنی سطح پر مزدوری میں اضافہ کر کے اس نظام کو چیلنج کیا ہے۔ جسے بُنکر طبقے میں بیداری کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ آخر میں فہیم انصاری لکھتے ہیں کہ مزدور کا پسینہ جب خشک ہوتا ہے تو وہ انقلاب کی سیاہی بن جاتا ہے اور یہی سیاہی ایک دن انصاف کی نئی داستان رقم کرے گی۔ ٹانڈہ کے بُنکروں کی یہ داستان محض ایک علاقائی مسئلہ نہیں بلکہ پورے معاشی نظام پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔

جشن امام رضا علیہ السلام

امروہا۔ حسب دستور سابق ایک محفل مقاصدہ بسلسلہء ولادت باسعادت حضرت امام رضاؑ ۲۹/ اپریل ۲۰۲۶ء بوقت ۳۰-۸ بمقام عزاخانہ محمد یوسف محلہ منڈی چوب میں زیر صدارت ماسٹر سید ابوالحسنین زیر اہتمام حضرت شاہ ولایت ایجوکیشنل گروپ امروہہ منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک و حدیث کساء مولانا سید ابوالحسن نے کی۔ نعت سرور کائنات عرش امروہوی، محمد مہدی، محمد علی نے پیش کیں۔ افتتاحی تقریر علمدار سیتاپوری نے کی۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر لاڈلے رہبر اور ڈاکٹر مبارک امروہوی نے انجام دئے۔ یہ محفل سامعین و شعراء کی یکساں اور منفرد ضیافت کے لئے مشہور ہے۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

سب ہی راضی ہیں مابین کونو مکاں
آپ ہیں پیکر خلق و مہر و وفا
شان حیدر بیباک

خود کو تو ذرا دیکھ کہ کس در پہ کھڑا ہے
تقدیر یہاں بنتی ہے یہ باب رضاؑ ہے
ڈاکٹر ناشر نقوی

سیرت و کردار کا رفتار کا گفتار کا
جو ہے معیار محمد وہ ہے معیار رضاؑ
ڈاکٹر لاڈلے رہبر امروہوی

اے فرشتوں وہاں لے چلو
ہو جہاں پر قیام رضاؑ
لیاقت امروہوی

فرق ذرّہ بھر نظر دونوں میں آتا ہی نہیں
جو ہے کردار محمدؐ وہ ہے کردار رضاؑ
ثمر مجتبیٰ ثمر امروہوی

جو کر رہے ہیں فلسطین کی حمایت ہم
یہ درس وہ ہے جو فرش عزا سے ملتا ہے
ڈاکٹر مبارک امروہوی

بس اتنا پوچھنا ہے یہ محافل کے تبرائی
زمانے کے ستمگر پر تبرا کیوں نہیں کرتے
وسیم امروہوی

جسکو گہن نہیں ہے جو ڈوبتا نہیں ہے
اس کائنات رب میں شمس اشموس تم ہو
جمال فہمی

ہے جس پہ ناز ہم کو وہ سیرت رضاؑ کی ہے
یوں آج بھی دلوں پہ حکومت رضاؑ کی ہے
سلیم امروہوی

ضمانت مل گئی جس کو رضاؑ کی
حفاظت میں رہے گا وہ خدا کی
فرقان امروہوی

یہ باد صبا کے پیام آ رہے ہیں
امام آ رہے ہیں امام آ رہے ہیں
شاداب امروہوی

اور یہ کیا ہے بجز شاہ خراساں کا کرم
کاٹے کٹتی نہیں امریکہ سے ایران کی بات
نواز انظار

ان کے علاوہ محمد عباس، محمد ابراہیم، محمد عباس بن ڈاکٹر شہزاد رضا، شہریار عمران، شیان رضا نے بھی بارگام امام میں کلام پیش کیا۔ محفل میں اراکین شاہ ولایت ایجوکیشنل گروپ کے اراکین مجاہد عباس، شجاعت علی، ڈاکٹر شارق ریاض محمد باقر، عمران رضا، عامر عباس، علی حسنین جمال، طہٰ مجتبیٰ، ادنان حیدر سلمان علی اشہر علی کے علاوہ آباد حسن، تنویر حسین، نذر مجتبیٰ، ولایت علی، تبارک علی، ڈاکٹر چندن نقوی حکیم باقر منتظر، حکیم گلزار حسن، غفران مہدی نجمی، عروج حسن، شباب حسین، تنویر حسن، رامش ولی، حسن اصغر، سید مجتبیٰ، سبط حیدر، باقر رضا کمال حسنین، مہتاب حسنین، آفتاب حسنین حسن مہدی، ثمر رضا، محمد علی افضال، نعیم کوثر، سبیل عباس، رضا کمال، ارشد کمال، معراج رضا، شمیم حسین شمّو، آل حسنین، حیدر ضیاء، محفوظ علی صدیقی ایڈوکیٹ، علی واعظ ایڈوکیٹ، روشن علیخاں، شجر عباس، تاجدار حسین، اوصاف احمد، کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آخر میں صدر بزم مجاہد عباس نے شکریہ ادا کیا اور دعا بھی کرائی۔

پچاس ہزار کا انعامی بدمعاش پولیس اور سوات ٹیم کے ساتھ تصادم میں ہلاک

خورجہ علاقہ میں پانچ روز قبل ہوئے تہرے قتل کیس میں فرار تھا ملزم، اسکوٹی اور اسلحہ برآمد

بلند شہر 30/ اپریل (پریس ریلیز) خورجہ کوتوالی علاقے میں پانچ روز قبل جم کے اندر سالگرہ تقریب میں کہاسنی کے بعد ہوئے تہرے قتل کیس میں فرار پچاس ہزار کے انعامی بدمعاش سے خورجہ کوتوالی پولیس اور سوات ٹیم کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ جس میں فائرنگ کے دوران واردات کا کلیدی ملزم پولیس تصادم میں ہلاک ہوگیا۔ تصادم کے دوران جیتو کا ایک ساتھی کسی طرح فرار ہوگیا جس کی تلاش جاری ہے۔ دوران تصادم سوات ٹیم کے انچارج انسپکٹر محمد اسلم اور سپاہی موہت ملک بھی گولی لگنے سے زخمی ہوئے ہیں، جنھیں علاج کے لیے جٹیا اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خورجہ کوتوالی انچارج رام پھل سنگھ اور سپاہی کپل کی بلیٹ پروف جیکٹ میں گولی لگنے سے بال بال بچے ہیں۔ بلند شہر کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے کہا کہ نامزد ملزمان کی گرفتاری کے لیے ہماری چھ ٹیمیں دبش دے رہی تھیں۔ اسی دوران پولیس ٹیم نے اسکوٹی پر سوار دو بدمعاشوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔ پولیس کو دیکھ کر بدمعاشوں نے بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں ایک بدمعاش شدید زخمی ہو گیا۔ واضح ہو کہ اس سے قبل بھی بدھ کو پولیس نے اس تہرے قتل کے دو دیگر ملزمان، جن پر 50-50 ہزار روپے کا انعام تھا، کے درمیان منگل کی رات تصادم ہوا تھا۔ جس میں رنکو سینی اور بھرت سینی نامی ملزمان کے پیروں میں گولیاں لگی تھیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے جائے وقوعہ کی سی سی ٹی وی ڈی وی آر، ایک غیر قانونی پستول، ایک طمنچہ اور کارتوس برآمد کیے تھے۔ بتادیں کہ 25/ اپریل کی رات سالگرہ کی پارٹی کے دوران فائرنگ میں تین نوجوان ہلاک ہو گئے تھے۔ اس معاملے میں تین ملزمان پہلے ہی جیل جا چکے ہیں۔ منگل کی رات تقریباً 11 بجے مفرور رنکو سینی عرف رنکیش اور بھرت سینی کو جی ٹی روڈ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ جب پولیس ٹیم ملزمان کی نشاندہی پر ڈی بی آر اور اسلحہ برآمد کرنے مونڈا کھیڑا نہر کے پاس پہنچی تو ملزمان نے چھپائے ہوئے ہتھیار نکال کر فرار ہونے کی کوشش کی اور پولیس پر فائرنگ کر دی۔ جوابی کارروائی میں دونوں ملزمان زخمی ہو گئے۔ ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ کے مطابق اس کیس میں ابھی روی سینی، منیش، انوج، سوربھ عرف سنٹو اور سونو فرار ہیں، جن کی گرفتاری کے لیے دہلی، ہریانہ اور این سی آر کے مختلف علاقوں میں دبش دی جا رہی ہے۔ پولیس نے ملزمان کے اہل خانہ کو بھی پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تہرے قتل کیس میں جیتو کلیدی ملزم تھا، جس کی گرفتاری پر اے ڈی جی نے پچاس ہزار کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ جیتو سینی کے رابطے میرٹھ اور ہریانہ کے جرائم پیشہ نوجوانوں سے تھے، اس لیے ان ٹھکانوں پر بھی نظر رکھی جا رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد جیتو سینی کی لاش جب گھر پہنچی تو اسے دیکھنے کے لیے لوگوں کا ہجوم امڈ پڑا، تاہم حالات کی کشیدگی کے پیش نظر اس کے گھر کے آس پاس اضافی پولیس فورس کو تعینات کیا گیا۔ جس کے بعد اہل خانہ کے ذریعہ جیتو کی آخری رسوم ادا کر دی گئی ہیں۔

تھانہ دیوبند میں 70 نئے کانسٹیبل کی تقرری: ایس پی دیہات نے حلف دلایا

دیوبند، 30 / اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) پولیس نے نئے رنگ روٹوں (رکروٹ کانسٹیبل) کو پاس آؤٹ پریڈ کے بعد مختلف پولیس چوکیوں اور تھانوں میں تعینات کر دیا گیا ہے اسی کڑی میں تھانہ دیوبند کو ملے 70 نئے کانسٹیبلس سے ایس پی دیہات مینک پاٹھک نے پریڈ کی سلامی لیکر اتر پردیش پولیس میں شامل ہونے والے رکروٹ کانسٹیبل کی حوصلہ افضائی کی۔ اس موقع پر ایس پی دیہات مینک پاٹھک نے کانسٹیبلس کو آئین کا حلف دلاتے ہوئے احکامات جاری کئے اور پولیسنگ کی پیچیدگیوں اور چیلنجز کے متعلق معلومات فراہم کراتے ہوئے کہا کہ فیلڈ میں تعیناتی کے دوران کی جانے والی کارروائی قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے جائز ہونی چاہئے، پولیس کی وردی محض ایک ملازمت نہیں بلکہ عوام کے اعتماد کی علامت ہے۔ انہوں نے تمام پولیس اہلکاروں کو متاثرین کی مدد کو ترجیح دینے، جرائم پیشہ افراد کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنے اور ہر چھوٹی بڑی سرگرمی پر نظر رکھنے۔

تاجروں نے ضلع مجسٹریٹ کے سامنے شہر کے مختلف مسائل پیش کیے

بلند شہر 30/ اپریل (پریس ریلیز) آج کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں شہر کے تاجروں کی ایک میٹنگ ضلع مجسٹریٹ مسٹر کمار ہرش کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں صنعت کاروں کی طرف سے میونسپلٹی کی 295 دکانوں کے کرایے کا ازالہ، شہر میں اسکولوں کے اوقات میں ٹریفک جام کا مسئلہ، بجلی کٹوتی کی پریشانی، 11 ہزار وولٹ کی بجلی کی لائن پر حفاظتی جال لگانے کی ضرورت، دکانوں کے سامنے عارضی تجاوزات، دیوی پورہ روڈ پر مندروں کے اردگرد اور شمشان گھاٹ روڈ پر کھودی ہوئی سڑکوں کی جلد مرمت کی ضرورت، بازار اور دیگر مقامات پر خراب پڑے سرکاری ہینڈ پمپوں کو درست کرانے، بازاروں میں جام کی پریشانی، شہر میں صفائی ستھرائی کے لیے بہتر انتظامات وغیرہ سے متعلق شکایات موصول ہوئیں، جس پر ضلع مجسٹریٹ نے موصول ہونے والی شکایات کے ازالے کے لیے متعلقہ افسران کو فوری کارروائی کرنے کے احکامات دیے۔ اس موقع پر سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر دنیش کمار سنگھ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسز نشا گریوال، سٹی مجسٹریٹ سنجے کمار سنگھ اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

ناری شکتی وندن قانون کی مخالفت خواتین کے حقوق کے خلاف ہے

بھارتی روایت اور ثقافت میں عورت کو طاقت کا مظہر مانا گیا ھے :کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ:اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور قانون ساز کونسل میں قائدِ ایوان کیشو پرساد موریہ نے جمعرات کو قانون ساز کونسل میں ناری سسکتی کرن " کے موضوع پر جاری بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ ناری شکتی وندن ترمیمی قانون کی مخالفت کرنا ملک اور ریاست کی آدھی آبادی کے حقوق کے خلاف کھڑا ہونا ہے۔ اگر یہ بل منظور ہو گیا ہوتا تو سال 2029 سے خواتین کو وسیع سیاسی نمائندگی یقینی ہوتی، لیکن اپوزیشن نے اس تاریخی موقع کو گنوا دیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ جہاں عورت کا احترام ہوتا ہے، وہیں قوم کا بھی احترام ہوتا ہے۔ بھارتی روایت اور ثقافت میں عورت کو طاقت کا مظہر مانا گیا ہے۔ بھارت رتن اٹل بہاری واجپئی کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین کو حقوق دینا نہیں بلکہ ان کا حق واپس کرنا ہے۔ سوامی وویکانند کے نظریات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے عورت کے کردار کو سماج کی بنیاد قرار دیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم کی قیادت میں مرکزی حکومت کی جانب سے خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں 12 کروڑ سے زیادہ بیت الخلاء (عزت گھر) کی تعمیر، اجولا یوجنا کے تحت 12 کروڑ سے زائد گیس کنکشن، 65 کروڑ سے زیادہ جن دھن کھاتے جن میں نصف سے زیادہ خواتین کے نام پر ہیں، اور پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت بڑی تعداد میں خواتین کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب خواتین کی آمدنی بڑھے گی تو خاندان مضبوط ہوگا، اور مضبوط خاندان ہی گاؤں، ریاست اور ملک کی ہمہ جہتی ترقی کا باعث بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ "لکھپتی دیدی" مہم کے تحت 3 کروڑ خواتین کو با اختیار بنانے کا ہدف حاصل کر لیا گیا ہے اور اب 6 کروڑ کا نیا ہدف مقرر کیا گیا ہے، جس میں اتر پردیش تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مادرِ ملت کو ان کا مکمل حق اور احترام دلانے کے لیے پُرعزم ہے۔ جناب موریہ نے ریاستی حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا سے 26.81 لاکھ بچیاں اور پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا سے 60 لاکھ مائیں مستفید ہوئی ہیں۔ ریاستی دیہی روزگار مشن سے 1.06 کروڑ خواتین وابستہ ہیں جبکہ 18.55 لاکھ خواتین لکھپتی زمرے میں پہنچ چکی ہیں۔ زرعی سرگرمیوں میں 64.34 لاکھ خواتین کسان خاندان شامل ہیں۔ بی سی سکھی کے ذریعے 39,885 خواتین نے 42,711 کروڑ روپے سے زائد کا لین دین کیا ہے۔ خواتین کی محنت میں شمولیت 2017 کے 13 فیصد سے بڑھ کر 36 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ ون اسٹاپ سینٹر، خواتین ہیلپ لائن اور دیگر اسکیموں کے ذریعے لاکھوں خواتین کو مدد فراہم کی گئی ہے۔ انہوں نے ہندوستانی تاریخ اور روایت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ وہ ملک ہے جہاں ساوتری نے یم راج سے اپنے شوہر کو واپس لیا، رانی لکشمی بائی نے بے مثال بہادری دکھائی، اور ماتا کوشلیا، کیکئی، سُمترا، یشودا اور دیوکی جیسی عظیم ماؤں نے مثالی کرداروں کو جنم دیا۔ انہوں نے تحریکِ آزادی کی مجاہدہ اُدا دیوی، لوک ماتا ساوتری بائی پھولے، مہادیوی ورما، سشما سوراج اور پی وی سندھو جیسی عظیم خواتین کی خدمات کو بھی یاد کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ موجودہ حکومت خواتین کی سلامتی، عزت اور خود انحصاری کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے اپیل کی کہ وہ اختلافات سے اوپر اٹھ کر خواتین کے حقوق سے متعلق ایسے اہم بلوں کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے حقوق میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو مستقبل میں عوامی غصے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حج تربیت نشست میں سنتوں کی اہمیت پر زور

عازمینِ حج کو مناسک سیکھ کر سفر اختیار کرنے کی تلقین

لکھنؤ، 30 اپریل: مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام عازمینِ حج کے لیے ایک اہم تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں علماء کرام نے حج کے مناسک، آداب اور روحانی تقاضوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر عازمینِ حج سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی رحمت اللہ ندوی، استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے فرمایا کہ حج زندگی میں ایک بار فرض عبادت ہے، اس لیے اسے مکمل طور پر سیکھ کر ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام عازمین پہلے مدینہ منورہ جائیں گے اور اس کے بعد ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے، جو کہ وہی مقام ہے جہاں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تھا۔ انہوں نے عازمین کو نصیحت کی کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کثرت سے درود شریف کا ورد کریں اور ہر عمل کو سنت کے مطابق انجام دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چالیس نمازیں با جماعت ادا کرنے کی کوشش کریں، ریاض الجنہ اور جنت البقیع کی زیارت کریں اور ہر موقع پر یہ نیت رکھیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور دنیا و آخرت میں ایمان کے ساتھ عزت و سربلندی نصیب فرمائے۔ دعائیہ ہال میں منعقدہ نشست میں مفتی آفتاب عالم ندوی خیر آبادی، مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حج اس انداز میں ادا کیا جائے کہ وہ مقبول و مبرور ہو۔ انہوں نے حج کے فرائض و واجبات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور عازمین کو ضروری ہدایات فراہم کیں۔ آخر میں انہوں نے حجاج کرام کے لیے دعاؤں کے ساتھ ان کی بخیر و عافیت واپسی کی تمنا کی۔ اس نشست میں مولانا سید محمد غفران ندوی، مولانا عبدالوکیل ندوی، مولانا سلمان نقوی، مولانا محمد فرحان، حاجی اعجاز احمد صدیقی، حاجی محمد عمران، حافظ محمد اسلم، حاجی محمد لئیق، حاجی محمد شاہد، مولانا محمد حمزہ خاں سمیت دیگر معزز حضرات بھی موجود تھے۔

آئی سی ایس ای اور آئی ایس سی کے بورڈ امتحان 2026 میں یونٹی کالج کے شاندار نتائج

لکھنؤ۔ آئی سی ایس ای اور آئی ایس سی کے بورڈ امتحانات 2026 میں یونٹی انٹر کالج نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک بار پھر غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ادارے نے دونوں امتحانات میں سو فیصد کامیابی حاصل کی، جو طلبہ و اساتذہ کی محنت اور لگن کا مظہر ہے۔ کلاس دہم کے امتحانات میں کل 120 طلبہ نے شرکت کی اور تمام طلبہ کامیاب رہے، جس میں اوسط مجموعی فیصد 78% رہا۔ ان میں سے 17 طلبہ نے 90 فیصد یا اس سے زائد نمبر حاصل کیے، 44 طلبہ نے 80% سے 89% کے درمیان نمبر حاصل کیے، جبکہ 25 طلبہ نے 70% سے 79% کے درمیان نمبر حاصل کیے۔ فضہ مہدی نے 96.40% کے ساتھ نمایاں پوزیشن حاصل کی، انوشہ زہرا رضوی 95% کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہیں، جبکہ محمد رضا نے 94.80% کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کلاس دوازدہم کے امتحانات میں 132 طلبہ نے شرکت کی اور تمام طلبہ کامیاب قرار پائے، جس میں اوسط مجموعی فیصد 82.20% رہا۔ ان میں سے 24 طلبہ نے 90% یا اس سے زائد نمبر حاصل کیے، 57 طلبہ نے 80% سے 89% کے درمیان نمبر حاصل کیے، جبکہ 40 طلبہ نے 70% سے 79% کے درمیان نمبر حاصل کیے۔ محمد وصاف جاوید نے 97% کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، ادیبہ یعقوب نے 96.75% کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ فارس ابرار رضوی نے 95.75 فیصد کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان شاندار کامیابیوں کے جشن کے طور پر 2 مئی 2026 کو ایک تقریبِ اعزاز منعقد کی جائے گی، جس میں طلبہ، ان کے والدین اور تدریسی عملے کی محنت اور مستقل مزاجی کو سراہا جائے گا۔ جناب نجم الحسن رضوی (سکریٹری، ٹی ایم ٹی اینڈ یونٹی)، ڈاکٹر طلحہ (جوائنٹ سکریٹری، یونٹی)، ڈاکٹر کلب سبطین نوری، مسٹر میتھیوز (پرنسپل، یونٹی کالج) اور مسٹر بھارتی (وائس پرنسپل، یونٹی کالج) نے شاندار نتائج حاصل کرنے والے طلباء، اساتذہ اور والدین کو دلی مبارکباد پیش کی۔ یونٹی انٹر کالج معیاری تعلیم کے ذریعہ نوجوان ذہنوں کو با اختیار بنانے اور مواقع فراہم کرنے کے اپنے عزم پر قائم ہے، تاکہ سب کے لیے ایک روشن اور منصفانہ مستقبل کی تعمیر ممکن ہو سکے۔

بتول زہرا خان نے 99 فیصد نمبر حاصل کر تاریخ رقم کر دی

لکھنؤ: بزرگ عالم مولانا مجتبیٰ علی خان ادیب الہندی کی پوتی اور مولانا مصطفیٰ علی خان (شمیل) کی صاحبزادی بتول زہرا خان نے آئی ایس سی (بارہویں) کے امتحان میں مجموعی طور پر 99 فیصد نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی اپنے نام کر لی۔ اس شاندار کارکردگی پر انہوں نے نہ صرف اپنے خاندان بلکہ ملت کا نام بھی روشن کیا ہے۔ امتحان میں حاصل کردہ ان کے نمایاں نمبران کی غیر معمولی ذہانت اور مسلسل محنت کا واضح ثبوت ہیں۔ تفصیلات کے مطابق انہوں نے انگریزی میں 99، تاریخ میں 98، جغرافیہ میں 99 اور فزیکل ایجوکیشن میں مکمل 100 نمبر حاصل کیے۔ بتول زہرا خان نے اپنی ابتدائی و ثانوی تعلیم ایل پی ایس، راجہ جی پورم سے حاصل کی۔ ان کی اس تاریخی کامیابی کی خبر جیسے ہی عام ہوئی، اہلِ خانہ، عزیز و اقارب اور شہر کے مختلف طبقات کی جانب سے مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ناری وندن تجویز پر سماجوادی پارٹی کا اعتراض

راجندر چودھری کا بی جے پی پر سخت حملہ

لکھنؤ۔ اتر پردیش ودھان پریشد میں آج ناری وندن کے حوالے سے پیش کی گئی تجویز پر بولتے ہوئے سماجوادی پارٹی کے رکن راجندر چودھری نے اپنی مخالفت ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جس نے یہ تجویز تیار کی ہے اسے آئین کی سمجھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجویز میں لکھا گیا ہے کہ ناری وندن بل 2023 کو این ڈی اے حکومت نے پاس کرایا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے پارلیمنٹ نے پاس کیا اور اس میں تمام جماعتوں کی متفقہ رائے شامل تھی۔ خواتین ریزرویشن بل 2023 کو اپوزیشن سمیت تمام پارٹیوں نے مل کر منظور کرایا تھا۔ سماجوادی پارٹی کی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا سے لے کر اکھلیش یادو تک مرد و زن کی برابری کی پالیسی رہی ہے اور پارٹی خواتین کا سب سے زیادہ احترام کرتی ہے۔ راجندر چودھری نے کہا کہ بی جے پی غلط پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی تحریک میں دروپدی کو مثالی عورت مانا جاتا ہے، جو اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف کھڑی ہوئیں۔ بی جے پی اراکین کی مداخلت پر انہوں نے کہا کہ انہیں آئین کی معلومات نہیں ہے اور وہ اسے پڑھتے بھی نہیں۔ انہوں نے بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آئین کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، اگر اسے نافذ کرنے والے برے ہوں تو وہ بھی برا ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے لوگ جھوٹ کو بار بار دہرا کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں، جیسے ہٹلر کے وزیرِ پروپیگنڈہ گوئبلز کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو ناری وندن ترمیمی بل آیا تھا، وہ دراصل ریزرویشن بل نہیں بلکہ حلقہ بندی (پریسیمن) سے متعلق تھا۔ سماجوادی پارٹی نے آئین کے تحفظ کے لیے اس کی مخالفت کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی خواتین کو حقیقی برابری نہیں دینا چاہتی، جبکہ سماجوادی پارٹی شروع سے ریزرویشن کے حق میں رہی ہے اور خاص طور پر پسماندہ اور مسلم خواتین کو بھی ریزرویشن دینے کی حامی ہے۔ بی جے پی اراکین کے ہنگامے پر چودھری نے کہا کہ بی جے پی آدھے ادھورے دل سے ریزرویشن کا قانون لائی اور خواتین کو حق دینا نہیں چاہتی۔ انہوں نے ایوان میں پیش تجویز کو آئین کے خلاف قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور کہا کہ بی جے پی کے لوگ آر ایس ایس سے لکھوا کر تقریریں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایمرجنسی کے دوران میرٹھ جیل میں رہے ہیں اور آر ایس ایس کے کردار سے واقف ہیں۔ اس دوران چیئرمین نے بی جے پی اراکین کو ٹوکا ٹوکی سے باز رہنے کی ہدایت دی اور کہا کہ ہر رکن کو اپنی بات رکھنے کا حق ہے۔ راجندر چودھری نے مزید کہا کہ بی جے پی بیت الخلا اور ترقی کے معاملے میں بھی گمراہ کن دعوے کرتی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اتر پردیش میں ترقی کا وژن اکھلیش یادو نے دیا اور ایکسپریس ویز جیسے بڑے منصوبے انہی کی دین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں روزانہ جھوٹ پھیلایا جا رہا ہے اور عوام کو گمراہ کرنا ایک سماجی و سیاسی جرم ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے پیش گوئی کی کہ 2027 کے انتخابات میں بی جے پی اپوزیشن میں ہوگی اور تب وہ خاموش رہیں گے۔

سی ایم ایس کے طلبہ نے بورڈ امتحانات میں تاریخ رقم کر دی، لکھنؤ کا نام پورے ملک میں روشن

آئی ایس سی میں 4 طلبہ کے 99.75 فیصد نمبر☐ آئی سی ایس ای میں ویشوست نے حاصل کیے 99.80 فیصد

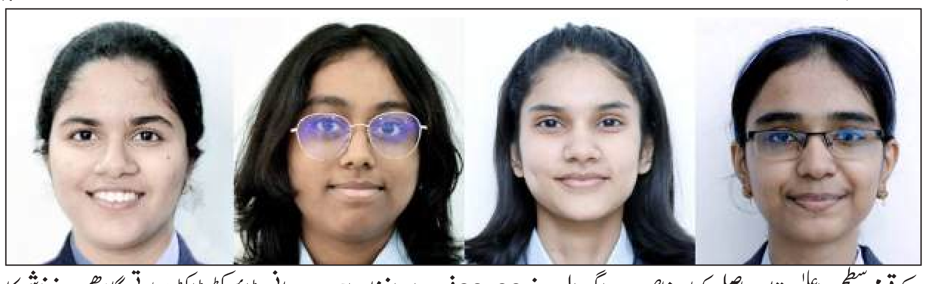

آئی ایس سی میں 4 طلبہ کے 99. 75 فیصد نمبر، آئی سی ایس ای میں ویشوست نے حاصل کیے 99. 80 فیصد

لکھنؤ، 30 اپریل: سٹی مونٹیسری اسکول (سی ایم ایس) کے ہونہار طلبہ نے گزشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی آئی ایس سی (کلاس 12) اور آئی سی ایس ای (کلاس 10) بورڈ امتحانات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف لکھنؤ بلکہ پورے ملک میں اپنا نام روشن کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ معیاری تعلیم کے میدان میں سی ایم ایس ایک نمایاں ادارہ ہے۔ سی ایم ایس کے 4 طلبہ نے اس سال آئی ایس سی بورڈ امتحان میں 99. 75 فیصد نمبر حاصل کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا، جبکہ دوسری جانب آئی سی ایس ای بورڈ امتحان میں 99. 40 فیصد سے لے کر 99.80 فیصد تک نمبر حاصل کر کے قومی سطح پر اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ خاص بات یہ ہے کہ اس سال سی ایم ایس کے 62 طلبہ نے 99 فیصد سے زائد نمبر حاصل کر کے تاریخ رقم کر دی اور یہ ثابت کیا کہ لکھنؤ اب پورے ملک میں تعلیم کا ایک بڑا مرکز بن چکا ہے۔ آئی ایس سی (کلاس 12) کے نتائج میں 99. 75 فیصد نمبر حاصل کرنے والے 4 ہونہار طلبہ میں اوشین اگروال، سنسکرتی پانڈے، زینب فاطمہ اور چھوی مشرا شامل ہیں۔ جبکہ آئی سی ایس ای (کلاس 10) میں ویشوست نارائن دوبے نے 99. 80 فیصد، زہرا فاطمہ اور اننیا اگروال نے 99. 60 فیصد، اور افشاں احمد، دیویانش کشواہا اور فرحین خان نے 99. 40 فیصد نمبر حاصل کر کے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اس سال سی ایم ایس کے کل 7030 طلبہ نے آئی ایس سی اور آئی سی ایس ای بورڈ امتحانات میں شرکت کی، جن میں سے 3709 (52. 8 فیصد) طلبہ نے 90 فیصد سے زائد اور 1441 (20. 5 فیصد) طلبہ نے 95 فیصد سے زائد نمبر حاصل کیے۔ اس کے علاوہ 1013 طلبہ ایسے ہیں جنہوں نے ایک یا ایک سے زیادہ مضامین میں مکمل 100 فیصد نمبر حاصل کیے۔ سی ایم ایس کی بانی و ڈائریکٹر ڈاکٹر بھارتی گاندھی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ نتائج طلبہ کی محنت، اساتذہ کی لگن اور والدین کے تعاون کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے تمام طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اسکول کے اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ سی ایم ایس کی منیجر پروفیسر گیتا گاندھی کنگڈن نے بھی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سی ایم ایس میں رٹنے کے بجائے سمجھنے اور سیکھنے پر زور دیا جاتا ہے اور یہی بہترین نتائج گزشتہ چند برسوں سے اختیار کیے گئے صلاحیت پر مبنی جائزہ نظام کا نتیجہ ہیں۔ سی ایم ایس کے ہیڈ کمیونیکیشنز رشی کھنہ نے بتایا کہ آئی سی ایس ای اور آئی ایس سی بورڈ امتحانات میں 90 فیصد سے 99. 80 فیصد تک نمبر حاصل کرنے والے 3709 طلبہ کو 2 مئی، ہفتہ کو صبح 9 بجے سی ایم ایس گومتی نگر ایکسٹینشن کیمپس آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والی شاندار "سمان تقریب" میں اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس موقع پر 19 طلبہ کو ایک ایک لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا جنہوں نے قومی سطح پر نمایاں مقام حاصل کیا، جبکہ 43 دیگر طلبہ کو بھی 21,000 روپے کے نقد انعام سے نوازا جائے گا۔ اس طرح مجموعی طور پر 62 نمایاں طلبہ کو 28 لاکھ روپے کی انعامی رقم دی جائے گی۔ اس سے قبل 2 مئی کو صبح 7:45 بجے سی ایم ایس کے نمایاں طلبہ "وکٹری مارچ" نکالیں گے، جو گومتی نگر ایکسٹینشن کے مکند پور پولیس اسٹیشن سے شروع ہو کر سی ایم ایس آڈیٹوریم تک جائے گا۔

موٹاپا اور یوگا کے موضوع پر ایرا میڈیکل کالج میں ورکشاپ

لکھنؤ: ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ کے تحت ایرا میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل میں شعبہ فزیالوجی اور شعبہ اناٹومی کے مشترکہ زیر اہتمام "موٹاپا اور یوگا" کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ اور سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح مہمانِ خصوصی اور معزز وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی نے کیا۔ شعبہ فزیالوجی کی صدر ڈاکٹر سیما سنگھ اور شعبہ اناٹومی کی صدر ڈاکٹر ونیتا تیواری، جو اس پروگرام کی کوآرڈینیٹر بھی تھیں، نے اس کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ سیمینار کے دوران ماہرین نے موٹاپے میں تیزی سے اضافے، اس کے اسباب اور اس سے پیدا ہونے والی پیچیدہ طبی مشکلات پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس کے ساتھ ہی یوگا کو موٹاپے کے مؤثر، محفوظ اور قدرتی علاج کے طور پر پیش کیا گیا۔ پروگرام کے دوران شرکاء کو مختلف یوگاسن (یوگا کی مشقیں)، پرانایام (سانس کی ورزشیں) اور متوازن طرزِ زندگی اختیار کرنے کے عملی طریقوں سے بھی روشناس کرایا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل و چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پروفیسر جمال مسعود بھی موجود رہے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے صحت سے متعلق بیداری پیدا کرنے میں اس طرح کے پروگراموں کی اہمیت پر زور دیا اور روزمرہ زندگی میں یوگا کو شامل کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ اس پروگرام میں ڈاکٹروں، اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ آخر میں منتظمین نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پروگرام کا اختتام کیا۔

ایک ادبی اجلاس میں تین مصنفین کی تخلیقات کا اجراء

لکھنؤ۔ ادبی تنظیم "امرتیان" کے زیر اہتمام ایک ادبی اجلاس آج یوپی پریس کلب کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر گنگا پرساد شرما، مہمان خصوصی ڈاکٹر رام ساگر یادو، رام بہادر مشرا، ڈاکٹر شیو بھجن کملیش، اور پنڈت۔ آدتیہ دویدی نے نئے گیت نگار ڈاکٹر اشوک اگیانی کی تخلیقات "لوٹ آو پھر پرندوں" (گیت اور نئے گانوں کا مجموعہ)، سینئر ادبی شخصیت رام شنکر ورما، اور گیت نگار پشپیندر "پریمی" کے "تم بھی پتھر ہو جاوگے" (گیت کا مجموعہ) جاری کیا۔ ڈاکٹر گنگا پرساد شرما نے "کیٹ اندھیری رات" کے شعر پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ادب کو نئے چیلنجز کا سامنا ہے جن کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ پشپیندر پریمی کے گانوں کے مجموعہ "تم بھی پتھر ہو جاوگے" کا حوالہ دیتے ہوئے معروف ادبی شخصیت رام شنکر ورما نے کہا کہ ہندی گانوں کی صنف اپنے عروج پر ہے، جیسا کہ اس کام میں دیکھا جا سکتا ہے۔ شاعر ڈاکٹر اشوک اجنانی کے نئے گانوں کے مجموعہ "لوٹ آو پھر پرندو" پر بات کرتے ہوئے شیو بھجن کملیش نے کہا کہ اجنانی کے نئے گانوں نے قومی سطح پر اپنی پہچان بنائی ہے۔ ڈاکٹر رام ساگر یادو نے امرتین تنظیم کے مثبت کاموں پر روشنی ڈالی۔ اپنے صدارتی خطاب میں رام بہادر مشرا نے موجودہ ادبی منظر نامے کی تعریف کی۔ ادبی تقریب کی اگلی قسط میں، لوک گلوکارہ ڈاکٹر رنجنا اگرہری نے اپنی گونج دار آواز کے ساتھ ترنی کی تین منتخب کمپوزیشنیں سنا کر سامعین کو مسحور کر دیا۔ کیول پرساد ستیم، کمار ترال، ڈاکٹر اروند جھا، دنیش تیواری، اچلیش سنگھ، سندیپ یادو سمیت دیگر ادبی شخصیات اور ادبی مشائخ موجود تھے۔ شاعر سوریہ پرکاش سورج نے شکریہ کلمات پیش کیے، اور راجندر وشوکرما نے پروگرام کی نظامت کی۔

فتح پور میں عصمت دری کے ملزم بی جے پی لیڈر کی گرفتاری پر اب ایک لاکھ روپے کا انعام

فتح پور، 30 اپریل (یواین آئی) اتر پردیش میں فتح پور ضلع کے کھاگا تھانہ علاقے میں منگیتر کے سامنے اجتماعی عصمت دری کے معاملے میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس جیوتی نارائن نے مفرور بی جے پی لیڈر کی گرفتاری پر انعام کی رقم 50 ہزار روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دیا ہے۔ ملزم کی گرفتاری کے لیے اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس رینج اجے مشرا اس کیس کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور ماتحتوں کو مفرور بی جے پی لیڈر کو گرفتار کرنے کی سخت ہدایات جاری کی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ایک ہفتہ قبل منگیتر کے ساتھ گئی خاتون کو تین نوجوانوں نے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا جس میں پولیس نے پہلے رپورٹ درج نہیں کی تھی۔ بعد میں میڈیا میں معاملہ آنے کے بعد پولیس نے تین افراد کو ملزم قرار دیتے ہوئے رپورٹ درج کی اور دو کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا تھا، تاہم مرکزی ملزم بی جے پی منڈل نائب صدر بلو ٹھاکر کو جس پر ایس پی نے لاپرواہ تھانیدار اور چوکی انچارج کو لائن حاضر کر دیا تھا اور 25 ہزار انعام سے بڑھا کر 50 ہزار کر دیا تھا، جس پر بی جے پی لیڈروں نے برہمی کا اظہار بھی کیا تھا۔ دوسری جانب اس معاملے کو لے کر ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پریاگ راج زون جیوتی نارائن نے مفرور ملزم بی جے پی لیڈر پر انعام 50 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دیا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لیے ایس ٹی ایف کے ساتھ سات ٹیمیں بھی تعینات کی گئی ہیں۔ اسی معاملے کے تعلق سے آئی جی رینج اجے مشرا نے ملزم کی گرفتاری کے لیے مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور تحقیقات میں مصروف پولیس اہلکاروں کو جلد از جلد گرفتاری کے احکامات جاری کیے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملے میں ایس ایچ او کھاگہ نے پورے معاملے کو چھپانے کی کوشش کی تھی اور یہ معاملہ زور پکڑ گیا جہاں اس معاملے کے حوالے سے ایس پی صدر اکھلیش یادو اور سابق وزیر سوامی پرساد موریہ مسلسل ٹویٹ کر رہے ہیں، وہیں بی جے پی لیڈروں کو متاثرہ کے قریب جانے تک کی اجازت نہیں دی گئی۔